خفتگانِ کراچی

پروفیسر محمد اسلم

خیر جلیس فی الزمان کتاب
عباسی کتب خانہ
جونا مارکیٹ کراچی
قائم شدہ ۱۹۱۰
پاکستان

ادارۂ تحقیقات پاکستان، دانشگاہ پنجاب، لاہور

Marfat.com

خفتگانِ کراچی

پروفیسر محمد اسلم

اِدارۂ تحقیقاتِ پاکستان، دانشگاہِ پنجاب، لاہور

Marfat.com

انتشارات ادارۂ تحقیقات پاکستان

شمارہ ۹ے

جملہ حقوق محفوظ

87210

69-780

تشکر

ادارۂ تحقیقات پاکستان متروکہ وقف املاک بورڈ حکومت پاکستان کی مالی امداد کا ممنون ہے جس کی وجہ سے ادارے کے لیے تصنیف و تالیف کا کام آسان ہو گیا ہے۔

ISBN 969-425-078-1

طبع اول : نومبر ۱۹۹۱ء

قیمت : -/۱۲۰ روپے

طابع : ایس - ایم - اظہر رضوی

مطبع : اظہر سنز پرنٹرز ، ۱۰۸ ، لٹن روڈ ، لاہور

Marfat.com

فہرست

		صفحہ
دیباچہ	...	ز
مزار قائد	...	۱
مرقد سردار عبدالرب نشتر	...	۳
مرقد نور الامین	...	۴
مرقد محترمہ فاطمہ جناح	...	۵
مرقد قائد ملت لیاقت علی خان	...	۶
مرقد بیگم رعنا لیاقت علی خان	...	۷
مرقد علامہ سیماب اکبر آبادی	...	۸
مسلح افواج کا قبرستان	...	۱۱
قبرستان ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی	...	۲۵
اسلامیہ کالج کراچی	...	۳۵
قبرستان کلفٹن	...	۴۱
قبرستان دارالعلوم کورنگی	...	۴۷
قبرستان جامعہ کراچی	...	۵۷
علی باغ	...	۶۵
قبرستان میوہ شاہ	...	۷۹
قبرستان لالو کھیت	...	۱۰۷
قبرستان گلشن اقبال	...	۱۲۳
قبرستان پاپوش نگر	...	۱۳۵

Marfat.com

قبرستان یٰسین آباد	...	۱۸۳
قبرستان ماڈل کالونی	...	۱۹۵
قبرستان سوسائٹی	...	۲۰۳
قبرستان ڈرگ کالونی	...	۲۵۷
قبرستان سخی حسن	...	۲۹۵
متفرق قبور	...	۳۲۷
رفتید ، ولے نہ از دلِ ما	...	۳۴۹
اشاریہ	...	۳۶۳

Marfat.com

انتساب

جناب محترم حکیم محمد سعید دہلوی
چیئرمین ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن
کے نام

بگیر این ہمہ سرمایۂ بہار از من
کہ گل بدستِ تو از شاخ تازہ تر ماند

Marfat.com

Marfat.com

پیش لفظ

حبیبِ مکرم ڈاکٹر محمد ایوب قادری (م ۱۹۸۳ء) ایک روز اپنے حلقہ احباب میں تشریف فرما تھے - میں بھی ان کی خدمت میں حاضر تھا - انھوں نے باتوں باتوں میں فرمایا کہ ان کا گذر اکثر نیاز فتحپوری مدیر نگار کی قبر کے پاس سے ہوتا ہے تو وہ ان کی قبر کے کتبے پر کلمہ طیبہ کندہ دیکھ کر جی ہی جی میں کہتے ہیں "بھو ! تم خواہ سو بار اس کلمے کا انکار کرو لیکن یہ تمہارے سینے پر نقش کالحجر ہے"۔ مجھے ان کی یہ بات سن کر نیاز فتحپوری کی قبر دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا اور میں نے اس کا محل وقوع معلوم کر لیا -

چند روز بعد میں کراچی گیا تو میں نے پاپوش نگر کے قبرستان میں نیاز فتحپوری کی قبر ڈھونڈ نکالی - ان کے پائنتی ظہیر الدین جامعی مصنف "اقبال کی کہانی کچھ میری کچھ ان کی زبانی" اور سرہانے کی جانب سر محمد یامین مصنف "نامہ اعمال" کی قبریں دکھائی دیں - ان کے لیے دعائے مغفرت کر کے فارغ ہوا تو محمود الحسن بہار کوٹی مصنف خاکستر اور گل گیر، محمد یحییٰ تنہا مصنف سیر المصنفین اور تذکرۃ الشعراء، زوار حسین مصنف حیات مجدد الف ثانی، محمد عبداللہ خویشگی مصنف فرہنگ عامرہ، الطاف حسین مدیر ڈان، ملا واحدی مصنف میرے زمانے کی دلی، جاسوسی ناولوں کے مصنف ابن صفی، مشہور نقاد حامد حسن بچھرایونی، حیرت وارثی، مفتی انتظام اللہ شہابی، حضرت عبدالغنی پھولپوری اور ابن انشاء کی قبریں بآسانی مل گئیں - میں نے پورے قبرستان کا سروے کیا تو درجنوں مشاہیر کی قبریں مل گئیں - میرا اشتیاق بڑھا تو میں نے پاپوش نگر کے بعد لالو کھیت، سوسائٹی، سخی حسن، میوہ شاہ اور عزیز آباد کے قبرستانوں کا سروے کیا - ایک روز جناب محمد فرید الحق ایڈووکیٹ کے ہمراہ قبرستان گلشنِ اقبال جانے کا بھی اتفاق ہوا۔

اس سفر میں میں نے بہت سے کتبے نقل کر لیے اور ماہنامہ "برہان" دہلی میں "الواح الصنادید" کے عنوان سے قسط وار شائع کرانے شروع کر دیے - لاہور کے قبرستانوں میں مدفون مشاہیر کی قبروں کے کتبے قسط وار ماہنامہ

Marfat.com

"معارف" اعظم گڑھ میں چھپنے لگے۔ معارف میں ابھی تین قسطیں ہی چھپی تھیں
کہ مدیر محترم سید صباح الدین عبدالرحمٰن مرحوم کا خط آیا کہ بعض قارئین
کو اس مضمون میں سے قبر پرستی کی بو آتی ہے، اس لیے معارف میں یہ سلسلہ
اس سے آگے نہیں چل سکتا۔ میں نے مولانا سعید احمد اکبر آبادی مرحوم
سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ یہ قارئین "از خود غلط و برخود
غلط" ہیں۔ یہ سلسلہ بڑا مفید ہے اس لیے برہان میں ضرور شائع ہوگا۔ چنانچہ
لاہور اور اسلام آباد کے قبرستانوں میں موجود صدہا کتبے میں نے برہان میں
شائع کیے جسے قارئین نے بے حد سراہا۔ یوں ادب کی یہ نئی صنف منصۂ شہود
پر آئی۔

ایک بار جناب محترم ڈاکٹر مختار الدین احمد علی گڑھ سے لاہور تشریف
لائے تو انھوں نے میرا کام دیکھ کر فرمایا کہ اسے حقیر نہ جانو۔ یہ بڑا ہی
اہم کام ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ پٹنہ میں ایک شاعر تھے جن کا سالِ وفات
۱۸۸۰ء تسلیم کیا جاتا تھا۔ حال ہی میں بہار کے کسی شہر میں ایک ایسے شخص
کی قبر کا کتبہ ملا ہے جو ۱۸۸۲ء میں فوت ہوا تھا اور اس کتبے پر جو قطعہ
تاریخ درج ہے وہ اس شاعر کا نتیجۂ فکر ہے جس کے بارے میں یہ باور کیا جاتا
ہے کہ وہ ۱۹۸۰ء میں فوت ہوگیا تھا۔ اس کتبے کی دریافت سے یہ ثابت ہوگیا
کہ وہ ۱۸۸۲ء تک تو زندہ تھا۔ اس طرح قبروں کے کتبے تاریخی شواہد کے
طور پر پیش کیے جا سکتے ہیں۔

ان کتبوں کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ان پر ولادت اور وفات کی صحیح
تاریخیں مرقوم ہوتی ہیں۔ بسا اوقات لوگ ملازمت کے سلسلے میں اپنی تاریخِ
ولادت غلط لکھوا دیتے ہیں لیکن کتبوں پر مندرج تاریخِ ولادت یقیناً صحیح
ہوتی ہے۔ راقم نے اخبارات میں چھپنے والی تاریخوں اور کتبوں پر کندہ تاریخوں
میں اختلاف بھی دیکھا ہے۔ اس صورت میں اخباری خبر کی بجائے کتبے پر
کندہ تاریخ کو ہی صحیح مانا جائے گا۔

بعض کتبوں پر تاریخ وفات کے علاوہ دن اور وقت بھی منقوش ہوتا
ہے۔ یہ ایک ایسی اہم اطلاع ہے جو کسی اور ذریعے سے ہم تک نہیں پہنچتی۔
بعض کتبوں پر یہ بھی مرقوم ہوتا ہے کہ صاحب قبر مرا کسی اور شہر میں
تھا لیکن دفن اس جگہ ہوا ہے۔

Marfat.com

اسی طرح بعض کتبوں پر مندرج عبارات سے صاحبِ قبر کے والد اور دادا کا نام بھی معلوم ہو جاتا ہے جو کسی اور تذکرے میں نہیں ملتا - کراچی کے مشہور ادیب اور محقق مشفق خواجہ کے چچا خواجہ عبدالمجید مصنف "جامع اللغات" کی قبر پر ان کے والد کا نام کریم بخش اور دادا کا نام محمد بوٹا مرقوم ہے - مشفق خواجہ کے والد ماجد خواجہ عبدالوحید مدیر "الاسلام" اور خواجہ عبدالمجید حقیقی بھائی تھے - اس طرح اس کتبے کی مدد سے مشفق خواجہ کا شجرۂ نسب یوں ہوگا :

مشفق خواجہ (عبدالحی) بن عبدالوحید بن کریم بخش بن محمد بوٹا -

اس طرح ان کتبوں سے کئی گتھیاں حل ہو جاتی ہیں - بعض کتبوں پر خاندانی شجروں کی بجائے طریقت کے شجرے مرقوم ہوتے ہیں جس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ صاحبِ قبر تصوف کے کس سلسلے میں بیعت تھے اور ان کا کس بزرگ سے روحانی تعلق تھا -

کتبے پر مرقوم عبارت سے صاحبِ قبر کے مذہبی عقائد کا بھی پتہ چل جاتا ہے - مثلاً جن حضرات پر توحید کا غلبہ ہوتا ہے ان کے کتبوں پر یا حی یا قیوم کندہ ہوتا ہے - بریلوی مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والوں کی قبروں کے کتبوں پر یا اللہ ، یا محمد[۳] ، یا غوث الاعظم دستگیرما مرقوم ہوتا ہے - اثنا عشری فرقے سے تعلق رکھنے والوں کی قبروں کے کتبوں پر پنجتن پاک کے نام ، علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل اور دوازدہ آئمہ کے نام کندہ ہوتے ہیں - ان کی بعض قبروں کے کتبوں پر خطِ طغریٰ میں ذوالجناح کی شبیہ بھی میری نظروں سے گذری ہے - اسی طرح سلیمانی بوہروں کی قبروں کے کتبوں پر اگر مرد ہو تو اس کے نام کے ساتھ "الحر" اور عورت ہو تو "الحرة" ضرور مرقوم ہوتا ہے -

بعض کتبے خطاطی کا شاہکار مانے گئے ہیں - ایسے کتبے EPIGRAPHY کے زمرے میں داخل ہیں - ہمارے ہاں تاج زرین رقم ، حافظ محمد یوسف سدیدی، عبدالمجید پروین رقم ، محمد صدیق الماس رقم ، عبدالواحد نادر القلم ، دین محمد ، امام ویردی اور نفیس رقم جیسے آئمہ فن کے لکھے ہوئے کتبے موجود ہیں جو آئندہ چند سالوں میں سیم و تھور کی نذر ہو جائیں گے - اس لیے اب وقت آ گیا ہے کہ انہیں عجائب گھروں میں محفوظ کر لیا جائے اور ان کی جگہ نئے کتبے

Marfat.com

لکھوا کر نصب کر دیے جائیں ۔ اب دین محمد ، تاج زرین رقم ، پروین رقم ، امام ویردی اور یوسف سدیدی جیسے آئمہ فن دوبارہ پیدا نہ ہوں گے ۔

ان کتبوں کو چھاپنا اس لیے بھی ضروری ہے کہ یہ محفوظ ہو جائیں ۔ سنگ مرمر کافی حد تک مہنگا پتھر ہے ۔ اس لیے یہ کتبے چوری بھی ہو جاتے ہیں ۔ سنگ تراش پہلی عبارت مٹا کر اسے نیا پتھر ظاہر کر کے دوبارہ فروخت کر دیتے ہیں ۔ کراچی کی سیر گاہ کلفٹن میں عبداللہ شاہ غازی کا مزار ایک با رونق جگہ پر ہے جہاں نصف شب کے بعد تک رونق رہتی ہے ۔ اس کے باوجود وہاں کئی قبروں کے کتبے غائب ہو چکے ہیں ۔ اسی طرح عزیز آباد کراچی کے قبرستان میں سے بھی کئی کتبے غائب ہیں ۔

گورہ قبرستان کے عقب میں مسلمانوں کا ایک چھوٹا سا قبرستان ہے جہاں صرف مسلح افواج سے تعلق رکھنے والوں کو یا ان کے رشتے داروں کو دفنایا جاتا ہے ۔ اس قبرستان میں سیم و تھور انتہا کو پہنچ چکے ہیں اور بعض کتبے تو بالکل ضائع ہو چکے ہیں ۔ قبرستان سوسائٹی اور قبرستان لالو کھیت میں بھی سیم و تھور نے کئی کتبے ضائع کر دیے ہیں اور کئی کتبوں پر سے حروف مٹنے لگے ہیں ۔ اس لیے ان کو کتاب کی صورت میں محفوظ کرنا ضروری ہو گیا ہے ۔

سخی حسن نے قبرستان میں سے ایک گندہ نالہ گذرتا ہے جس نے اب کئی قبروں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے ۔ جولائی / اگست ۱۹۸۸ء میں شدید بارشوں کی وجہ سے اس نالے میں طغیانی آ گئی اور سیلاب کا پانی قبرستان کے وسیع علاقے میں پھیل گیا جس نے صد ہا قبروں کا نشان تک باقی نہیں چھوڑا ۔ اس کا ذکر کراچی کے اخبارات میں بھی آیا تھا۔ ان ضائع شدہ کتبوں میں سے بہت سے کتبوں کی عبارت میرے پاس محفوظ ہے ۔

میں نے قبروں کے کتبے نقل کرتے وقت قبر کا محلِ وقوع بھی بتا دیا ہے کہ وہ کس کی قبر سے کس سمت میں کتنے فاصلے پر ہے ۔ اگر سو سال بعد کسی قبرستان میں ان میں سے ایک قبر بھی محفوظ رہ گئی تو اس کی مدد سے مٹی ہوئی قبروں کا محلِ وقوع بآسانی متعین ہو جائے گا ۔

مرزا سنگین بیگ کی سیر المنازل اور سرسید احمد خان کی آثار الصنادید میں ایسی بہت سی حویلیوں ، گلیوں ، بازاروں اور قبروں کا ذکر آیا ہے جن

Marfat.com

کا آج نشان تک نہیں ملتا - لاہور کے مزاروں اور تاریخی مقامات کا ذکر گذشتہ صدی کے وسط میں مولوی نور احمد چشتی نے "تحقیقات چشتی" میں قلمبند کیا۔ یہ کتاب ۱۸۶۴ء میں شائع ہوئی - مولوی صاحب نے جن مزاروں اور درگاہوں کی نشاندہی کی ہے اب ان میں سے اکثر کے نشان تک باقی نہیں رہے - قبرستان شاہ ابوالمعالی کی جگہ گوالمنڈی ، فلیمنگ روڈ ، ڈل محمد روڈ اور میکلوڈ روڈ جیسے گنجان آبادی کے محلے آباد ہو گئے۔ ایک زمانے میں قبرستان بی بی پاکدامن لاہور کا سب سے بڑا قبرستان تھا - اب اس کا بیشتر رقبہ محمد نگر کے نیچے دب کر رہ گیا ہے - قبرستان میانی صاحب گذشتہ صدی میں ۱۲۰۰ کنال رقبے میں تھا - اب ۸۰۰ کنال میں ہے - ۶۰۰ کنال میں باغ گل بیگم ، سعدی پارک ، مسلم گنج اور اسلامیہ پارک آباد ہو گئے ہیں -

اسی طرح کراچی کا سب سے قدیم قبرستان اس جگہ تھا جہاں اب نیو میمن مسجد کی دلکش عمارت کھڑی ہے - کھارا در اور میٹھا در کے مردے یہیں دفنائے جاتے تھے - قیام پاکستان کے بعد یہاں میمنوں نے مسجد تعمیر کرنا چاہی تو مفتیوں نے یہ فتویٰ صادر کیا کہ قبریں مسمار نہ کی جائیں اور زمین کی سطح سے چند فٹ کی بلندی پر لینٹر تعمیر کرکے اس پر عمارت اٹھائی جائے۔ اب بھی اگر دیکھیں تو مسجد کے نیچے قبریں نظر آتی ہیں - کراچی کے قدیم ترین قبرستان کا یہ حشر ہوا ہے - خدا جانے - یہاں کتنے مشاہیر دفن ہوں گے ؟

اسی طرح کراچی میں قائداعظم کے مزار سے جانب جنوب جہاں اب علامہ سیماب اکبر آبادی کی قبر ہے ، ایک بڑا وسیع قبرستان ہوا کرتا تھا - اب وہاں صرف چار پانچ قبریں باقی رہ گئی ہیں - اس جگہ اب قائداعظم اکیڈیمی تعمیر ہوگی -

کراچی کے قبرستانوں میں مدفون مشاہیر کے بارے میں ایک بات یاد آ گئی - شاہد احمد دہلوی کے بارے میں پیر حسام الدین راشدی کا ایک مضمون ماہنامہ "قومی زبان" کراچی میں شائع ہوا تھا جس میں مرحوم نے بڑے پتے کی بات کہی تھی کہ انھوں نے آزادی سے قبل جن اصحاب علم و فضل کے صرف نام سنے تھے اور ان کو دیکھنے کو آنکھیں ترستی تھیں انھیں قیام پاکستان کے بعد کراچی میں دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ پیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک روز وہ بابائے اردو مولوی عبدالحق سے مل کر واپس جانے لگے تو ان کے ساتھ ہادی مچھلی شہری نے بھی مولوی صاحب سے اجازت چاہی -

Marfat.com

ہادی صاحب اپنے پوتے کے کندھے کا سہارا لے کر انجمن ترقیٔ اردو پاکستان کی سیڑھیاں اتر رہے تھے - انھوں نے اپنے پوتے کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "میاں ! سارا ہندوستان اُجڑا ہے تب کہیں جا کے کراچی بسی ہے"- ہادی مچھلی شہری کے اس جملے کی تصدیق کراچی کے قبرستانوں میں ان مشاہیر کی قبریں دیکھ کر ہوتی ہے جو قیام پاکستان کے بعد ہندوستان کے گوشے گوشے سے ہجرت کرکے کراچی آ بسے تھے -

ان کی قبروں پر نامی گرامی شعراء کی کہی ہوئی تاریخیں مرقوم ہیں جو ان کے مطبوعہ دواوین میں نہیں ہیں - اس لیے انھیں محفوظ کرنا بھی ضروری ہو گیا ہے - رئیس امروہوی نے اس کثرت کے ساتھ تاریخیں کہی ہیں کہ ان پر پی ایچ ڈی کا ایک مقالہ تیار ہو سکتا ہے - کراچی کا کوئی قبرستان ایسا نہیں جہاں ان کی کہی ہوئی درجنوں تاریخیں موجود نہ ہوں -

کتاب کا مطالعہ کرنے سے پہلے قارئین کرام یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اس کتاب کی تصنیف سے میرا مقصد اصحاب قبور کے سوانح حیات یا کارنامے قلمبند کرنا نہیں بلکہ ان کی قبروں کے کتبے تحریر کرنا ہے تاکہ یہ ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جائیں - سوانح کے لیے فیروز سنز یا شیخ غلام علی کا شائع کردہ انسائیکلو پیڈیا بھی کام دے سکتا ہے - شاعروں اور صوفیوں کے تذکرے بھی مل جاتے ہیں جن سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں - ان کے علاوہ اور بھی کئی ذرائع ہیں -

خفتگان کراچی کی تیاری کے دوران ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب ، جناب مشفق خواجہ اور حکیم محمد موسیٰ امرتسری مسلسل میری حوصلہ افزائی کرتے رہے - ادیب شہیر مالک رام دہلی سے برابر خط لکھتے رہے کہ یہ کام جس قدر جلد ممکن ہو سکے ، کر ڈالیں - میں ان احباب کا تہ دل سے شکر گزار ہوں -

ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان کے روحِ رواں جناب بی اے قریشی صاحب اور ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر عبدالشکور احسن صاحب بھی شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے اس کام میں دلچسپی لے کر اسے پایۂ تکمیل کو پہنچایا -

ندوۃ المصنفین ، لاہور
۱۶ مئی ۱۹۹۱ء بوقت عصر

ناچیز
محمد اسلم

Marfat.com

ذخیرہ

مزارِ قائد

قائداعظم محمد علی جناح تغلق طرز تعمیر کے خوشنما گنبد تلے آرام فرما ہیں۔ ان کے مزار کے قریب ایک الگ کمرے میں ان کے رفقائے کار محوِ خوابِ ابدی ہیں۔ علامہ سیاب اکبر آبادی کا مقبرہ بھی زیادہ دور نہیں۔

Marfat.com

قائداعظم محمد علی جناح کا مقبرہ ہمیں تغلق دور کے مقابر کی یاد دلاتا ہے۔ دہلی میں سلطان غیاث الدین تغلق کے مقبرے کا یہی ڈیزائن ہے۔ ان کے مقبرے کا ڈیزائن مشہور ماہر تعمیرات یحییٰ مرچنٹ نے تیار کیا تھا جن کے ماہر فن ہونے کے خود قائداعظم بھی معترف تھے۔

قائداعظم کی قبر کے تعویذ پر بائیں جانب:

اذا جاء نصر اللہ والفتح و رایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا

کندہ ہے اور دائیں جانب:

فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا

مرقوم ہے۔ قدموں کی جانب یہ عبارت منقوش ہے:

ولادت

۸ ذی الحجہ ۱۲۹۳ھ

۲۵ دسمبر ۱۸۷٦ء

وفات

۷ ذیقعد ۱۳٦۷ھ

۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء

(یہی عبارت بنگالی زبان میں بھی کندہ ہے)

Marfat.com

مرقدِ سردار عبدالرب نشتر

قائداعظم کے مزار سے جانبِ مشرق ایک کمرے کے اندر پانچ قبریں ہیں، ان میں سے ایک قبر جو انتہائی مشرق میں ہے وہ تحریک آزادی کے مخلص رہنما اور قائداعظم کے جاں نثار ساتھی سردار عبدالرب نشتر مرحوم کی ہے۔ سردار صاحب آزادی سے قبل عبوری حکومت میں وزیر کے منصب پر فائز رہ چکے تھے اور آزادی کے بعد خان لیاقت علی خان کی پہلی کابینہ میں بطور وزیر مواصلات شامل ہوئے۔ سر فرانسس موڈی کی سبکدوشی کے بعد انھیں پنجاب کا گورنر مقرر کیا گیا۔ اپنی وفات کے وقت موصوف پاکستان مسلم لیگ کے صدر تھے۔ سردار صاحب کو شعر و شاعری سے بھی لگاؤ تھا۔ موصوف اردو اور فارسی میں بلا تکلف شعر کہتے تھے۔ انھوں نے اپنے روحانی پیشوا آغا تجمل حسین شاہ قادری کی وفات پر فارسی اشعار میں اپنے رنج و غم کا اظہار کیا تھا، جو آغا صاحب کے لوح مزار پر کندہ ہیں۔ ان کی قبر کے تعویذ پر یہ عبارت مرقوم ہے۔

سردار عبدالرب نشتر

ولادت

۳ صفر المظفر ۱۳۱۷ھ

۱۳ جون ۱۸۹۹ء

وفات

۲۴ رجب المرجب ۱۳۷۷ھ

۱۴ فروری ۱۹۵۸ء

(یہی عبارت بنگالی زبان میں بھی مرقوم ہے)

Marfat.com

مرقدِ نورالامین

سردار عبدالرب نشتر کی قبر سے جانبِ قبلہ چند قدم کے فاصلے پر مشرق پاکستان کے وزیر اعلیٰ ، پاکستان کے نائب صدر اور نظریۂ پاکستان کے زبردست حامی نور الامین کی آخری آرام گاہ ہے ۔ موصوف پٹرا ضلع میمن سنگھ کے رہنے والے تھے ۔ انھوں نے کلکتہ یونیورسٹی سے قانون کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد وکالت شروع کر دی ۔ قیامِ پاکستان کے بعد وہ صوبائی کابینہ میں بطور وزیر سپلائی شامل ہوئے ۔ قائداعظم کی وفات کے بعد جب مشرق پاکستان کے وزیر اعلیٰ خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل کے منصب پر فائز ہوئے تو نور الامین ان کی جگہ مشرق پاکستان کے وزیر اعلیٰ مقرر ہوئے ۔ ان کی قبر کے تعویذ پر یہ عبارت درج ہے :

محمد نور الامین

ولادت

۱۴ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

۲۳ دسمبر ۱۸۹۳ء

وفات

۱۵ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ

۲ اکتوبر ۱۹۷۴ء

(یہی عبارت بنگالی زبان میں بھی مرقوم ہے)

Marfat.com

مرقدِ محترمہ فاطمہ جناح

نور الامین کے سرہانے مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح محوِ خوابِ ابدی ہیں - ان کی ذات ستودہ صفات کسی تعارف کی محتاج نہیں - انھوں نے اپنے بھائی قائداعظم کی جس دل و جان کے ساتھ خدمت کی ہے اس کی مثال شاذ و نادر ہی ملتی ہے - قائداعظم کی وفات کے چند سال بعد جب جمہوری قدریں پامال ہونے لگیں تو مادرِ ملت جمہوریت کی بحالی کے لیے میدانِ عمل میں اتریں - انھوں نے جنرل محمد ایوب خان کے مقابلے میں عہدۂ صدارت کے لیے انتخاب بھی لڑا تھا - ان کی قبر کے تعویذ پر یہ عبارت منقوش ہے :

محترمہ فاطمہ جناح

ولادت

۱۷ محرم الحرام ۱۳۱۱ھ

۳۱ جولائی ۱۸۹۳ء

وفات

۱ - ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ

۹ جولائی ۱۹۶۷ء

(یہی عبارت بنگالی حروف میں بھی کندہ ہے)

Marfat.com

مرقدِ قائدِ ملت لیاقت علی خان

نور الامین کی قبر سے جانب قبلہ چند قدم کے فاصلے پر پاکستان کے پہلے وزیراعظم قائدِ ملت خان لیاقت علی خاں کی ابدی آرام گاہ ہے - مرحوم کا تعلق منڈل ضلع کرنال کے رؤسا کے خاندان سے تھا - قیام پاکستان سے قبل وہ آل انڈیا مسلم لیگ کے سیکریٹری جنرل کے عہدے پر فائز تھے- تحریک آزادی میں ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں - عبوری حکومت میں انھیں وزیر خزانہ مقرر کیا گیا - وزیر خزانہ کی حیثیت سے انھوں نے جو بجٹ پیش کیا وہ "غریب آدمی کے بجٹ" کے نام سے مشہور ہے - انھوں نے ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو لیاقت باغ راولپنڈی میں سید اکبر کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا - ان کی قبر کے تعویذ پر یہ عبارت مرقوم ہے :

قائدِ ملت لیاقت علی خان

ولادت

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۱۳ھ

۱ - اکتوبر ۱۸۹۵ء

وفات

۱۳ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ

۱۶ اکتوبر ۱۹۵۱ء

(یہی عبارت بنگالی زبان میں بھی مرقوم ہے)

Marfat.com

مرقدِ بیگم رعنا لیاقت علی خان

خان لیاقت علی خان کی قبر کے ساتھ ان کی رفیقۂ حیات بیگم رعنا لیاقت علی خان کی ابدی آرام گاہ ہے - بیگم رعنا ۱۹۰۵ء میں پیدا ہوئیں - انھوں نے کلکتہ یونیورسٹی سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی - مرحومہ اپوا کی صدر اور سندھ کی گورنر رہ چکی ہیں اور ہالینڈ میں سفیر کے فرائض بھی انجام دے چکی ہیں - پاکستان میں عورتوں کی تعلیم و ترقی میں ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں - مرحومہ عورتوں کی کئی انجمنوں کی سرپرست تھیں اور عورتوں کے مسائل پر متعدد بین الاقوامی کانفرنسوں میں پاکستان کی نمائندگی کر چکی ہیں - انھیں کئی بین الاقوامی اداروں نے سماجی خدمات کے صلے میں میڈل عطا کیے - ہنوز ان کی قبر کچی ہے اور اس کے سرہانے جو عارضی تختی نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸۶

بیگم رعنا لیاقت علی خان

تاریخ وفات

۱۳ جون ۱۹۹۰ء

بروز بدھ

Marfat.com

مرقدِ علامہ سیماب اکبر آبادی

قائداعظم کے مزار سے جانب جنوب ایک فرلانگ کے فاصلے پر جیکب لائن کوارٹرز سے قریب ایک ٹیلے پر علامہ سیماب اکبر آبادی کا مزار ہے - علامہ صاحب نے قرآن حکیم کا منظوم ترجمہ اپنی یادگار چھوڑا ہے - ان کا شمار اردو شاعری کے اساتذہ میں ہوتا ہے - ان کے لوح مزار پر اندر کی جانب یہ عبارت درج ہے :

یا غفور یا حمید

۱۳۷۰ھ

مرقد منور منزل راحت جاودانی

علامہ سیماب اکبر آبادی

۱۹۵۱ع

قد رحمہ و ذلک الفوز المبین

۱۳۷۰ھ

دے گیا داغ جدائی آخر — وہ معظم وہ مکرم سیماب

فخر علم و ادب استاد زماں — فن کے اسرار کا محرم سیماب

قادری لکھ دو یہ تاریخ وفات — نہ رہا شاعر اعظم سیماب

۱۹۵۱ع

پروفیسر حامد حسن قادری

پیدائش ۱۸۸۰ع
اکبر آباد (آگرہ)

وفات ۳۱ جنوری ۱۹۵۱ع
کراچی (۱۱ بجے دن)

Marfat.com

لوح مزار کے باہر کی جانب یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواب گاہ

حضرت علامہ سیماب اکبر آبادی

پیدائش ۱۸۸۰ء وفات ۳۱ جنوری ۱۹۵۱ء

علامہ کی خدمات جلیلہ کے اعتراف کے طور پر حکومت پاکستان نے آپ کو "قومی ہجرہ ایوارڈ" اور حکومت سندھ نے آپ کو پاکستان موومنٹ کے اعلٰی اعزازات سے نوازا ہے -

---

(علامہ عاشق حسین سیماب اکبر آبادی کا مزار تین بار تعمیر ہوا ہے - پہلے ان کی سادہ سی قبر تھی اور اس پر کتبہ نصب نہیں تھا - قریبی مکان کی عقبی دیوار پر ان کا نام اور تاریخ وفات لکھی ہوئی تھی - اس کے بعد ایک وسیع و عریض چبوترے پر ان کا مزار تعمیر ہوا جس کے چاروں طرف لوہے کا خوبصورت جنگلہ لگا ہوا تھا - جب یہ جگہ قائداعظم اکیڈیمی کی تعمیر کے لیے مختص ہوئی تو چبوترہ گرا دیا گیا اور قبر رہنے دی گئی) -

---

Marfat.com

Marfat.com

مسلح افواج کا قبرستان

شارع فیصل پر گورہ قبرستان کے عقب میں مسلح افواج کا قبرستان ہے - جس میں بحری ، بری اور ہوائی فوج سے تعلق رکھنے والوں اور ان کے اہل خانہ کی میتیں دفن کی جاتی ہیں - ان کے علاوہ بھی خاص خاص لوگوں کو یہاں دفن کرنے کی اجازت مل جاتی ہے - اس قبرستان میں سیم پیدا ہو گئی ہے اور پاؤں زمین میں دھنسنے لگے ہیں - سیم نے بہت سی الواح کو تباہ کر دیا ہے -

Marfat.com

قبرستان کے صدر دروازے سے داخل ہوکر بائیں جانب چلیں تو بیس میٹر کے فاصلے پر سابق ریاست حیدر آباد دکن کے ایک نیک نام افسر اور ماہر زراعت محمد عاقل خان کی قبر نظر آتی ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرحوم

محمد عاقل خان

وظیفہ یاب نائب ناظم زراعت
حیدر آباد دکن
تاریخ وفات ۶ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ
مطابق ۱۴ ستمبر ۱۹۸۳ع
انا للہ وانا الیہ راجعون

عاقل خان کی قبر سے جانبِ جنوب مغرب بیس میٹر کے فاصلے پر پاکستانی بحریہ کے ایک نامور افسر اور وائس ایڈ مرل احمد ضمیر محوِ خوابِ ابدی ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

وائس ایڈ مرل احمد ضمیر

ستارۂ امتیاز ستارۂ جرأت

ولد

نذیر احمد

تاریخ وفات

۷ ستمبر ۱۹۸۵ع بروز ہفتہ

Marfat.com

اسی قبرستان کے جنوب مشرق گوشے میں ایک خوشنما گنبد تلے ملک غلام محمد، سابق گورنر جنرل پاکستان کی قبر ہے۔ موصوف کو حاجی وارث علی شاہ بانیٔ سلسلۂ وارثیہ کے ساتھ بڑی عقیدت تھی اس لیے انہوں نے اپنے نام کے ساتھ "وارثی" بھی لکھوایا ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ایک بار چند خوشامدیوں نے ان سے کہا کہ ان کے پیشرو حکمرانوں کے ساتھ قائداعظم اور قائد ملت جیسے القاب لکھے جاتے تھے، وہ بھی اپنے لیے کوئی اچھا سا لقب پسند کر لیں۔ ملک صاحب نے فوراً یہ سجع پڑھا :

لازم بنام خود کہ غلام محمدم

ملک غلام محمد کی قبر کے تعویذ پر یہ عبارت منقوش ہے :

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ملک غلام محمد

(وارثی)

سابق گورنر جنرل پاکستان

پیدائش ۲۹ اگست ۱۸۹۵ء وفات ۲۹ اگست ۱۹۵۶ء۔

کل من علیہا فان

ملک غلام محمد کی قبر سے جانب مشرق چبوترے سے نیچے ان کے فرزند ارجمند ملک انعام محمد وارثی کی قبر ہے۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

الحاج انعام محمد وارثی

ولد غلام محمد وارثی

پیدائش ۸ جون ۱۹۲۲ء

وفات ۱۹ اپریل ۱۹۸۱ء

مطابق ۱۳ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ

Marfat.com

ملک انعام محمد کی قبر کے ساتھ ان کی والدہ محترمہ اور ملک غلام محمد گورنر جنرل آف پاکستان کی اہلیہ مکرمہ بادشاہ بیگم کی ابدی آرام گاہ ہے - ملک غلام محمد کی طرح مرحومہ کو بھی حضرت وارث شاہ صاحب آف دیوہ شریف کے ساتھ عقیدت تھی - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸۶

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بادشاہ بیگم

اہلیہ ملک غلام محمد (وارثی)

سابق گورنر جنرل پاکستان

وفات ۱۶ شعبان ۱۳۸۰ھ

مطابق ۳ فروری ۱۹۶۱ع

ملک انعام محمد وارثی کے قدموں میں ہمارے ایک بہادر فوجی افسر میجر جنرل انور علی بیگ کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کا تعلق حیدر آباد دکن سے رہا ہے جہاں ان کے والد محترم فوج سے وابستہ تھے - بیگ صاحب کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

میجر جنرل انور علی بیگ (۹ لائنز)

ولد میجر جنرل عثمان یار الدولہ آف حیدر آباد دکن

تاریخ پیدائش ۲ جون ۱۹۱۹ع

تاریخ وفات ۲۴ جون ۱۹۸۶ع

ملک غلام محمد کی قبر سے جانب شمال پچیس میٹر کے فاصلے پر پاکستان کے ایک لائق و فائق افسر جناب غلام فاروق کی رفیقۂ حیات محوِ خوابِ ابدی ہیں۔

Marfat.com

ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

زلف آراء

اہلیہ غلام فاروق خان

تاریخ پیدائش شیدو (پشاور) ۱۹۰۳ء

تاریخ وفات کراچی جمعہ ۵ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ

مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء

کل من علیہا فان

ملک غلام محمد کی قبر سے جانب مغرب تیس میٹر کے فاصلے پر کرنل حضور احمد خان کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کا شمار جرأت مند اور باہمت فوجی افسروں میں ہوتا تھا - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرنل حضور احمد خان (ملٹری کراس)

تاریخ پیدائش ۲ دسمبر ۱۹۲۲ء

تاریخ وفات ۱۷ اگست ۱۹۸۸ء

کرنل حضور احمد خان کے پہلو میں جانب مشرق میجر جنرل بخشی مقبول مصطفیٰ خان کی ابدی آرام‌گاہ ہے - موصوف سولہ پنجاب رجمنٹ (پٹھان) کے سربراہ تھے - ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ　　　　یا محمد

کل من علیہا فان ویبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

میجر جنرل بخشی مقبول مصطفیٰ خان

تاریخ پیدائش ۱۳ دسمبر ۱۹۲۳ء

تاریخ وفات ۱۰ دسمبر ۱۹۸۷ء

(یہی عبارت انگریزی زبان میں بھی مرقوم ہے)

Marfat.com

ملک غلام محمد کی قبر سے چھ میٹر جانب شمال مغرب مشہور قانون دان ، ماہر فقہ، دانشور اور اسلامی تاریخ کے غواص کمال افضل فاروقی محو استراحت ہیں - انھوں نے

1. *Ijma and the gate of Ijtihad.*
2. *Islamic Constitution.*
3. *Islamic Jurisprudence.*
4. *Franchise Commission Report 1963, a study.*
5. *The Evolution of Islamic Constitutional Theory and Practice From 610 to 1926,*

جیسی قابل قدر کتابیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
Kemal Afzal Faruki
Born, 26 July 1923
Died, 21 November 1986

کمال افضل کی قبر سے ملحق جانب قبلہ آفتاب عالم کی ابدی آرام گاہ ہے - مرحوم کراچی پورٹ ٹرسٹ کے چیئرمین رہ چکے ہیں اور ان کا شمار کراچی کی معروف شخصیات میں ہوتا ہے - ان کا لوح مزار ایک کھلی ہوئی کتاب کی شکل میں ہے - اس کے ایک صفحے پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
(سورہ فاتحہ)

دوسرے صفحے پر یہ عبارت مرقوم ہے :

آرام گاہ ابدی
آفتاب عالم
سابق چیئرمین کے پی ٹی
ولد
عبدالمجید
عمر ۵۸ سال
تاریخ وفات ۲۷ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ
مطابق ۵ جنوری ۱۹۸۹ع

Marfat.com

ملک غلام محمد کی قبر سے جانبِ مغرب پندرہ میٹر کے فاصلے پر مشہور دانشور اور ماہر قانون اے ، کے ، بروہی کی آخری آرام گاہ ہے - موصوف بھارت میں پاکستان کے سفیر اور وفاق حکومت میں وزیرِ قانون کے عہدۂ جلیلہ پر فائز رہ چکے ہیں - انہوں نے

1. *Islam in the Modern World.*
2. *Testament of Faith.*
3. *Basic Principle of International Law.*
4. *An Adventure of Self-Expression.*

جیسی علمی کتابیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

786

Allah Bux Brohi
S/o Karim Bux Brohi
Born Garhi Yasin
December 24th 1915
Died London
September 13th 1987

قطعہ تاریخ رحلت صاحبِ علم و فضل پیکرِ دانش و عقل نازشِ قانون و عدل

جناب اے کے بروہی نور اللہ مرقدہ

گذشت افسوس اک فاضل یگانہ — کہ بودہ فخرِ قومی فخرِ ملکی
فروزان شمع از انوار قانون — فراوان خیر از اکرام دینی
تعلم داشت از ہر نوع ادیان — تلمذ داشت از علامہ قاضی
تفضل داشت در اعیانِ عالم — تبحر در علوم حال و ماضی
سراپا گرم با اخلاص و اخلاق — مکین قصر خلد اے کے بروہی

۱۴۰۸ھ

۱۳ ستمبر ۱۹۸۷ع

۱۹ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ
ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان
جامعہ سندھ

Marfat.com

جناب بروہی کی قبر سے جانب جنوب پانچ میٹر کے فاصلے پر راشد منہاس شہید کے والد بزرگوار جناب عبدالمجید منہاس کی آخری آرام گاہ ہے - ان کے مزار کے کتبے پر یہ عبارت کندہ ہے :

یا اللہ

یا محمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

عبدالمجید منہاس

والد ماجد

راشد منہاس شہید نشانِ حیدر

تاریخ وفات ۲۵ رجب ۱۴۰۷ھ

مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۸۷ء

انا للہ و انا الیہ راجعون

بروہی کی قبر سے جانب شمال پندرہ میٹر کے فاصلے پر مجید ملک کی ابدی خوابگاہ ہے - مرحوم "نیاز مندانِ لاہور" کے اس حلقے میں شامل تھے جس کے روحِ رواں تاثیر ، سالک ، تاج ، حفیظ ، چغتائی ، پطرس اور ایم اسلم تھے - مرحوم نے تاثیر کے جاری کردہ مجلے "کاروان" کا دوسرا شمارہ مرتب کرکے دادِ تحسین وصول کی تھی - ان کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل من علیھا فان و یبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

مجید ملک

پیدائش : لاہور ۱۹۰۱ء

وفات : کراچی ۱۹۷۶ء

Marfat.com

مجید ملک کی قبر سے اندازاً بارہ میٹر جانب قبلہ پاکستان کے نامور فوجی آفیسر اور مصنف میجر جنرل محمد اکبرخان کی آخری آرام گاہ ہے - انہوں نے خالدؓ بن ولید سیف اللہ، حدیث دفاع، جہاد صدیق اکبرؓ، محشر فلسطین، اسلحہ جنگ، اسلامی طریق جنگ، ترکوں کی جدوجہد آزادی، بیسویں صدی کا مجاہد، کروسیڈ اور جہاد، محمد مصطفیٰ کمال پاشا اور محمد بن قاسم کی مہارت فن حرب جیسی گراں قدر کتابیں تحریر کی ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
میجر جنرل محمد اکبر خان
رنگروٹ
تاریخ پیدائش : ۱۹ اپریل ۱۸۹۷ء
تاریخ وفات : ۱۶ جنوری ۱۹۸۳ء

ملک غلام محمد کی قبر سے جانب شمال مغرب بیس میٹر کے فاصلے پر پاکستان کے ممتاز صنعتکار اور بزرگ سیاستدان میرزا ابو الحسن اصفہانی کی آخری آرامگاہ ہے -

موصوف مندرجہ ذیل کتابوں کے مصنف ہیں :

1. *Leningrad to Samarqand.*
2. *27 Days in China.*
3. *Jinnah-Ispahani Correspondence* 1936-1948.
4. *Quaid-i-Azam Jinnah as I Knew Him.*

اصفہانی مرحوم کی قبر کے تعویذ پر یہ عبارت بغایت خوش خط منقوش ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اناللہ وانا الیہ راجعون
میرزا ابو الحسن اصفہانی
تاریخ پیدائش ۲۳ جنوری ۱۹۰۲ء
تاریخ وفات ۱۸ نومبر ۱۹۸۱ء

Marfat.com

قبرستان کے وسط میں زمزمہ حیات ، آئینے ، غزال و غزل اور جمعیت اقوام پر ایک نظر کے مصنف اور مشہور شاعر سراج الدین ظفر آسودۂ خاک ہیں - ان کی والدہ بیگم زینب عبدالقادر (م ۱۹۷۶ع) وادیٔ قاف ، رہبر ، تخت باغ ، لاشوں کا شہر اور صدائے جرس جیسی کتابوں کی مصنفہ تھیں - ان کے نانا مولوی فقیر محمد جہلمی (م۱۹۱۶ع) سراج الاخبار کے ایڈیٹر اور حدائق الحنفیہ جیسی بلند پایہ کتاب کے مصنف تھے - ظفر کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سراج الدین ظفر

تاریخ پیدائش ۲۵ مارچ ۱۹۱۲ع ، جہلم

تاریخ وفات ٦ مئی ۱۹۷۲ع ، کراچی

ظفر سے دور نہیں ہے کہ یہ گدائے الست
زمیں پہ سوئے تو اورنگ کہکشاں سے اٹھے

سراج الدین ظفر کی قبر سے جانب جنوب مغرب سات میٹر کے فاصلے پر مشہور شاعر احمد الدین اظہر ، جو علمی و ادبی حلقوں میں اے ، ڈی ، اظہر کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں ، محوِ خوابِ ابدی ہیں - ان کا مجموعۂ کلام "لذتِ آوارگی" کے عنوان سے طبع ہو چکا ہے - پروفیسر حمید احمد خان ، سابق وائس چانسلر ، پنجاب یونیورسٹی ، لاہور ، لذت آوارگی کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں :

"اظہر کے متعلق یہ کہنے کو جی چاہتا ہے کہ ان کے ذاتی سوز کی جھلک ان کی خوش باش معاشرتی زندگی میں دکھائی نہیں دیتی لیکن زیر نظر مجموعۂ کلام کے قارئین کئی ایسی غزلیں دیکھ کر چونک پڑیں گے جو فریاد کی لے میں شاعر کے دل سے گویا اُبل پڑی ہیں - لذتِ آوارگی میں تغزل کا یہ رچا ہوا رنگ حلقۂ احباب اظہر کے لیے ایک انکشاف کی حیثیت رکھتا ہے" -

Marfat.com

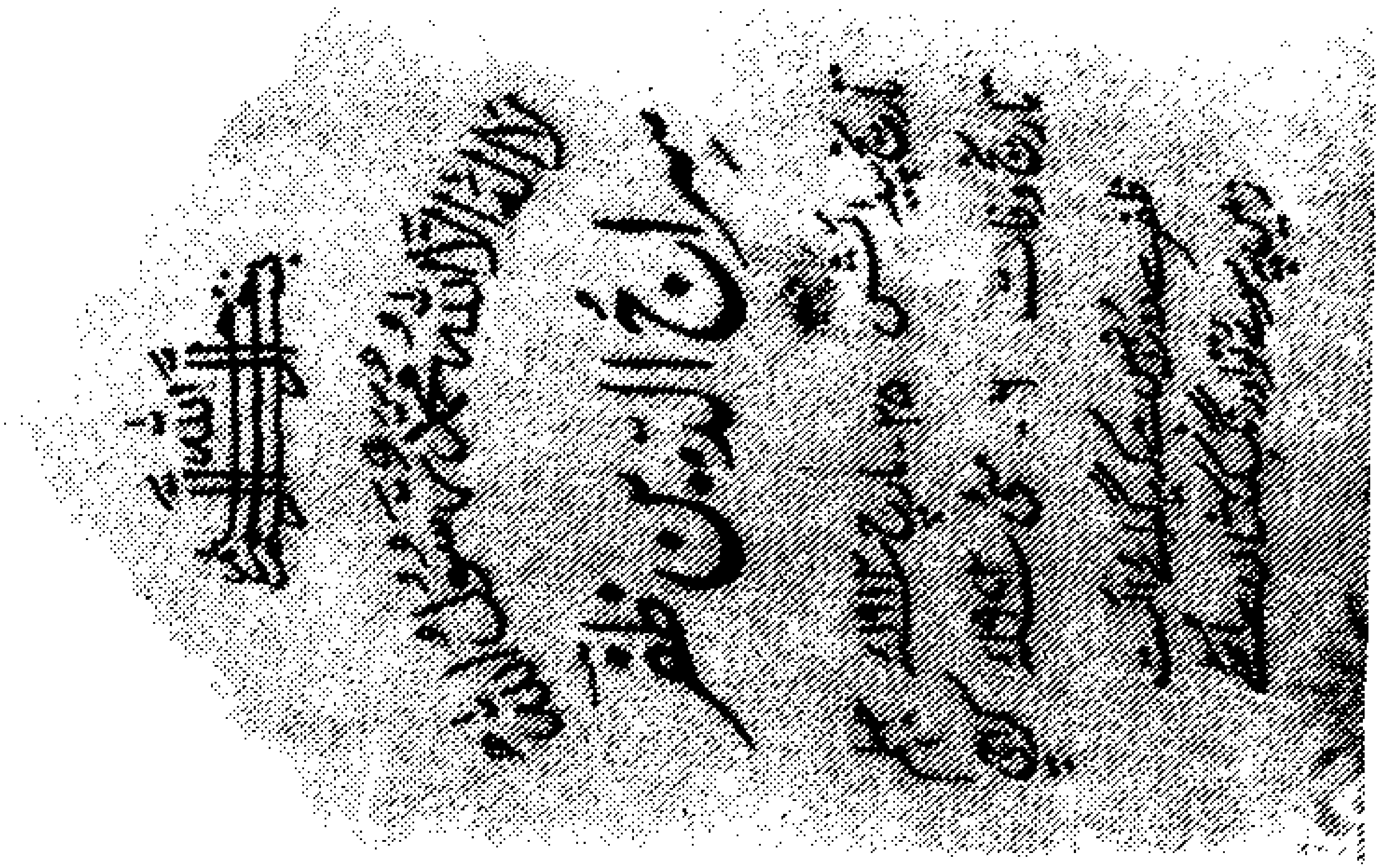

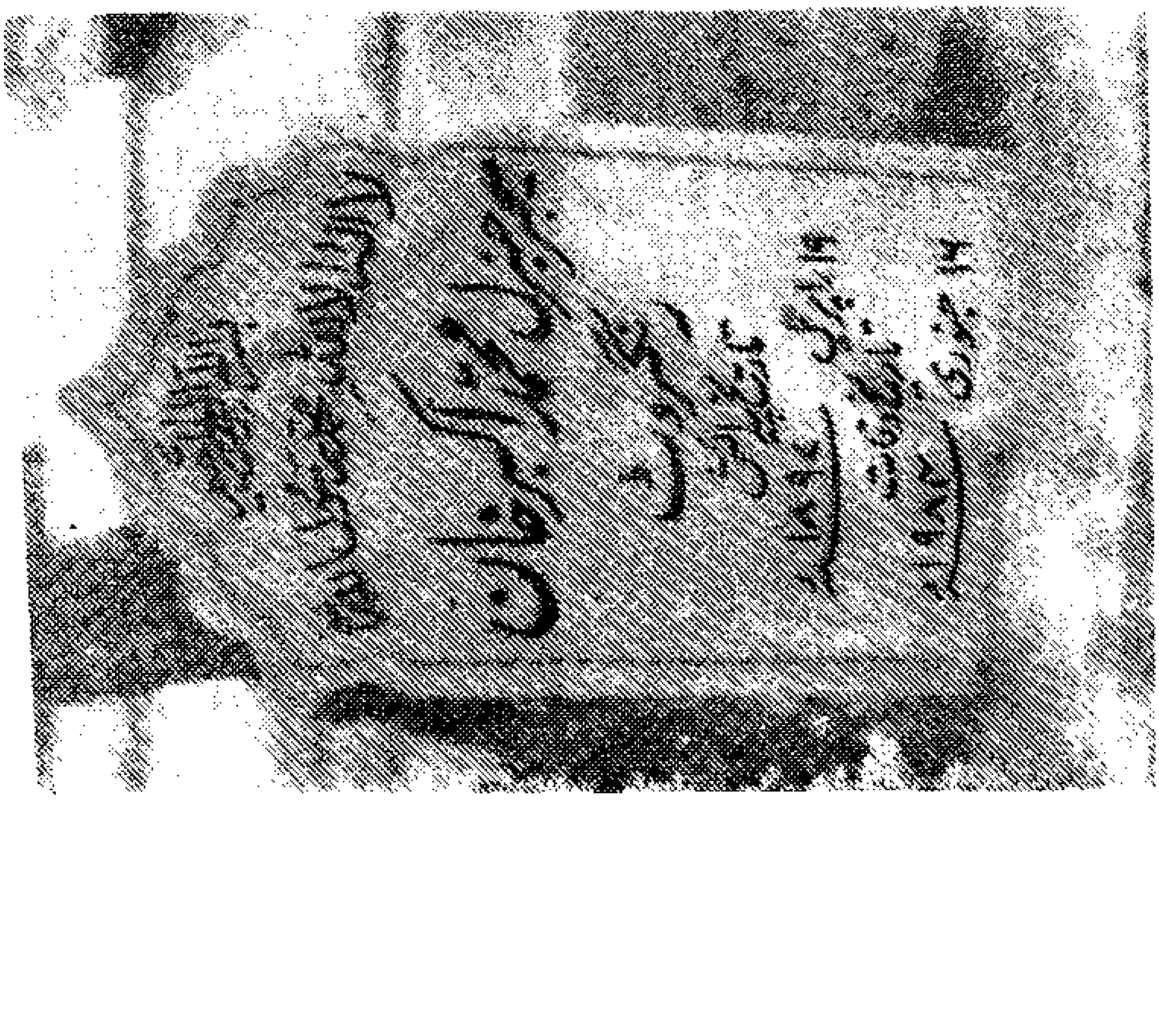

Marfat.com

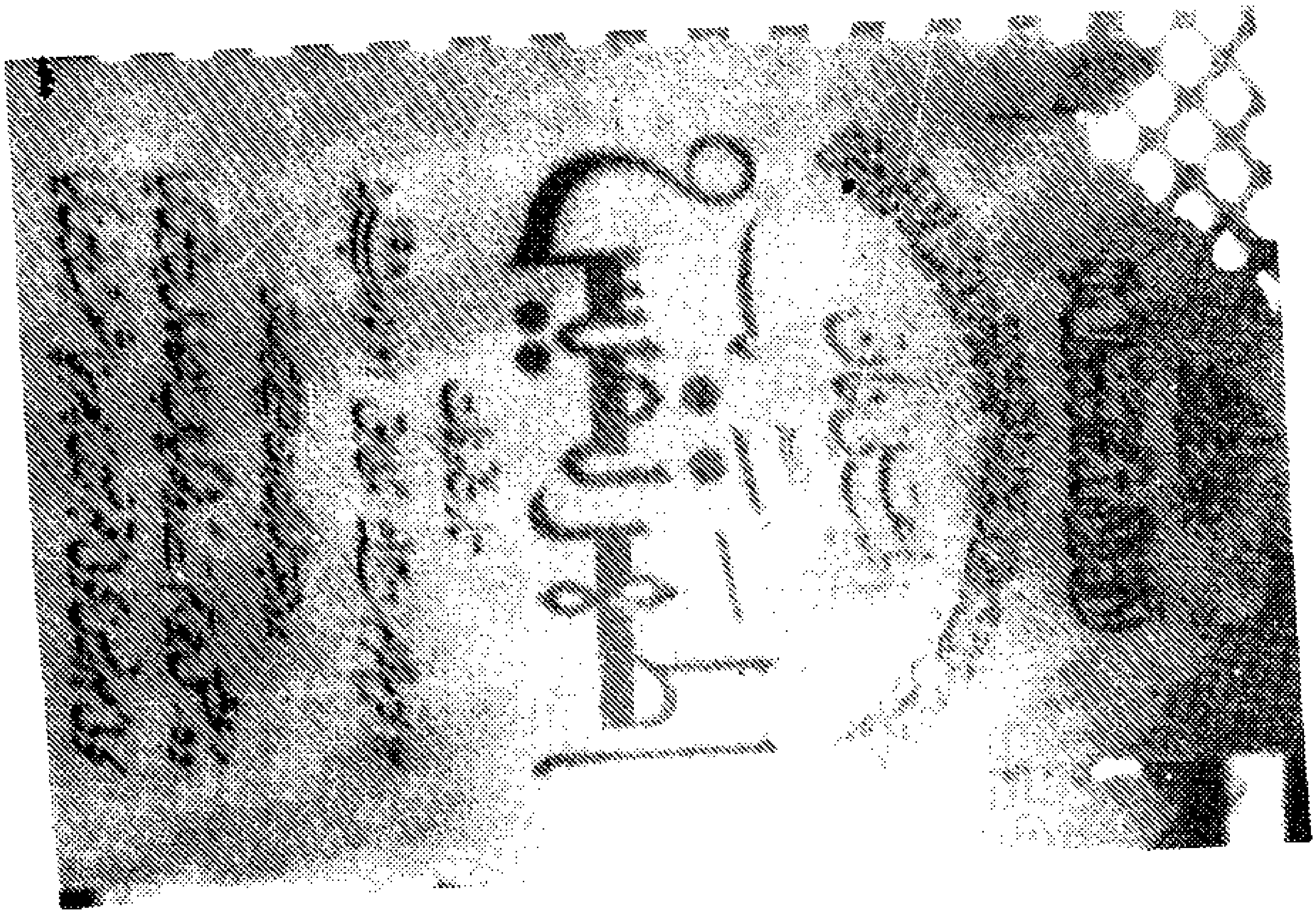

Marfat.com

اظہر مرحوم کے لوحِ مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

احمد الدین اظہر

تاریخ وفات

۱۰ صفر المظفر ۱۳۹۴ھ مطابق ۴ ۲ فروری ۱۹۷۴ء

انا للہ وانا الیہ راجعون

قبرستان کی شمالی دیوار کے ساتھ پاکستان کے ایک مایۂ ناز سپوت راشد منہاس کی ابدی خوابگاہ ہے - مرحوم پاک فضائیہ میں پائلیٹ آفیسر تھے- انھوں نے ایک ہوائی جہاز کے اغوا کو روکتے ہوئے اپنی جان داؤ پر لگا دی اور پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز "نشانِ حیدر" حاصل کیا - راشد کی قبر پر جو لوح نصب ہے اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پائلٹ آفیسر

راشد منہاس شہید

(نشانِ حیدر)

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
مومن کا نشاں اور منافق کا نشاں اور
راشد کی شہادت پہ ہے اقبال کا یہ قول
۱۳۶
کرگس کا جہاں اور ہے شاہین کا جہاں اور

۱۳۶ + ۱۲۵۵ = ۱۳۹۱ھ

اکرم قمر ایڈیٹر ہلال

تاریخ پیدائش ۱۷ فروری ۱۹۵۱ء

تاریخ شہادت ۲۰ اگست ۱۹۷۱ء

Marfat.com

راشد منہاس شہید کی قبر سے جانب جنوب مغرب پچیس میٹر کے فاصلے پر ممدوٹ خاندان کی ایک نامور خاتون مہر بانو بیگم کی ابدی آرام گاہ ہے - اس خاندان نے نواب شاہنواز خان اور نواب افتخار حسین خان جیسے رہنما پیدا کیے جن پر قائداعظم کو مکمل اعتماد تھا - بیگم صاحبہ کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کل نفس ذائقۃ الموت

نواب زادی مہر بانو بیگم

بیگم آف ممدوٹ

۲۳ دسمبر ۱۹۶۳ع

انا للہ وانا الیہ راجعون

قبرستان کے وسط میں مغربی دیوار کے قریب معروف ماہرۂ تعلیم ڈاکٹر بدر النساء بیگم کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کا مکمل تعارف قبر کے کتبے پر مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

فبای الاء ربکما تکذبن

تواریخ وفات

مرحومہ ڈاکٹر بدر النساء بیگم قریشی

سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے خواتین فریئر روڈ ، کراچی

تاریخ پیدائش ۱۱ دسمبر ۱۹۱۶ع

تاریخ وفات ۲۸ جمادی الاول ۱۳۹۵ھ

مطابق ۸ جون ۱۹۷۵ع

بروز یکشنبہ بوقت ۱۰-۱۰ ساعت صبح

87210

Marfat.com

ڈاکٹر بدر کانِ گوہر تھیں — یعنی عثمانیہ کا جوہر تھیں
ماں ظفر کی تھیں اور اظفر آہ — وہ شجاعت کا نصف بہتر تھیں
۱۳۹۵ھ
صدر تھیں لڑکیوں کے کالج کی — اور علم و عمل کا پیکر تھیں
دل پہ کیسا غضب ہوا لوگو — وہ تو ہر ایک دل کی دلبر تھیں
۱۹۷۵ء
بدر نسواں غروب ہے مظہر — وہ تو نسوانیت کی رہبر تھیں

ناچیز پیشکش

عقیدت مند شاگرد

سعیدہ عروج مظہر

بدر النساء قریشی کی قبر سے جانبِ جنوب تیس میٹر کے فاصلے پر ہماری بحریہ کے ایک نامور افسر اور وائس ایڈمرل افضل رحمٰن خان کی ابدی آرام گاہ ہے۔ ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت مرقوم ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

وائس ایڈمرل افضل رحمٰن خان

Vice Admiral Afzal Rahman Khan

تاریخ پیدائش ۲۰ مارچ ۱۹۲۱ء

تاریخ وفات ۲۷ جون ۱۹۸۳ء

بدر النساء بیگم مرحومہ کی قبر کے سرہانے مائل بہ مشرق بیگم عابدہ معین کی آخری آرام گاہ ہے۔ قبر کے کتبے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مرحومہ شعر و ادب کا بڑا ستھرا ذوق رکھتی تھیں۔ ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت مرقوم ہے:

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل من علیها فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

بیگم عابدہ معین

پیدائش ۵ اپریل ۱۹۱۳ع

وفات ۲۲ اپریل ۱۹۷۴ع

آنان کہ محیط فضل و ادب شدند
از جمع کمال شمع اصحاب شدند
رہ زین شب تاریک بہ بردند برون
گفتند فسانہ و در خواب شدند

Marfat.com

قبرستان ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی

ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی کا سب سے زیادہ فیشن ایبل علاقہ ہے - اس علاقے کا قبرستان خیابانِ سومن پر واقع ہے - اسے عرف عام میں گذری کا قبرستان کہتے ہیں - یہ قبرستان کئی حصوں میں منقسم ہے - کچھ قبریں پہاڑی کے اوپر ہیں اور کچھ ڈھلان پر - اسی طرح نشیب میں بھی کچھ قبریں ہیں - نشیب میں سیم کا پانی سطح زمین پر کھڑا ہونے لگا ہے جس سے قبروں کو نقصان پہنچ رہا ہے -

Marfat.com

قبرستان میں صدر دروازے سے داخل ہوتے ہی اندازاً چالیس میٹر کے فاصلے پر جنوبی دیوار کے ساتھ اسلامیان پاک و ہند کے محسن سرسید احمد خان کے پڑپوتے اور سر راس مسعود کے صاحبزادے سید اکبر مسعود کی قبر ہے - علامہ اقبال مرحوم کے ایک خط میں ان کا ذکر آیا ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سید اکبر مسعود

ولد

سر راس مسعود

ولادت ۱۹ ذیقعد ۱۳۳۵ھ

۶ ستمبر ۱۹۱۷ع

وفات ۳۰ محرم ۱۳۹۱ھ

۲۸ مارچ ۱۹۷۱ع

ان کی قبر کی پائنتی تعویذ پر یہ اشعار کندہ ہیں :

نہ پیوستم درین بستان سرا دل
ز بند این و آن آزادہ رفتم

چو باد صبح گردیدم دمی چند
گلاں را آب و رنگی دادہ رفتم

(اقبال)

صدر دروازے سے قبرستان میں داخل ہوں تو دس میٹر کے فاصلے پر جنوبی دیوار کے ساتھ اور سر راس مسعود کے فرزند اکبر مسعود کی قبر سے پندرہ میٹر جانب قبلہ پرواز جعفری کی قبر ہے - مرحوم کا تعلق ایک علمی خانوادے کے ساتھ تھا اور آپ بڑے اعلیٰ درجے کے شاعر تھے - ان کے

Marfat.com

لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا محمد

یا اللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار
وقنا عذاب القبر وقنا عذاب الحشر -

آرام گاہ

حاجی سید محمد زبیر جعفری پرواز

ولد

ڈاکٹر علامہ نجم الدین احمد جعفری (مرحوم)

تاریخ پیدائش ۲۹ جون ۱۹۲۱ء بدھ

بمطابق ۲۲ شوال ۱۳۳۹ھ

تاریخ وفات ۷ فروری ۱۹۸۶ء بروز جمعہ

بمطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۴۰۶ھ

سرکار مدینہ کی عنایت کا ہوں طالب
شامل ہو شفاعت بھی میرے زادِ سفر میں
پرواز جعفری

اکبر مسعود کے سرہانے اندازاً آٹھ میٹر مائل بہ شرق ہاکی کے مشہور کھلاڑی محمود الحسن محوِ خوابِ ابدی ہیں - انھوں نے اولمپک مقابلوں میں پاکستان کی نمائندگی کی تھی - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

یا محمد

یا اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حق باہو سچ باہو

ہاکی اولمپین

۵۲—۱۹۴۸ء

Marfat.com

محمود الحسن

ولد

عبدالوحید

تاریخ پیدائش ۸ اگست ۱۹۲۳ء ساہی وال

تاریخ وفات ۱۸ فروری ۱۹۸۸ء ، کراچی

یہی مسجد یہی کعبہ یہی گلزار جنت ہے
چلے آؤ مسلمانوں یہی تخت محمد ہے

سید اکبر مسعود کی قبر سے جانب مشرق دس میٹر کے فاصلے پر خواجہ حسن نظامی دہلوی کے فرزند ارجمند سید حسین نظامی کا مدفن ہے - ان کی قبر پر سنگ سیاہ کی لوح نصب ہے جو کسی اچھے خطاط کی خطاطی کا شاہکار ہے - اس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلطان المشایخ حضرت محبوب الٰہی کے جانشین حضرت خواجہ حسن نظامی کے فرزند اکبر حضرت خواجہ سید حسین نظامی -

پیدائش ۶ مارچ ۱۹۱۷ء دہلی

وفات ۸ دسمبر ۱۹۸۵ء

حسین نظامی کی قبر سے جانب شمال مشرق پندرہ میٹر کے فاصلے پر پاکستان کی خاتون اول ، خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان کی اہلیہ محترمہ شاہ بانو کا آخری مسکن ہے - اس ویرانے میں ان کی قبر عبرت کا مرقع ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شاہ بانو بیگم

اہلیہ

خواجہ ناظم الدین

بنت

خواجہ محمد اشرف

پیدائش ۱۹۰۶ء ، وفات ۱۹۸۲ء

Marfat.com

حسین نظامی کے مزار سے اندازاً تیس میٹر جانب مشرق مجلہ "مستورات" کی مدیرہ اورنامور اخبار نویس حبیب بلقیس بیگم کی آخری آرام گاہ ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

قطعہ تاریخ وفات

فخر نسواں محترمہ حبیب بلقیس بیگم مرحومہ و مغفورہ

مدیرہ مستورات

(رئیس امروہوی)

بلقیس کہ تھیں پیکر اوصاف و فضائل
حل کرتی تھیں جو عالم نسواں کے مسائل

مرحومہ کا اخلاق تھا بے مثل جہاں میں
تاثیر عجب ان کے قلم ان کی زباں میں

وہ صاحب اوصاف وہ ذی جاہ ادیبہ
وہ عالم نسواں کے رسالے کی مدیرہ

دی ان کو خبر موت نے جنت کے سفر کی
ہاں تیسری تاریخ تھی وہ ماہ صفر کی

اور مارچ کی انیس تھی اتوار کا دن تھا
مرحومہ کو پیش آیا سفر خلد بریں کا

تاریخ رئیس آج میرے ورد زباں ہے
"عکس غم بلقیس" ہر اک دل میں نہاں ہے
۱۳۹۲ھ

خواجہ حسین نظامی کی قبر سے جانب مشرق تیس میٹر کے فاصلے پر ایک خاندانی احاطۂ قبور کے اندر پاک فوج کے ایک قابل جرنیل اور بہادر سپاہی محمد احمد اشرف محو خواب ابدی ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

Marfat.com

میجر جنرل محمد احمد اشرف
ولد
ڈاکٹر محمد اشرف مرحوم
تاریخ پیدائش ۱۰ جولائی ۱۹۰۱ء
تاریخ وفات ۵ جمادی الاول ۱۳۹۵ھ
مطابق ۱۷ مئی ۱۹۷۵ء

ڈیفنس سوسائٹی کے قبرستان میں صدر دروازے سے داخل ہوں تو جانب شمال مشرق چالیس میٹر کے فاصلے پر مفتی محمد رضا فرنگی محلی لکھنوی مرحوم کی والدہ ماجدہ اور مولانا سخاوت اللہ فرنگی محلی کی رفیقۂ حیات محوِ خوابِ ابدی ہیں - مفتی محمد رضا کئی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں سے حضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی کے سوانح حیات خاص طور پر قابل ذکر ہیں - مرحوم نے کچھ عرصہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں بھی پڑھایا ہے - ان کی والدہ محترمہ کراچی آئی ہوئی تھیں کہ یہیں انتقال کر گئیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
والدہ
مفتی محمد رضا انصاری
(فرنگی محلی)
تاریخ وفات ۱۴ جنوری ۱۹۷۸ء

اسی قبرستان کے شمالی حصے میں پاکستان کے سیکریٹری امورِ خارجہ اور وزیرِ خارجہ عزیز احمد کی ابدی آرام گاہ ہے - مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کی کابینہ میں شامل تھے - ان کی قبر کے تعویذ پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
عزیز احمد
۲۴ جون ۱۹۰۶ء - ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۲ء

Marfat.com

وزیر خارجہ عزیز احمد کی قبر سے جانب قبلہ پچیس میٹر کے فاصلے پر کراچی کے ایک معروف فزیشن ڈاکٹر محمد صادق کی آخری آرام گاہ ہے - ان کا آبائی وطن سیالکوٹ تھا جہاں وہ ۱۹۰۰ع میں پیدا ہوئے - انھوں نے جرمنی میں ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کی - ان کا خاکسار تحریک کے ساتھ بھی قریبی تعلق رہا - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈاکٹر محمد صادق

ایم ڈی (جرمنی)

پیدائش یکم مارچ ۱۹۰۰ع (سیالکوٹ)

وفات یکم فروری ۱۹۸۵ع (کراچی)

خاکسار لیڈر ، تحریک آزادی کا مجاہد ، مفکر اسلام، ہر دل عزیز معالج ، بیماروں غریبوں اور ضرورت مندوں کا مونس و غم خوار ، صادق محب وطن ، پر خلوص شوہر اور شفیق باپ جس کی کمی کبھی پوری نہ ہو سکے گی -

تو جیسے مرے پاس ہے اور محو سخن ہے
محفل سی جما دیتی ہیں اکثر تری یادیں

غم زدہ
محمودہ صادق

ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کے قبرستان کا جو حصہ نشیب میں واقع ہے اور اس میں اب سیم اور تھور کا اثر ہونے لگا ہے ، اس میں کراچی کے سینئر صحافی جناب غلام نبی منصوری کی قبر نمایاں ہے - ان کی قبر کے اردگرد کئی نامور ہستیاں محو خواب ابدی ہیں - منصوری صاحب کی قبر کا کتبہ انگریزی زبان میں ہے - جو بڑا عجیب سا لگتا ہے - اس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

یا اللہ　　　　　　یا محمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Marfat.com

Our Beloved
Ghulam Nabi Mansuri
6th Nov. 1924
19th Oct. 1990
May God rest his soul in eternal peace.

قبرستان کے نشیبی حصے میں سب سے نمایاں قبر نامور فلمساز اور ہدایتکار ایس ایم یوسف کی ہے - انھوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ بھارت میں گذارا لیکن وفات سے چند سال پہلے پاکستان ہجرت کر آئے تھے - ان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل من علیھا فان و یبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

فلمساز و ہدایتکار

ایس ایم یوسف

(صدارتی ایوارڈ یافتہ)

والد

شیخ احمد

تاریخ پیدائش ۲۰ جون ۱۹۰۷ء

تاریخ وفات ۲۶ مئی ۱۹۸۸ء

ایس ایم یوسف کی قبر کے پائنتی مائل بہ مغرب پاکستان کے ایک پرانے اور منجھے ہوئے صحافی اور روزنامہ ڈان کراچی کے نائب مدیر جمیل احمد انصاری ابدی نیند کے مزے لے رہے ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

جمیل احمد انصاری

ستارۂ پاکستان ، تمغۂ پاکستان

ولد

محمد احمد انصاری

چیف جسٹس ہائی کورٹ بھوپال

تاریخ پیدائش : ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۶ء

تاریخ وفات : ۴ اپریل ۱۹۸۸ء بروز پیر

Marfat.com

ضیاء الدین کرمانی نے لکھنؤ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی تھی - مرحوم عربی اور انگریزی زبانوں کے فاضل اور سیرت طیبہ پر *The Last Messenger* جیسی کتاب کے مصنف تھے - کراچی کے معروف ایڈووکیٹ جناب خالد اسحاق صاحب کے ہاں ہر جمعے کی صبح ایک علمی محفل جمتی ہے - موصوف اس میں بڑی باقاعدگی کے ساتھ شریک ہوا کرتے تھے - ان کی آخری آرام گاہ ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کے قبرستان میں غلام نبی منصوری کی قبر سے دس میٹر جانب مشرق واقع ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضیاء الدین کرمانی

ولد

عظیم الدین کرمانی

تاریخ پیدائش

۲۸ جولائی ۱۹۰۴ء

تاریخ وفات

۲۴ اکتوبر ۱۹۹۰ء

غلام نبی منصوری کی قبر سے بیس میٹر جانب شمال معروف ڈاکٹر غفور احمد برنی محو خواب ابدی ہیں - موصوف بولان میڈیکل کالج کوئٹہ اور نواب شاہ میڈیکل کالج کے پرنسپل رہ چکے ہیں - ان کی قبر پر کتابی شکل کی ایک لوح نصب ہے - اس کے ایک صفحے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور سورۂ اخلاص مرقوم ہے اور دوسرے صفحے پر یہ عبارت درج ہے :

الحاج پروفیسر ڈاکٹر غفور احمد برنی

ولد الحاج ڈاکٹر محمد شفیق

جنھوں نے بروز جمعرات ۷ محرم ۱۴۱۰ھ

مطابق ۱۰ اگست ۱۹۸۹ء کو ۶۸ سال کی عمر میں رحلت کی -

Marfat.com

ڈاکٹر غفور احمد برقی کی ابدی آرام گاہ سے بیس میٹر جانب شمال پہاڑی کے دامن میں تحریک آزادی کے نامور ہیرو اور ندوۃ العلماء کے فاضل مولانا سیفی ندوی کی قبر ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حضرت مولانا سیفی ندوی

ولد

مولانا عبدالحی

تاریخ وفات بروز جمعہ ۱۴ شعبان ۱۴۱۰ھ

مطابق ۲ مارچ ۱۹۹۰ء

مولانا سیفی ندوی کی قبر سے قریب ہی قبرستان کی شمالی دیوار کے قریب علی مقصود حمیدی کی قبر ہے- مرحوم آزادی سے قبل میونسپل بورڈ بدایوں کے چیئرمین رہ چکے ہیں - جس جگہ ان کی قبر ہے وہاں سیم کا پانی زمین کی سطح پر نکل آیا ہے اور ان کی آخری آرام گاہ چند روز کی مہمان ہے - لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرحوم

علی مقصود حمیدی

ولد

قاضی مقصود حسین حمیدی

سابق رہائش بدایوں

تاریخ وفات ۱۴ مارچ ۱۹۸۹ء

Marfat.com

اسلامیہ کالج کراچی

جگر مراد آبادی روڈ پر اسلامیہ کالج کراچی کے عقب میں ایک خاص احاطۂ قبور ہے جس میں علامہ سید سلیمان ندوی اور علامہ شبیر احمد عثمانی جیسی یگانہ روزگار ہستیاں محوِ خوابِ ابدی ہیں -

Marfat.com

جگر مراد آبادی روڈ پر اسلامیہ لاء کالج کے صدر دروازے کے ساتھ ایک چار دیواری کے اندر عالم اسلام کی ایک مایۂ ناز ہستی محوِ خوابِ ابدی ہے - روز و شب میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسان قریب سے گزر جاتے ہیں ، اُن میں سے شاید ہی کسی کو معلوم ہو کہ یہاں سیرۃ النبی ؐ کے مصنف علامہ سید سلیمان ندوی ؒ ابدی نیند سو رہے ہیں - مجھے خوب یاد ہے کہ ان کی تدفین کے موقعہ پر سفیرِ شام نے یہ کہا تھا کہ ہم سید سلیمان ندوی کا جسدِ خاکی سپردِ خاک نہیں کر رہے بلکہ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام دفن کر رہے ہیں - علامہ صاحب کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے ، اُس پر یہ عبارت مرقوم ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قضینا علیہ الموت

مرقد انور

حضرت علامہ سید سلیمان ندوی

علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

۱۳۷۳ھ

کشودہ پر بہ تمنائے عالم باقی
ز خاکدان فنا رخت زندگی بر بست
نشانِ صاحبِ عرفان بہ زیر خاک مجو
ببین کہ "تخت سلیمان باوج فردوس" است

۱۹۵۳ھ

وفات	ولادت
کراچی یک شنبہ بعد مغرب	دیسنہ (بہار) جمعہ طلوع فجر
۱۴ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ	۲۳ صفر ۱۳۰۲ھ
مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۵۳ع	مطابق ۲۲ نومبر ۱۸۸۴ع

علامہ سید سلیمان ندوی ؒ کی قبرِ مبارک سے چار میٹر کے فاصلے پر حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی ؒ شارح مسلم شریف آرام فرما

Marfat.com

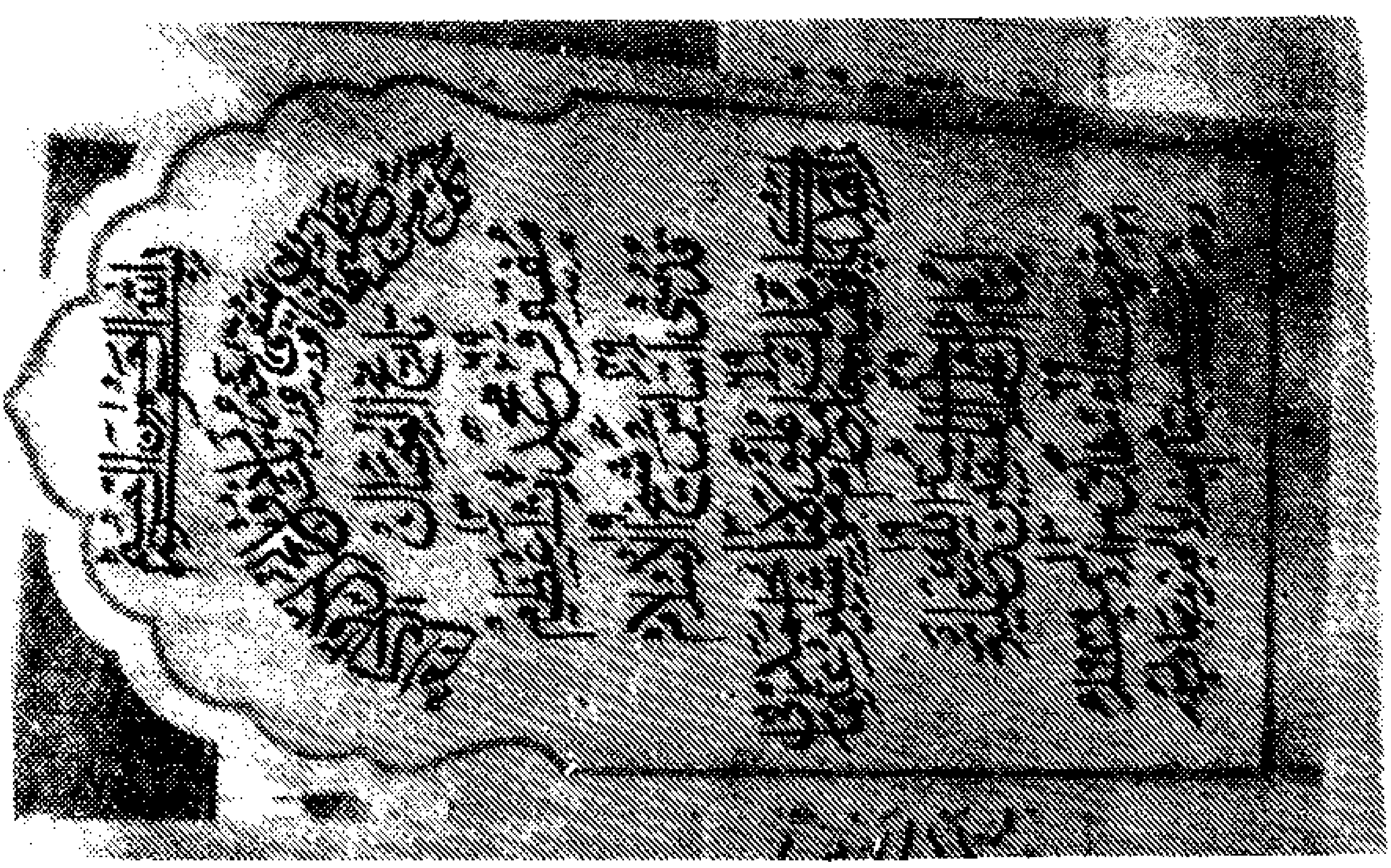

Marfat.com

Marfat.com

ہیں - مرحوم تحریکِ آزادی کے رہنماؤں کی صفِ اول میں شامل تھے - مولانا عثمانیؒ کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل من علیھا فان و یبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

تاریخ الوصال

۱۳۶۹ھ

مفسر و محدثِ اعظم

۱۹۴۹ع

قدسی اساس شیخ الاسلام

۱۳۶۹ھ

زاہد پاک فقیہہ ملک جامع علوم مولانا شبیر احمد عثمانی

۱۹۴۹ع

امام العلماء المتقین رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۶۹ع

۲۱ صفر ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۴۹ع

روز سہ شنبہ بمقام بغداد الجدید بہاول پور

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی کے مزار پر انوار سے جانبِ مغرب ماہر اقتصادیات زاہد حسین کی ابدی آرام گاہ ہے - موصوف ۱۸۹۵ع میں پیدا ہوئے اور انھوں نے اسلامیہ کالج لاہور اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں تعلیم پائی - مرحوم کچھ عرصے تک دہلی کے چیف کمشنر کے مالی مشیر اور ریلوے میں فنانشل کمشنر رہے - نظام حیدر آباد نے انھیں وزیرِ مالیات کے عہدے پر فائز کیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد زاہد حسین بھارت میں پاکستان کے پہلے ہائی کمشنر مقرر ہوئے - سٹیٹ بنک آف پاکستان کے قیام کے بعد انھیں گورنر کے فرائض سونپے گئے - اس زمانے میں کرنسی نوٹوں پر ان کے دستخط

ہوا کرتے تھے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَ جَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبٍ

نِ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ

زاہد حسین

تاریخ وفات ۱۴ نومبر ۱۹۵۷ع

مطابق ۲۱ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ

مولانا سید سلیمان ندوی رح کے مزار پر انوار سے جانب قبلہ سید احمد اشرف کی ابدی آرام گاہ ہے - انھوں نے مسلم لیگ میں شامل ہوکر تحریک پاکستان میں حصہ لیا تھا اور قیام پاکستان کے بعد مہاجرین کی بے لوث خدمت کی تھی - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

خادم قوم

سید احمد اشرف

بیرسٹر ، ایم، ایل ، اے

سیکریٹری مسلم لیگ یو پی میرٹھ

(رفیوجی کمشنر فرنٹیئر اور پنجاب)

ولد

سید محمد میر

پیدائش ۱۹۰۰ع

تاریخ وفات ۴ ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ

مطابق ۲۵ جون ۱۹۵۵ع

بروز ہفتہ

Marfat.com

سید سلیمان ندویؒ اور مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے مزاروں کے درمیان مشہور ماہر تعلیم اور اسلامیہ کالج کراچی کے بانی جناب اے ایم قریشی کی قبر ہے - مرحوم نے کراچی میں متعدد تعلیمی ادارے قائم کیے اور علم کی روشنی پھیلائی - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرحوم و مغفور

الحاج جناب اے ایم قریشی

بانی اسلامیہ کالج

ولد الحاج محمد قریشی

تاریخ پیدائش ۱۶ نومبر ۱۹۱۴ء

تاریخ وفات ۱۷ ذیقعد ۱۴۰۹ھ

مطابق ۲۲ جون ۱۹۸۹ء

بروز جمعرات

Marfat.com

Marfat.com

قبرستانِ کلفٹن

حضرت عبداللہ شاہ کے مزار کے گرد .ایک چھوٹا سا احاطۂ قبور ہے، جس میں چند مشاہیر کی قبریں ہیں -

Marfat.com

کلفٹن میں عبداللہ شاہ غازی کا مزار مرجع خلائق ہے - عوام الناس میں یہ مشہور ہے کہ وہ محمد بن قاسم کے لشکر کے ساتھ آئے تھے- بعض لوگ انھیں صحابی بھی مانتے ہیں لیکن سندھ کے عظیم محقق ڈاکٹر عمر بن محمد داؤد پوتا کی تحقیق کے مطابق یہ قبر عبیداللہ بن نبہان کی ہے - جنھیں حجاج بن یوسف نے محمد بن قاسم سے پہلے راجہ داہر کو سزا دینے کے لیے بھیجا تھا -

عبیداللہ بن نبہان کی قبر ایک بلند ٹیلے پر ہے جس تک پہنچنے کے لیے سیڑھیاں بنائی گئی ہے - مزار کے اوپر ایک گنبد بھی ہے ، جو دور دور سے نظر آتا ہے - جمعرات کو یہاں میلے کا سا سماں ہو جاتا ہے - یوں بھی یہ کراچی کی سب سے بڑی سیر گاہ ہے اس لیے یہاں ہر وقت رونق رہتی ہے -

مزار سے نیچے بہت سی قبریں ہیں ، جن میں مسرت حسین زبیری ، اکرام اللہ خان اور محترمہ شیریں جناح کی قبریں خاص طور پر قابل ذکر ہیں -

---

کراچی کی مشہور کالونی کلفٹن میں غازی عبداللہ شاہ کے مزار کے احاطے میں پاکستان اقبال اکیڈیمی کے ڈائریکٹر ، مقالاتِ اقبال اور نقشِ اقبال کے مصنف سید عبدالواحد معینی محوِ استراحت ہیں - ان کا شمار ماہرینِ اقبالیات میں ہوتا ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید عبدالواحد معینی

فقیر آستانہ عالیہ خواجہ غریب نواز اجمیری

تاریخ پیدائش ۲۱ جنوری ۱۸۸۸ء

تاریخ وفات ۳ مارچ ۱۹۸۰ء

مثل ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو ترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا
آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

(اقبال)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Syed Abdul Vahid of Ajmer and Karachi
Born 21-1-1888
Died 3 - 3 -1980

عبدالواحد معینی کی قبر سے دو میٹر جانب جنوب مغرب پاکستان کے ایک بڑے قابل افسر، بیگم شائستہ کے شوہر نامدار اور شہزادی ثروت رفیقہ حیات شہزادہ حسن ولی عہد اردن کے والد بزرگوار محمد اکرام اللہ کا آخری مسکن ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل من علیها فان ویبقٰی وجه ربک ذوالجلال والاکرام

یہ قبر

محمد اکرام اللہ

کی ہے

جو خان بہادر حافظ محمد ولایت اللہ (مرحوم) کے بڑے لڑکے اور حکومت پاکستان کے پہلے فارن سیکریٹری تھے ۔

پیدائش : بھوپال	وفات : روم
۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء	۱۲ ستمبر ۱۹۶۳ء

شہر میں اک چراغ تھا نہ رہا
ایک روشن دماغ تھا نہ رہا

(یہی عبارت انگریزی میں بھی درج ہے)

عبداللہ شاہ غازی کے مزار کی سیڑھیوں کے ساتھ جانب چپ مشہور قانون دان اور جج عبدالرحیم محمد صالح کھرل کا مدفن ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Marfat.com

مرحوم

جسٹس عبدالرحیم محمد صالح کھرل

تاریخ وفات

۱۸ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ

مطابق ۸ جولائی ۱۹۶۶ع بروز جمعہ

عمر ۶۲ سال

خدا کی تجھ پہ رحمت ہو محمدؐ کی شفاعت ہو
سدا میری دعا یہ ہے تجھے جنت میں راحت ہو

عبداللہ شاہ کے مزار کی طرف جانے والی سیڑھیوں سے اندازاً پندرہ میٹر جانبِ مشرق کراچی یونیورسٹی کے پروفیسر قاضی محمد فرید کی قبر ہے - موصوف کراچی یونیورسٹی کے ایک نیک نام آستاد تھے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منہا خلقناکم و فیہا نعیدکم و منہا نخرجکم تارۃً اخریٰ

مرقد

الحاج پروفیسر قاضی محمد فرید مرحوم

صدر شعبۂ معاشیات کراچی یونیورسٹی

تاریخ وفات ۷ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

م ۲۹ مارچ ۱۹۶۶ع

رحمہ اللہ الخالق الوحید العلی النبل

۱۳۸۵ھ

رحمہ اللہ الخالق الاحد الرحمٰن تعالیٰ

۱۹۶۶ع

قاضی محمد فرید کی قبر سے پندرہ میٹر جانبِ مشرق قائداعظم کی ہمشیرہ محترمہ شیریں جناح کی آخری آرام گاہ ہے لیکن ان کی قبر کے سرہانے کوئی کتبہ نصب نہیں - ان کے پہلو میں ان کے فرزند اکبر جعفر بھائی محوِ خوابِ ابدی ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے -

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا محمد　　　　　　　　　　　　یا اللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اکبر جعفر بھائی

محترمہ شیریں جناح کے فرزند

حضرت قائداعظم کے بھانجے

تاریخ وفات ۱۵ مارچ ۱۹۷۹ع

(شیریں جناح اپنے فرزند کی موت کا صدمہ برداشت کرکے ۲ دسمبر ۱۹۸۰ع کو فوت ہوئی تھیں) -

---

اکبر جعفر بھائی کے قدموں میں مشہور شاعر ہادی مچھلی شہری کی رفیقۂ حیات جمیل النساء بیگم محوِ خوابِ ابدی ہیں - جونپور سے الہ آباد جاتے ہوئے ایک چھوٹا سا گاؤں مچھلی شہر آتا ہے جسے سلام مچھلی شہری اور ہادی مچھلی شہری نے پورے برعظیم میں مشہور کر دیا ہے - جمیل النساء بیگم، ہادی کی رفیقۂ حیات ہونے کے ناتے اہم شخصیات میں شمار ہوتی ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمیل النساء بیگم

زوجہ

سید محمد ہادی مچھلی شہری

تاریخ وفات

۲ فروری ۱۹۸۵ع مطابق

۱۱ جمادی الاول ۱۴۰۵ھ

اکرام اللہ خان کے مرقد سے جانبِ جنوب دو میٹر کے فاصلے پر شمس الاطباء حکیم غلام جیلانی (م ۱۹۲۶ع) کے فرزند اور مسعود کھدر پوش (م ۱۹۸۵ع) کے بھائی محمد محمود انصاری کی آخری آرام گاہ ہے - انصاری مرحوم کے والد شمس الاطباء حکیم غلام جیلانی نے فنِ طب پر درجنوں کتابیں لکھی ہیں - ان کے تایا حکیم غلام محی الدین چشتی نظامی (م ۱۹۱۹ع) نے بھی طب کی بڑی خدمت کی ہے - انصاری مرحوم نے اپنے والدِ گرامی کے کتب خانے کو سنبھالے رکھا ہے - یہی ان کی بڑی خدمت ہے -

Marfat.com

ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرقد

محمد محمود انصاری

خلف الرشید

خانصاحب ڈاکٹر حکیم غلام جیلانی

تاریخ پیدائش ۱۴ اگست ۱۹۱۴ء

تاریخ وفات ۱۷ فروری ۱۹٦۹ء

مطابق ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۸۸ھ بروز پیر

نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا رہے گی تیری کبریائی الٰہی
مگر نوجوانوں کا مرنا غضب ہے قیامت ہے ان کی جدائی الٰہی

جسٹس عبدالرحیم محمد صالح کھرل کے مرقد سے جانبِ جنوب چھ میٹر کے فاصلے پر ، غازی عبداللہ شاہ کے مزار تک جانے والی سیڑھیوں کے ساتھ ہمارے ایک لائق اور نیک نام آفیسر مسرت حسین زبیری کی آخری آرام گاہ ہے - ان کی خدماتِ جلیلہ کے صلے میں انھیں ہلال قائداعظم ، ستارۂ پاکستان اور ستارۂ قائداعظم جیسے اعزازات سے سرفراز کیا گیا - انھوں نے R. C. D. کے سیکریٹری جنرل اور وفاق سیکریٹری کی حیثیت سے بڑی شائستہ خدمات انجام دی ہیں - مرحوم علمی و ادبی کانفرنسوں میں باقاعدگی کے ساتھ شریک ہوا کرتے تھے - انھوں نے "تاریخ کے جلو میں" اور "حضرت ابراہیم علیہ السلام" کے عنوان سے دو کتابیں اپنی علمی یادگار چھوڑی ہیں - ان کا انتقال ۱۷ نومبر ۱۹۸۷ء کو ہوا تھا - زبیری مرحوم کی قبر کا تعویذ بڑا قیمتی ہے لیکن اس پر تاریخ وفات کندہ نہیں - صرف یہ مختصر سی عبارت مرقوم ہے :

لا تحزن ان اللہ معنا

مسرت حسین زبیری

Marfat.com

قبرستانِ دارالعلوم کورنگی

کراچی کی صنعتی بستی کورنگی میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیو بندیؒ کا قائم کردہ دینی مدرسہ ، دارالعلوم کے نام سے مشہور ہے ۔ اس مدرسے کے اندر ، مسجد کے عقب میں ایک چار دیواری کے اندر مفتی صاحب اور ان کے متعلقین کی قبریں ہیں ۔ دیو بندی مسلک سے تعلق رکھنے والے علماء کو بھی یہاں جگہ مل جاتی ہے ۔ اس قبرستان میں پکی قبر بنانے یا قبروں پر پھول چڑھانے کی ممانعت ہے ۔ صرف کتبہ لگانے کی اجازت ہے ۔

Marfat.com

کراچی کی مشہور صنعتی بستی کورنگی میں مولانا مفتی محمد شفیع دیو بندیؒ نے دارالعلوم کے نام سے ایک عظیم الشان ادارہ قائم کیا تھا - ادارے کے وسیع میدان میں مسجد کے عقب میں ناریل کے درختوں کے جھنڈ میں چند قبریں ہیں جن میں سب سے نمایاں اور اہم قبر بانیٔ دارالعلوم کی ہے - انھوں نے دینی موضوعات پر بہت سی کتابیں لکھیں اور ان میں سے "معارف القرآن" کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی - مفتی صاحب کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

باسمہ سبحانہ

مفتی اعظم قبلہ کی آرام گاہ

۱۹۷۶ع

مرقد فقیہہ ملت

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع

قدس سرہ

ولادت	وفات
۲۱ شعبان المعظم ۱۳۱۴ھ	۱۱ شوال المکرم ۱۳۹۲ھ
جنوری ۱۸۹۷ع	۶ اکتوبر ۱۹۷۶ع

حضرت مفتی محمد شفیع کی ابدی آرام گاہ سے جانبِ شمال چند قدم کے فاصلے پر حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفۂ مجاز ڈاکٹر عبدالحی عارف محوِ خوابِ ابدی ہیں - ان کا خاندان کالپی میں قیام پذیر تھا جہاں حضرت تھانوی کی آمد و رفت رہتی تھی -

حضرت عارف ۱۸۹۸ع میں پیدا ہوئے - ہائی سکول تک کانپور میں تعلیم پائی اور پھر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں داخل ہوگئے - ۱۹۲۵ع میں موصوف نے لکھنؤ یونیورسٹی سے قانون کی ڈگری لی اور پریکٹس شروع کر دی - طبعی

Marfat.com

مناسبت نہ ہونے کی بنا پر قانون کے پیشے میں ان کا دل نہ لگا - ۱۹۲۷ء میں انھوں نے حضرت تھانوی کی بیعت کر لی اور پھر وکالت ترک کر کے ہومیوپیتھی شروع کر دی - حضرت نے راقم الحروف کو بتایا کہ ان کا تعلق اپنے مرشد کے ساتھ سترہ سال تک رہا -

قیام پاکستان کے بعد حضرت عارف کراچی تشریف لے آئے - یہاں انھوں نے پاپوش نگر میں مطب کھول لیا - مرحوم بڑے اونچے پائے کے شاعر تھے - ان کا کلام — صہبائے سخن — کے عنوان سے شائع ہوچکا ہے - ان کی ایک تصنیف "اسوۂ رسول اکرمؐ" کو بھی قبول عام کا درجہ حاصل ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

۷۸۶

عارف باللہ

حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب عارف

رحمۃ اللہ علیہ

صدر دوئم دارالعلوم ، کراچی

و خلیفۂ مجاز حکیم الامت مجددِ ملت

حضرت مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۸ محرم ۱۳۱۶ھ مطابق ۱۸۹۸ء

وفات ۱۵ رجب ۱۴۰۶ھ

مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۸۶ء

مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ کا شمار اکابرِ دیوبند میں ہوتا ہے - انھوں نے ماہنامہ برہان دہلی میں چھپنے والے صد ہا علمی مضامین اور اداریوں کے علاوہ ، صدیق اکبرؓ ، عثمان ذوالنورینؓ ، وحی الٰہی ، غلامانِ اسلام ، اسلام میں غلامی کی حقیقت ، فہمِ قرآن اور مسلمانوں کا عروج و زوال جیسی بلند پایہ کتابیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں - انھیں وفات کے بعد دارالعلوم کورنگی میں مفتی محمد شفیع دیو بندیؒ کے ذاتی قبرستان میں دفن کیا گیا - ان کے لوح مزار

Marfat.com

پر یہ تحریر کندہ ہے :

هو الباق

اِنَّ اللہ بِالنَّاس لَرؤُفٌ رحیم

حضرت مولانا سعید احمد اکبر آبادی

مدیر ماہنامہ برہان دہلی

پرنسپل مدرسہ عالیہ کلکتہ

صدر شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

ڈائریکٹر شیخ الہند اکیڈیمی

رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند

ولادت آگرہ — ۱۹۰۸ء

وفات کراچی — ۳ رمضان ۱۴۰۵ھ/۲۴ مئی ۱۹۸۵ء

اسی احاطہ قبور میں ایک نامور ادیب ، نقاد اور استاد محمد حسن عسکری بھی ابدی نیند سو رہے ہیں - انھوں نے مفتی محمد شفیع کی "معارف القرآن" کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کی ذمہ داری سنبھالی تھی ، اسی وجہ سے انھیں بعد از وفات اس خطہ صالحین میں جگہ مل گئی - ان کی وفات پر ماہنامہ قومی زبان کراچی میں ایک تعزیتی نوٹ چھپا تھا جس میں کسی صاحب ذوق نے "چلے گھر خدا کے حسن عسکری بھی" سے مادۂ تاریخ نکالا تھا -

۱۳۹۸ھ

ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

۷۸۶

محمد حسن عسکری

تاریخ وفات

۸ صفر المظفر ۱۳۹۸ھ

مطابق

۱۸ جنوری ۱۹۷۸ء

Marfat.com

اس بابرکت قبرستان میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے مولانا محمد متین خطیب کی قبر نظر آتی ہے - موصوف ایک زمانے میں ریڈیو پاکستان کراچی سے درسِ قرآن نشر کیا کرتے تھے - ان کے لوحِ مزار پر جو کتبہ درج ہے اس کی عبارت یوں ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وانتم الاعلون ان کنتم مومنین

مرقد

مولانا محمد متین خطیب

خلف الشیخ مولانا محمد سبین خطیب

فاضل دارالعلوم دیوبند ، مفسرِ قرآن

تحریکِ پاکستان کے ممتاز عالم

تاریخ پیدائش ۲۷ صفر ۱۳۲۶ھ : ۳۱ مارچ ۱۹۰۸ء

تاریخ وفات چہار شنبہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

مطابق ۱۰ فروری ۱۹۸۲ء

خدا رحمت کند این عاشقانِ پاک طینت را

اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے - آمین

اسی احاطۂ قبور میں جنوبی دیوار کے ساتھ قاری محمد یعقوب مرحوم کی قبر ہے - انھوں نے مدارسِ یعقوبیہ کے نام سے قرآن حکیم کے درس و تدریس کے مراکز قائم کیے تھے- اس وقت کراچی میں ان کے قائم کردہ دو بڑے مدرسے قرآن حکیم کی خدمت انجام دے رہے ہیں - ان کے مزار کے سرہانے جو لوح نصب ہے اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

۷۸۶

اللھم ارحمنی بالقرآن العظیم

مدارس یعقوبیہ بیت قرآنیہ کے بانی

الحاج حافظ قاری محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات

۲۳ ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۷ء

بروز پیر

Marfat.com

مدارس یعقوبیہ کے بانی مولانا محمد یعقوب کے پہلو میں جانبِ قبلہ حضرت مولانا محمد اسحٰق میرٹھی رحمہ اللہ کے فرزندِ ارجمند مولانا محمد ادریس میرٹھی محوِ خوابِ ابدی ہیں - مولانا محمد اسحٰق صاحب کو مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی سے خلافت ملی تھی اور عثمانی مرحوم حضرت رفیع الدین مہتممِ اول دارالعلوم دیوبند کے خلیفۂ مجاز تھے- حضرت رفیع الدین کو حضرت شاہ عبدالغنی مجددیؒ سے خرقۂ خلافت ملا تھا - مشہور محدث مولانا بدر عالم میرٹھی بھی مولانا محمد اسحٰق سے بیعت تھے - مولانا محمد ادریس میرٹھی مولانا محمد یوسف بنوری کے قائم کردہ مدرسے جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی میں مدرس تھے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸۶

آخری آرامگاہ

حضرت علامہ مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھیؒ

پسر

حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب میرٹھیؒ

شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

و

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

پیدائش ۱۹۱۱ء

وفات ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ

مطابق ۲ فروری ۱۹۸۹ء بروز جمعرات

قاری محمد یعقوب مرحوم کی قبر سے جانبِ جنوب شیخ الہند مولانا محمود حسن دیو بندیؒ کے شیدائی اور تحریک ریشمی رومال کے ایک کردار مولانا محمد مبین آرام فرما ہیں - مولانا سید محمد میاں مرحوم نے انڈیا آفس لندن میں ریشمی رومال تحریک کے متعلق سی آئی ڈی کا جو ریکارڈ محفوظ ہے ، وہ شائع کر دیا ہے - اس ریکارڈ میں انھیں جنودِ ربانیہ میں "کرنل" بتایا گیا ہے - سی آئی ڈی کی رپورٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ "وہ مولوی خلیل احمد کا

Marfat.com

مرید ہے لیکن مولانا محمود حسن کے عرب جانے سے چھ ماہ پہلے ان کا سخت مرید ہو گیا اور ان کی سازش کا ایک رکن بن گیا"۔ مولانا مرحوم کے مزار پر جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وانتم الاعلون ان کنتم مومنین

الشیخ مولانا محمد مبین الخطیب عیدگاہ دیو بند

دستِ راست شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن[1] صاحبؒ

اور

آزادیٔ ہند کی تحریک ریشمی رومال کے ایک مردِ مجاہد کی آخری آرام گاہ

خدا رحمت کند این عاشقانِ پاک طینت را

تاریخ وفات

۲۶ محرم الحرام ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۶۹ء

بروز دو شنبہ

محمد مبین مرحوم کے پہلو میں جانبِ مشرق استاد القرأ قاری محمد یوسف محوِ خوابِ ابدی ہیں۔ انھوں نے فنِ قرأت کے فروغ کے لیے ناقابل فراموش خدمات انجام دی ہیں اور سندھ میں صدہا شاگرد تیار کیے ہیں۔ ان کے لوحِ مزار پر یہ عبارت درج ہے؛

۷۸۶

شیخ القرأ

مولانا قاری محمد یوسف

رحمۃ اللہ علیہ

ناظم تعلیمات قرآن

حیدر آباد، خیر پور ڈویژن

تاریخ وفات ۲ ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ

مطابق ۳ جنوری ۱۹۷۱ء

۱۔ حضرت شیخ الہند کا صحیح نام محمود حسن ہے بغیر الف لام کے۔

Marfat.com

ڈاکٹر عبدالحی عارف رحمہ اللہ کے پہلو میں جانب قبلہ مولانا نور احمد مرحوم محو استراحت ہیں - موصوف دارالعلوم کورنگی کے ناظم اول تھے - انھوں نے مؤتمر العالم الاسلامی میں رہ کر اتحاد عالم اسلام کے لیے بڑی نمایاں خدمات انجام دی ہیں - ان کے لوح مزار پر اندر کی جانب یہ عبارت مرقوم ہے :

باسمہ سبحانہ

مولانا نور احمد

۱۴۰۷ھ

ناظم اول دارالعلوم کراچی

قدس اللہ سرہ

وفات

۲ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۷ھ

یکم فروری ۱۹۸۷ع

یک شنبہ

لوح کے باہر کی جانب یہ عبارت کندہ ہے :

باسمہ سبحانہ

مرقد

مجاہد ملت

حضرت مولانا نور احمد صاحب

غفرلہ ولوالدیہ

۱۴۰۷ھ

بانی

ادارہ قرآن و العلوم الاسلامیہ

مدیر الدعوۃ والارشاد

مؤتمر العالم الاسلامی

مولانا سعید احمد اکبر آبادی رحمہ اللہ کی ابدی آرام گاہ سے جانب مشرق پندرہ میٹر کے فاصلے پر مولانا عبدالحکیم محو استراحت ہیں - مرحوم مفتی

Marfat.com

محمد شفیع مرحوم کے خلیفۂ مجاز تھے اور مفتی صاحب کا شمار حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے اکابر خلفاء میں ہوتا ہے - مولانا عبدالحکیم کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸۶

انساں کو چاہیے کہ خیالِ قضا رہے
ہم کیا رہیں گے جب نہ رسولِ خدا رہے

مزار مبارک

حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب

رحمۃ اللہ علیہ

خلیفۂ مجاز

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع

تاریخ ولادت ۱۵ محرم ۱۳۳۲ھ

تاریخ وفات ۱۳ شوال ۱۳۰۶ھ

قاری وقاء اللہ عثمانی کے پہلو میں جانبِ قبلہ مائل بہ جنوب قرآن حکیم کے ایک خادم حاجی نذیر احمد خان استراحت فرما رہے ہیں - انھوں نے اپنی زندگی قرآن مجید کی اشاعت کے لیے وقف کر دی تھی - ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

خادم القرآن

حاجی حافظ نذیر احمد خان رحمۃ اللہ علیہ

اپنی ۸۳ سالہ زندگی میں ۶۵ سال خدمت

قرآن الحکیم فرما کر ۸ جولائی ۱۹۹۰ء

مطابق ۱۴ ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ بروز اتوار

Marfat.com

بوقت سوا گیارہ بجے شب اپنے خالق حقیقی سے جاملے خداوند عز و جل ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنے حبیب ؐ کے قرب خاص سے نوازے۔
(آمین)

مفتی عبدالحکیم کے مزار سے جانبِ جنوب مشرق دس میٹر کے فاصلے پر مفتی محمد شفیع مرحوم کے صاحبزادے اور جسٹس محمد تقی اور مشہور شاعر محمد ذکی کے برادر عزیز محمد رضی عثمانی محوِ خوابِ ابدی ہیں۔ ان کی قبر کا کتبہ حضرت نفیس رقم کے قلم کا شاہکار ہے اور یہ کسی عجائب گھر میں محفوظ کر لینے کے لائق ہے۔ کتبے کی عبارت یوں ہے:

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

فادخلی فی عبادی و ادخلی جنتی

۱۹۹۰ع (نفیس)

جناب محمد رضی عثمانی مرحوم

مدیر کتب خانہ دارالاشاعت کراچی نمبر ۱

صاحبزادۂ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ

پیدائش ۱۹۳۰ع

وفات ۱۹ محرم ۱۴۱۱ھ

۱۱ اگست ۱۹۹۰ع

بروز ہفتہ

Marfat.com

قبرستانِ جامعہ کراچی

کراچی یونیورسٹی کا ایک مخصوص قبرستان ہے جہاں صرف کراچی یونیورسٹی کے اساتذہ یا اُن کے اہل خانہ کی میتیں دفن کرنے کی اجازت ہے ۔ یہ قبرستان بالکل اجاڑ جگہ میں ہے جہاں پانی کی قلت ہے ۔ اس لیے سبزہ نہ ہونے کے برابر ہے ۔

Marfat.com

ڈپٹی نذیر احمد کے فرزند ارجمند مولوی بشیر الدین صاحب "واقعات دارالحکومت دہلی" کے چار بیٹے تھے: منذر احمد، سراج الدین احمد، شاہد احمد مدیر ساقی اور مبشر احمد ۔ ان میں سے سراج الدین احمد وکٹوریا روڈ[1] کراچی پر موٹر سپیئر پارٹس کا کاروبار کرتے تھے ۔ ان کی صاحبزادی ڈاکٹر اسلم فرخی کے عقد میں ہیں ۔ سراج الدین احمد مزاح گو شاعر تھے ۔ ان کا مجموعۂ کلام دہلی سے "طوفان ظرافت" کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے ۔ قبرستان جامعہ میں داخل ہوتے ہی بائیں ہاتھ پانچویں قبر سراج الدین احمد کی ہے ۔ ان کی تاریخ وفات فرخی صاحب نے کہی تھی جو ان کے لوح مزار پر مرقوم ہے :

۷۸۶

سراج الدین احمد

نبیرۂ

شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد

دلوں پر چھا گیا کیسا اندھیرا

چراغ بزم سرمد رفت افسوس

کہی تاریخ "باحق" میں نے اسلم

۱۱۱

سراج الدین احمد رفت افسوس

۱۱۱ + ۱۲۹۹ = ۱۴۱۰ھ

۲ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ

کراچی

جامعہ کراچی کے قبرستان کے شمال مغربی گوشے میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور جامعہ کراچی کے نامور استاد اور مشہور سائنسدان ڈاکٹر

---

۱ - اب وکٹوریا روڈ عبداللہ ہارون روڈ کہلانے لگی ہے ۔

Marfat.com

افضال حسین قادری محوِ خوابِ ابدی ہیں - مرحوم نے ۱۹۳۹ء میں سید ظفر الحسن کے ساتھ مل کر ایک پمفلٹ شائع کیا تھا جس میں تقسیمِ ہند کی تجویز پیش کی تھی - ان کی تجویز "علی گڑھ اسکیم" کے نام سے مشہور ہوئی- ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمدرسول اللہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد افضال حسین قادری

مقام پیدائش بدایوں یو پی

وفات ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۹۴ھ بروز جمعہ

مطابق ٦ دسمبر ۱۹۷۴ء

کہاں آئیں گے ایسے بادہ کش اے میکدے والو
چلے گا یوں دورِ ساغر و پیمانہ برسوں

قادری صاحب کے مزار سے بیس میٹر جانبِ مشرق مشہور شاعر خان محمد نیاز آسودۂ خاک ہیں - ان کے لوحِ مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

خان محمد نیاز

تاریخ پیدائش ۱۶ اپریل ۱۹۰٦ء

تاریخ وفات ۵ اگست ۱۹۷۵ء

نیاز بزم دہر سے تہی نہیں چلے ہیں ہم
اٹھے ہیں اپنے ساتھ اک داستاں لیے ہوئے

ڈاکٹر افضال حسین قادری کی قبر سے جانبِ جنوب مشرق سولہ میٹر کے فاصلے پر مشہور شاعر نثار لکھنوی آسودۂ خاک ہیں۔ ان کے فرزندِ ارجمند جامعہ کراچی کے شعبۂ طبیعیات سے وابستہ ہیں، اس لیے مرحوم کو جامعہ کے قبرستان

Marfat.com

میں جگہ مل گئی ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل نفس ذائقۃ الموت

اللہ

محمد

علی فاطمہ حسن حسین

متمنیٔ فاتحہ

نثار حسین نثار لکھنوی

ابن جناب عاشق حسین مرحوم

آلام روزگار کا شکوہ بھی کیا کریں
خود ہم نے کیا کیا جو کسی کا گلہ کریں

تاریخ وفات ۲۳ مارچ ۱۹۶۹ء

مطابق ۴ محرم الحرام ۱۳۸۹ھ

منجانب پسران

ڈاکٹر انصار حسین شعبۂ طبیعیات جامعہ کراچی

پروفیسر وقار حسین وقار عبداللہ کالج کراچی

پروفیسر افضال حسین قادری کی قبر سے جانبِ جنوب پچیس میٹر کے فاصلے پر مشہور ماہرِ تعلیم اورکراچی یونیورسٹی کے شعبۂ شماریات کے سربراہ ڈاکٹر محمد اقبال کی قبر ہے ۔ انھوں نے زیادہ عمر نہیں پائی ۔ ان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ڈاکٹر محمد اقبال

صدر شعبۂ شماریات

عمر ۴۱ سال

وفات ۷ محرم الحرام ۱۳۸۴ھ

مطابق ۲۰ مئی ۱۹۶۴ء

مرقد پہ تیری رحمتِ حق کا نزول ہو
حامی ترا خدا اور خدا کا رسول ہو

Marfat.com

اسی قبرستان کے شمال مشرق کونے میں تاریخ اسلام کے مشہور استاد اور اسکالر ڈاکٹر امیر حسن صدیقی محو خواب ابدی ہیں - انھوں نے Studies In Islamic History, Islamic State, A Historical Survey, Cultural Centres of Islam, The Origins and Development of Muslim Constitution, جیسی بلند پایہ تصانیف اپنی یادگار چھوڑی ہیں - ان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آرام گاہ

ڈاکٹر امیر حسن مرحوم صدیقی

ولد

چودھری صادق علی

پروفیسر و صدر شعبۂ تاریخ اسلام کراچی یونیورسٹی

اعزازی مجسٹریٹ - معتمد عمومی جمعیت الفلاح کراچی

تاریخ پیدائش ۱۸ اگست ۱۹۰۱ع

تاریخ وفات ۲۸ شوال ۱۳۹۱ھ

مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۷۱ع بروز جمعہ

امیر حسن صدیقی کی قبر سے پندرہ میٹر جانب مغرب ڈاکٹر محمد ولی اللہ کی ابدی آرام گاہ ہے - مرحوم علم ارضیات (Geology) کے ماہر تھے اور ان کا شمار جامعہ کراچی کے فاضل اساتذہ میں ہوتا ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

۷۸۶

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کل نفس ذائقۃ الموت

ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے

پروفیسر ڈاکٹر محمد ولی اللہ

صدر شعبۂ ارضیات جامعہ کراچی

تاریخ وفات ۱۶ شعبان ۱۴۰۰ھ

مطابق ۳۰ جون ۱۹۸۰ع

Marfat.com

ڈاکٹر محمد ولی اللہ کی قبر سے جانبِ جنوب کراچی یونیورسٹی کے ایک اور نامور استاد ڈاکٹر رفعت حسین صدیقی کی ابدی آرام گاہ ہے - انھوں نے صد ہا طلبہ کو کیمسٹری کی تعلیم دی اور اب شاید ہی سندھ میں کوئی ایسا کالج ہو جہاں ان کے تلامذہ موجود نہ ہوں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

یا اللہ

یا محمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آرام گاہ

ڈاکٹر رفعت حسین صدیقی

پروفیسر و صدر شعبۂ کیمیا

کراچی یونیورسٹی

تاریخ وفات

۹ مارچ ۱۹۶۳ء

پروفیسر رفعت حسین صدیقی کی قبر سے جانبِ مشرق آٹھ میٹر کے فاصلے پر مشہور ماہرِ تعلیم اور جغرافیہ دان ڈاکٹر عباد الرحمٰن خان آفریدی سالار زئی محوِ خوابِ ابدی ہیں - مرحوم کراچی یونیورسٹی کے رجسٹرار بھی رہ چکے ہیں - وہ شاعر بھی تھے اور شمسی تخلص کرتے تھے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈاکٹر عباد الرحمٰن خان آفریدی سالار زئی

سابق ڈائریکٹر تعلیمات صوبہ متحدہ ہندوستان

پروفیسر و چیئرمین شعبۂ جغرافیہ اور رجسٹرار

کراچی یونیورسٹی

تاریخ پیدائش ۱۸ جون ۱۸۹۷ء

تاریخ انتقال ۲۵ نومبر ۱۹۶۰ء

نکل سکے گی نہ دل سے کبھی یہ آہ و فغاں

متاعِ زیست کا میری یہی دفینہ ہے

از شمسی عباد الرحمٰن

Marfat.com

ڈاکٹر عباد الرحمٰن خان آفریدی کی قبر سے جانبِ جنوب مشرق پندرہ میٹر کے فاصلے پر مشہور سائنسدان ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی کی رفیقۂ حیات ٹِلّی طلعت کی ابدی آرام گاہ ہے - مرحومہ جرمنی کی رہنے والی تھیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

کل من علیھا فان و یبقٰی وجہ ربک

ذوالجلال والاکرام

ٹِلّی طلعت

بیگم سلیم الزمان صدیقی

ولادت : ۲۷ ستمبر ۱۸۹۷ع فرینکفرٹ مائن مغربی جرمنی

وفات : بروز پیر ۲۰ رمضان (۱۴۰۵ھ)

۱۰ جون ۱۹۸۵ع

ٹِلّی طلعت کی قبر سے جانبِ جنوب مشرق بیس میٹر کے فاصلے پر مولانا منتخب الحق قادری رحمہ اللہ کی ابدی آرام گاہ ہے - مرحوم کراچی یونیورسٹی کے شعبۂ اسلامیات کے سربراہ اور علومِ اسلامیہ کی فیکلٹی کے ڈین رہ چکے ہیں- ان کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ مرحوم خیر آبادی مکتبِ فکر کی آخری نشانی تھے - ان کی وفات کے بعد لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا - ع

افسوس کز قبیلۂ مجنوں کسی نماند

مرحوم کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پروفیسر مولانا سید منتخب الحق قادری علیہ الرحمۃ

تاریخ وفات

۱۳ شوال ۱۴۰۸ھ

۲۹ مئی ۱۹۸۸ع

Marfat.com

مولانا منتخب الحق قادری کی ابدی آرام گاہ سے جانب قبلہ چھ میٹر کے فاصلے پر مظہر عرفانی محوِ خوابِ ابدی ہیں۔ ان کا یونیورسٹی سے صرف اتنا تعلق تھا کہ ان کی ایک بیٹی یونیورسٹی میں پڑھاتی تھیں اور ان کا اپنا ایک شعر لوحِ مزار پر کندہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

وہ دیوانہ سا وہ بے نام سی منزل کا اک رہرو
زمانے کے لیے کافی ہے یہ نام و نشاں اپنا

مظہر علی خان

ولادت اجمیر شریف ۱۹۲۸ء

وفات یکم صفر ۱۴۰۹ھ مطابق

۱۳ ستمبر ۱۹۸۸ء بوقت ۵ بج کر ۱۵ منٹ شام

Marfat.com

علی باغ

کراچی کی قدیم بستی لیاری میں اثنا عشریوں کے دو قبرستان ہیں ۔ ایک میں صرف گجراتی زبان بولنے والے اثنا عشریوں کو دفن کیا جاتا ہے اور وہاں کتبے بھی عام طور پر گجراتی زبان میں مرقوم ہیں ۔ دوسرا قبرستان علی باغ کہلاتا ہے جس میں سر عبداللہ ہارون کے اہل‌خانہ اور مہاجر اثنا عشری مدفون ہیں ۔

Marfat.com

علی باغ میں داخل ہوتے ہی دائیں ہاتھ سڑک کے کنارے نامور عالمِ دین اور مصنف سید آغا مہدی مرحوم کی ابدی آرام گاہ ہے۔ ان کا سلسلۂ نسب صرف چار واسطوں سے غفرآن مآب مولانا سید دلدار علی لکھنوی سے جا ملتا ہے۔ مرحوم نے ۱۹۶۰ء میں بھارت سے ہجرت کی اور کراچی میں مقیم ہوگئے۔ ان کی تصانیف میں سے الحجۃ البالغہ در تفسیر سورۃ فاتحہ، مرأۃ الانساب، العلی ۴، عبائر الانوار، تیرھویں صدی کا لکھنؤ، الحسن ۴، تاریخ ممتاز العلماء، النبی ۳، سوانح غفران مآب، العبد الصالح اور سوانحیات فردوس مکان خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت منقوش ہے:

۷۸۶
۱۱۰

یا شامخ یا مکین من یھد اللہ فھو المھتدی
آخری آرام گاہ

لسان الملت زبدۃ العلماء مولانا سید آغا مہدی صاحب
اعلی اللہ مقامہ آلِ غفرانمآب
ابن آیت اللہ مولانا سید محمد تقی صاحب قبلہ مجتہد
ولادت ۱۹ شوال ۱۳۱۶ھ
مطابق ۲ مارچ ۱۸۹۹ء
وفات ۵ ذیقعدہ ۱۴۰۶ھ
مطابق ۱۳ جولائی ۱۹۸۶ء
سن ۹۰ سال

مشعل جادۂ عرفان تھے آغا مہدی
ہم پہ اللہ کا احسان تھے آغا مہدی
اہل دانش کے لیے ان کا تبسم تھا سند
علم و ادراک کی میزان تھے آغا مہدی
۱۹۸۶ء

Marfat.com

سید آغا مہدی مرحوم کی ابدی آرام گاہ سے پندرہ میٹر جانبِ مشرق سرسید رضا علی کی قبر ہے - موصوف برطانوی دور میں جنوبی افریقہ میں ہائی کمشنر کے عہدے پر فائز رہ چکے ہیں - تحریکِ آزادی میں حصہ لینے والے مسلم لیگی رہنماؤں میں ان کا نام بھی ملتا ہے - انھوں نے "اعمال نامہ" کے عنوان سے اپنی سرگذشت لکھی تھی جو ۱۹۴۳ء میں دہلی سے شائع ہوئی تھی - ان کی قبر ان کی بیٹی نے بنوائی تھی - ان کے مزار پر جو کتبہ نصب ہے اس کے باہر کی جانب یہ عبارت درج ہے :

هو الحی القیوم

لا تقنطوا من رحمة الله
ان الله یغفر الذنوب جمیعاً

سرسید رضا علی مرحوم و مغفور

تاریخ ولادت	تاریخ وفات
۱۴ مئی ۱۸۸۰ء	۱۵ اگست ۱۹۴۹ء

لوح کے دوسری جانب یہ عبارت مرقوم ہے :

۷۸۶

هو الباقی

آہ سرسید رضا ، سمت علی رخصت ہوئے
یہ رہ تسلیم ، یہ اقدام بے باک رضا

آئی جب انیسویں شوال اور پندرہ اگست
سوئے جنت کھل گئی راہ طربناک رضا

"یوم آزادی" جو آیا، ہوگئی آزاد روح
اللہ اللہ اختیار طبع دراک رضا

رفعت و پاکیزگی سیرت کی کام آ ہی گئی
خاکِ پاکستاں میں آخر مل گئی خاکِ رضا

قبر پر سیاب لکھنا تھا مجھے سالِ وفات
دی ندا ہاتف نے لکھ دو "مرقد پاک رضا"
۱۳۶۸ھ

Marfat.com

سرسید رضا علی کی قبر کی پائنتی ، قبرستان کی جنوبی دیوار کے ساتھ مشہور شاعر سید انور حسین آرزو لکھنوی کی آخری آرام گاہ ہے[1] - مرحوم پاکستان میں لکھنؤ کے دبستانِ شاعری کے آخری بڑے نمائندے تھے - ان کی تصانیف میں سے سریلی بانسری ، جہانِ آرزو اور فغانِ آرزو قابل ذکر ہیں - ان کا سالِ ولادت ۱۸۷۲ع ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

حضرت آرزو لکھنوی

ولادت

بہ مقام لکھنؤ ۱۸ ذی الحجہ ۱۲۸۹ھ

انتقال

بروز دو شنبہ ۹ رجب ۱۳۷۰ھ

مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۵۱ع

سر رضا علی کی قبر سے آٹھ میٹر جانبِ شمال مشہور عالمِ دین ، شاعر اور تاریخ گو سید ضیاء الحسن موسوی کی ابدی آرام گاہ ہے - اودھ کے علاقے میں کنتور ایک مردم خیز قصبہ ہے جسے علامہ حکیم غلام حسنین کنتوری (م ۱۹۱۸ع) نے شہرتِ دوام بخشی ہے - یہ بزرگ ضیاء الحسن موسوی کے دادا تھے- والدہ کی طرف سے انہیں سرکار ناصر الملت کے نواسے ہونے کا شرف حاصل تھا - انہیں شاعری میں استاد قمر جلالوی (م ۱۹۶۸ع) سے شرفِ تلمذ تھا - ضیاء الحسن موسوی ۲۲ اپریل ۱۹۲۲ع کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے اور قیامِ پاکستان کے بعد کراچی چلے آئے اور محکمہ اطلاعات سے وابستہ ہو گئے - ان کی تصانیف میں سے حیات امام زین العابدینؑ ، واقعات کربلا کا پس منظر ، رسالہ فقۂ جعفری ، مجموعۂ نوحہ و سلام اور مجموعۂ مضامین خاص طور پر قابل ذکر ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

---

۱ - آرزو لکھنوی کی قبر کا تعویذ زمین میں دھنس گیا ہے - اگر اس کی مناسب دیکھ بھال نہ کی گئی تو بہت جلد اس کا نشان بھی مٹ جائے گا -

Marfat.com

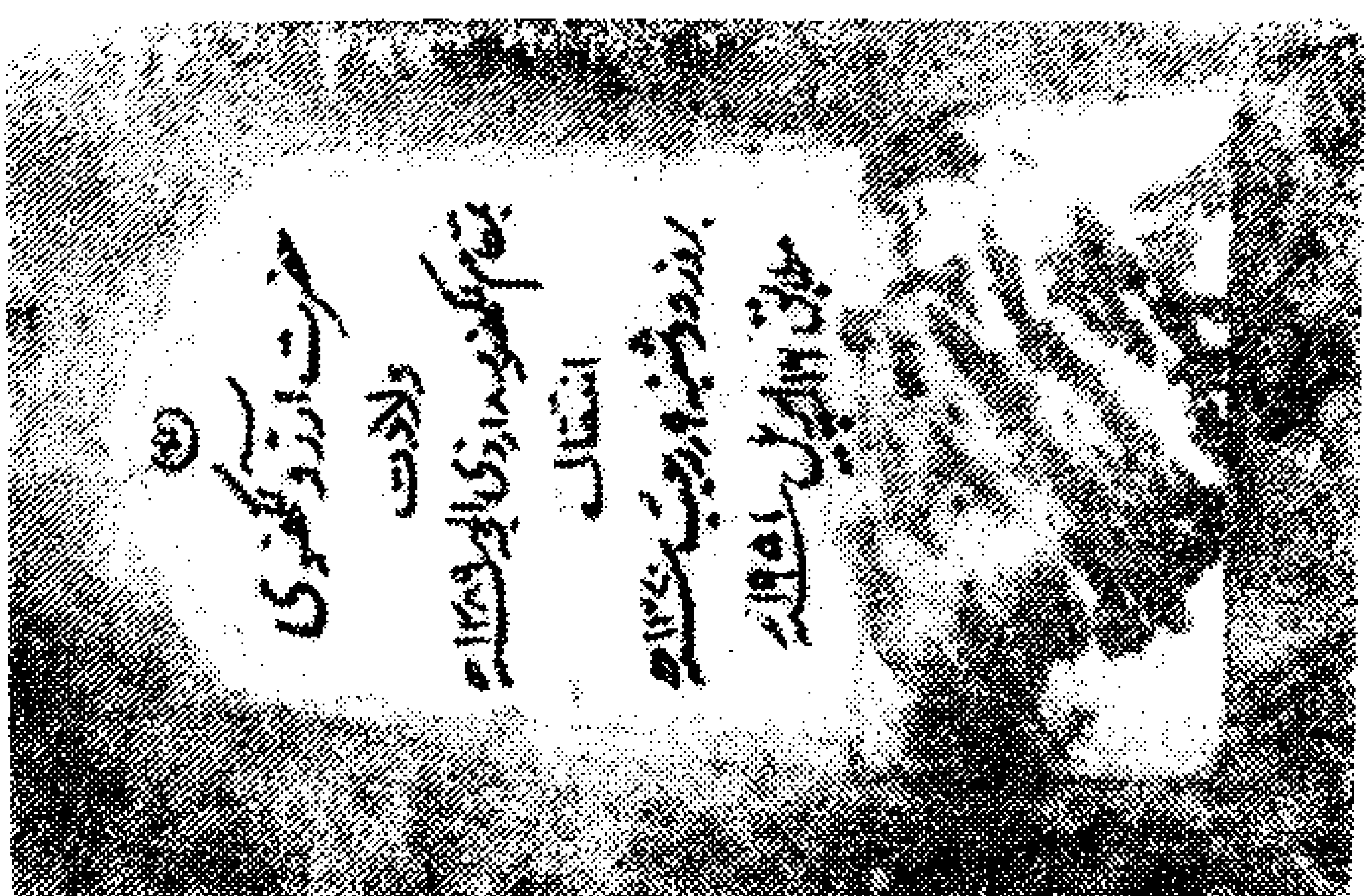

Marfat.com

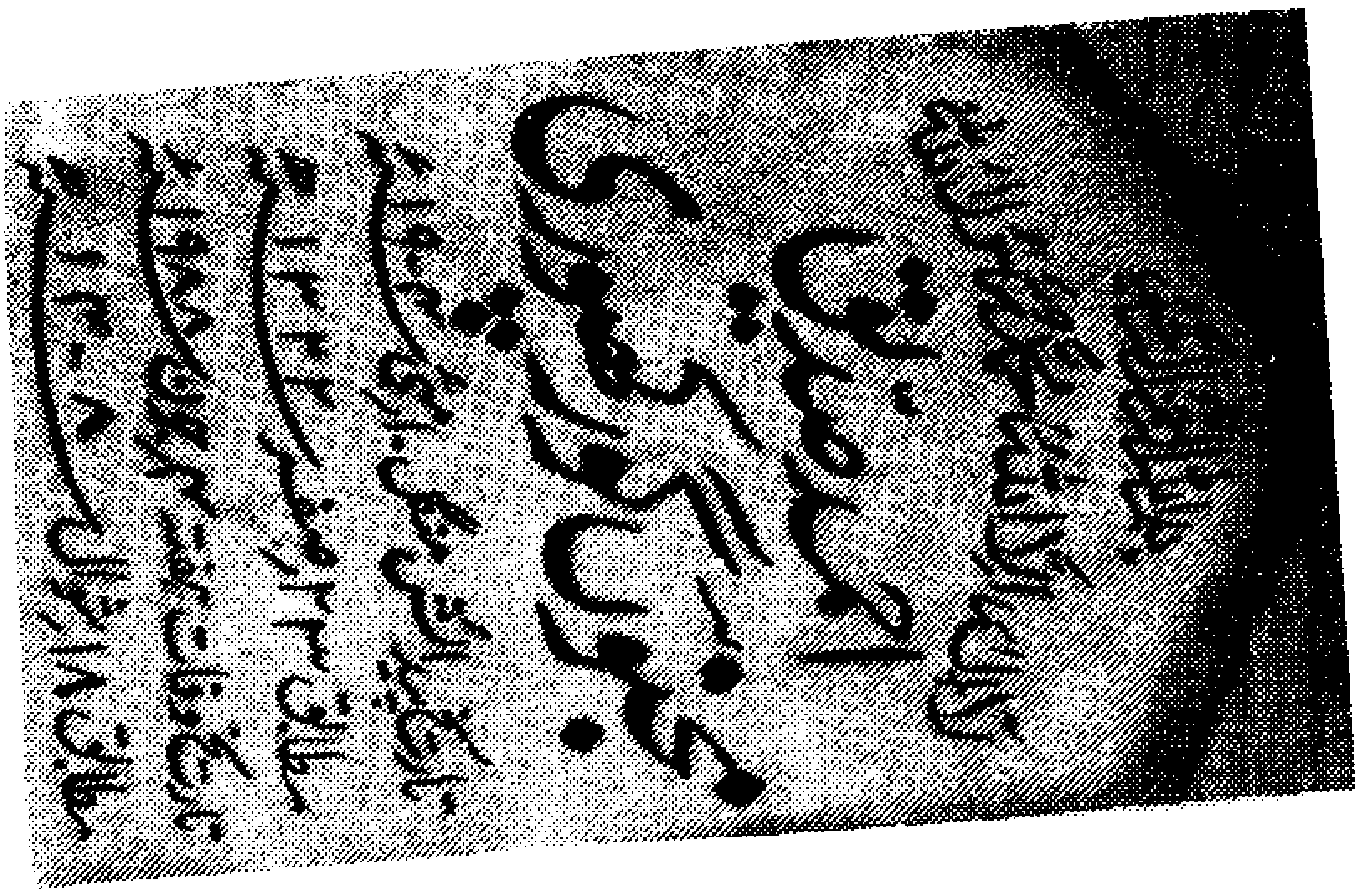

Marfat.com

یا اللہ

یا رحمٰن　　　　　　　　　یا رحیم

یا ستار یا غفار یا ودود یا رؤف یا کریم

وفدت علی الکریم بغیر زادٍ
من الحسنات و القلب السلیم
و حمل الزاد قبح کل شیٔ
اذ کان الوفود علی الکریم

بود اینجا ز حکم حق بزیر خاک آسودہ
حسن ابن حسن فرزند بنت ناصر الملتؒ
ادیب و شاعر و مداح آلؑ و حاجی و زائر
برآمد سالِ مرگ او بہائے فاضل طینت
۱۳۹۸ھ

ھذہ القبر

سید ضیاء الحسن موسوی

ابن سید نجم الحسن موسوی

آلِ صاحبِ عبقاتؒ و علامہ کنتوری

۱۱ ذی قعدہ الحرام ۱۳۹۸ھ

مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۸ع

سید ضیاء الحسن موسوی کی قبر سے جانبِ شمال مشرق بیس میٹر کے فاصلے پر مشہور عالم دین مولانا سید محمد ہادی نقوی کی ابدی آرام گاہ ہے۔ ان کا سلسلۂ نسب پانچ واسطوں سے غفرآن مآب مولانا سید دلدار علی لکھنوی سے جا ملتا ہے۔ مرحوم نے سلطان المدارس لکھنؤ اور نجف اشرف میں تعلیم حاصل کی۔ ان کی ذات سے ہمیں بڑی امیدیں وابستہ تھیں لیکن وہ عین جوانی میں انتقال کر گئے۔ ان کی قبر کے کتبے پر جو اشعار مرقوم ہیں، وہ سید علی نقی،

Marfat.com

صدر شعبۂ شیعہ دینیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے لکھے ہوئے ہیں۔ جس سے اس کتبے کی اہمیت دہ چند ہو جاتی ہے۔ پوری عبارت یوں ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحانک انت اللہ الوتر الھادی

مولانا سید محمد ہادی نقوی مرحوم

فقیہہ ، مولوی ، عالم ، سند الافاضل، واعظ

ابن

مولانا سید آغا مہدی صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ آل غفرانمآب

ولادت ۱۴ ربیع الآخر ۱۳۴۹ھ

مطابق ۸ ستمبر ۱۹۳۰ء

وفات ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ

مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۶۶ء

قطعہ تاریخ

گرفتی جا بہ پہلوئے بزرگاں

چو خالی شد ز مرگ نادیٔ ما

پئے تاریخ رحلت با دل چاک

نوشتم "خلد رفتی ہادی ما"

۱۳۸۵ھ

نتیجۂ فکر حجۃ الاسلام سید العلماء علامہ سید علی نقی

النقوی مجتہد عرف نقن صاحب قبلہ لکھنوی

علی باغ کی شمالی دیوار کے ساتھ ڈاکٹر مظہر علی خان ، سابق صدر شعبۂ انگریزی و اردو پشاور یونیورسٹی کی قبر ہے۔ موصوف مشہور شیعہ عالم علامہ رشید ترابی کے بھائی تھے۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَفدتُ علی الکریم بغیر زَادِ ۔ مِّن الحَسنات وَ القلب السلیم
و حمل الزاد اَقبحَ کلّ شیٔ اذا کانَ الْوَفودُ علی الکریم

ڈاکٹر مظہر علی خان مرحوم
صدر شعبۂ ادبیات و لسانیات جامعہ پشاور
رشید ترابی کے چھوٹے بھائی
تاریخ وفات روز جمعہ یکم جنوری ۱۹۷۱ء
۲ ذی قعدہ ۱۳۹۰ھ
یا امام المتقین علی

۱۹۷۱ء
از سبطین امروہوی

ڈاکٹر مظہر علی خان کی قبر سے جانبِ مشرق ان کی بھابی اور علامہ رشید ترابی کی اہلیہ کنیز زینب کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸۶
انا للہ و انا الیہ راجعون
من مات علٰی حب آل محمد مات شہیداً

کنیز زینب
اہلیہ
علامہ رشید ترابی

مل گیا آب بقا حسبِ طلب جب پہونچیں

۱۰۶
مجلسِ حضرت زینب میں کنیزِ زینب
۱۰۶+۱۸۶۶=۱۹۷۲ء ۳ اپریل
مطابق ۱۸ صفر ۱۳۹۲ھ

Marfat.com

مرحومہ کنیز زینب کی قبر سے جانبِ مشرق ان کی خوشدامن ، علامہ رشید ترابی اور ڈاکٹر مظہر علی خان کی والدہ محترمہ امتہ اللہ محوِ خوابِ ابدی ہیں ۔ ان کا ذکر اس کتاب میں آنا ضروری ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

۷۸۶

لھم دارالسلام عند ربھم و ھو ولیھم
بما کانوا یعملون

امتہ اللہ

والدہ

رشید ترابی

جیسے دنیا میں رہیں حشر میں بھی ربِ عزیز
امتہ اللہ کو بنا شاہِ شہیداں کی کنیز

۱۳۷۹ھ

تاریخ وفات ۷ صفر ۱۳۷۹ھ

۱۳ اگست ۱۹۵۹ء

بروز پنجشنبہ

ڈاکٹر مظہر علی خان کی قبر سے جانبِ جنوب مشرق چھ سات میٹر کے فاصلے پر مشہور شاعر سید آل رضا محوِ استراحت ہیں ۔ وہ اچھے مرثیہ گو تھے اور اُن کا نتیجۂ فکر "میراثی آل رضا" کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

۷۸۶

لوح مزار سید آلِ رضا

۱۳۹۸ھ

نتیجۂ فکر سید ضیاء الحسن موسوی

نسیم اس قبر میں پنہاں ہے دولت ملک و ملت کی
خدا کے واسطے ٹھہرو ذرا ، الحمد تو پڑھ لو

Marfat.com

٧٣

نہ بھٹکو فکر میں تاریخِ رحلت کی، ادھر آؤ
یہی ہے مدفنِ آلِ رضا، الحمد تو پڑھ لو

۱۹٧۸ع

نتیجۂ فکر نسیم امروہوی

سید آل رضا کی قبر سے جانبِ جنوب سات میٹر کے فاصلے پر اُستاد قمر جلالوی کا مزار ہے۔ ان کا کلام "اوجِ قصر"، "رشکِ قمر اور "غمِ جاودان" کے عنوانات کے تحت شائع ہو چکا ہے۔ ان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت درج ہے:

٧٨٦

کل من علیہا فان و یبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

ابھی باقی ہیں پتوں پر جلے تنکوں کی تحریریں
یہ وہ تاریخ ہے بجلی گری تھی جب گلستاں پر

اُردو ادب کے مشہور مقبول شاعر **قمر جلالوی**

۱۹٦۸ھ

سید محمد حسین عابدی اُستاد قمر جلالوی

یکم شعبان ۱۳۸۸ھ - ۲۴ اکتوبر ۱۹٦۸ع

علی باغ کی مغربی دیوار کے قریب "غسلخانہ" کے سامنے سرعبداللہ ہارون کی اہلیہ اور محمود اے ہارون اور یوسف اے ہارون کی والدہ لیڈی نصرت کی ابدی آرام گاہ ہے۔ مرحومہ بڑی مخیر خاتون اور سماجی کارکن تھیں۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے:

Marfat.com

الله

محمد علی فاطمه حسن حسین

مرحومه و مغفوره

نصرت خانم بنت مرحوم حاجی لیاز علی خان

لیڈی نصرت عبدالله هارون

تاریخ وفات

۲ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ

مطابق ۲۷ مارچ ۱۹۷۴ع

بهار امسال ما را چون خزان بود
که دلها از مصیبت ارغوان بود

ز دست ما برفت آن گوهر پاک
که ما را مادری بس مهربان بود

همه عمرش بخیر خلق بگذشت
که باب خانه اش مهد امان بود

بهر محفل چراغ مجلس افروز
بطالع همچو ماه آسمان بود

قرین نصرت باسم او همیشه
خوشا نامش که ورد هر زبان بود

پدر او را علی حاذق طبیبی
ز مادر سیده شاه زمان بود

ز جور چرخ ناگه جست تیری
بقلب داغدار او نشان بود

دگر طاقت نماند و رفت ناگاه
اقامتگاه او باغ جنان بود

ز فرور دین گذشته هفت روزی
ربیع الاول و فوتش همان بود

Marfat.com

۷۵

ز بعد الف و سیصد و پنجروسہ
ز سال شمسی اش آخر زمان بود
بگفت اشعار را دانشور داد (کذا)
بتاریخش کہ آو بدر جہان بود

لیڈی نصرت کے قدموں میں ان کے فرزندِ ارجمند اور گورنر سندھ محمود ہارون کے بھائی سعید ہارون کی قبر ہے - وہ کراچی کے ممتاز صنعتکار اور تاجر تھے۔ ان کے والدِ بزرگوار اور بھائیوں نے تحریکِ پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا - مرحوم کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸۶

اللہ

محمد علی فاطمہ حسن حسین

حاجی سعید ہارون

(غلام رضا)

ابن عبداللہ ہارون

تاریخ وفات

جمعرات ۱۹ نومبر ۱۹۸۱ء

مطابق ۲۱ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

قبر کے تعویذ پر جانبِ مشرق یہ عبارت مرقوم ہے :

داغ دل ابھریں گے پھر لالہ و گل بن بن کے
بعد مرنے کے بھی ہم جانِ گلستاں ہوں گے

تعویذ کے جانب مغرب یہ عبارت منقوش ہے :

Who Plucked the Flower ? The Master
The Gardner Wept, But was Silent.

Marfat.com

تعویذ کے اوپر یہ عبارت کندہ ہے :

خلق الانسان من صلصال کالفخار و خلق الجان من مارج من نار - فبای الاء ربکما تکذبن - و رب المشرقین و رب المغربین - فبای الاء ربکما تکذبن -

---

علی باغ کے شمال مشرق گوشے میں مشہور شاعر کرار جونپوری کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کے لکھے ہوئے مرثیے مختلف رسائل میں محفوظ ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل من علیها فان و یبقٰی وجه ربک

ذوالجلال والا کرام

سید کرار حیدر کرار جونپوری

ابن سید محمد جعفر مرحوم

وفات ۱۳ جولائی ۱۹۸۱ع

۱۰ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ

عمر ۷۱ سال

زیست دار فنا کا اک ہنگام
موت ہے دائمی بقا کا نام

موت اس کے لیے نوید حیات
جس کی بالیں پہ ہوں امام انام

ایک نعمت ہے پھر بھی ذات پدر
حق میں اولاد کے ہے اک انعام

ناگہاں دہر سے اٹھے کرار
جن کا مسلک تھا مدح شاہ انام

رند میخانہ ولائے حسینؑ
شاعر خوش بیان و خوش انجام

جن کے سائے سے دل کو ڈھارس تھی
جن کے دم سے تھا ایک گھر کا نظام

کی ذہن رسا نے فکر وصال
ہاتف عرش نے کیا یہ کلام

سرخ رو آج اٹھے ہیں جو کرار
گلشن خلد میں ملا ہے مقام

۱۹۸۱ع — ۱۴۰۱ھ

سید ید اللہ حیدر

Marfat.com

کرار جونپوری کی ابدی آرام گاہ سے جانبِ جنوب مشرق آٹھ میٹر کے فاصلے پر معروف شاعر ثمر ہوشنگ آبادی کی قبر ہے - وہ بھی مرثیہ گو شاعر تھے اور مجالس میں مرثیہ خوانی کیا کرتے تھے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

آیت الکرسی

اللہ

محمد علی فاطمہ حسن حسین

ابھی بالیں پہ آئے بھی نا پائے تھے مرے مولا
ثمر جنت میں اک گھر کیا ہزاروں گھر ملے
فرشتے ہو گئے واپس لحد سے جانے کیا لکھ کر
فقط رضوان کو فی گھر اک قصیدہ دے دیا لکھ کر

یا علی مدد

شاعر محمد و آل محمد

سید آفتاب احمد جعفری ثمر ہوشنگ آبادی

ولد

سید اسد اللہ جعفری

تاریخ وفات ۲۰ صفر ۱۴۰۵ھ
مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۸۴ع
بروز جمعرات بوقت ۶ بجے صبح

قطعہ تاریخ وفات

کس طرح دیکھ سکتی تھی یہ چشم بوتراب ؑ
ذاکر نبی کی آل کا ظلمت کی زد میں ہو
حکم علی ؑ ہوا یہ ہمارا غلام ہے
روشن اک آفتاب ثمر کی لحد میں ہو

۱۹۸۴ع

Marfat.com

Marfat.com

قبرستانِ میوہ شاہ

یہ کراچی کا سب سے بڑا قبرستان ہے - اس میں مختلف برادریوں نے اپنے لیے وسیع احاطے مختص کیے ہوئے ہیں - انجمن سودا گران پنجابی دہلی ، سلیمانی بوہروں ، داؤدی بوہروں ، اسماعیلیوں ، اثنا عشریوں ، کوکنیوں ، جونا گڑھیوں اور جنوبی ہند والوں کے اپنے اپنے احاطے ہیں - اس قبرستان میں سب سے شاندار مقبرہ بابا یوسف شاہ تاجی اور بابا ذہین شاہ تاجی کا ہے جو دور دور سے نظر آتا ہے ۔

Marfat.com

قبرستان میوہ شاہ میں انجمن سوداگران پنجابی دہلی نے "یوسف پورہ" کے نام سے ایک وسیع احاطہ اپنی برادری کے افراد کے لیے مختص کر لیا ہے۔ اس میں برادری کے علاوہ بھی خاص خاص حضرات کو جگہ مل جاتی ہے۔ اس احاطۂ قبور میں شمال مشرق گوشے میں مولانا محمد یوسف بنوری مرحوم کے والدِ بزرگوار مولانا محمد زکریا کی ابدی آرام گاہ ہے۔ مولانا محمد زکریا عالم دین تھے لیکن انھوں نے تجارت کو ذریعہ معاش بنایا۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے:

مرقد منور

حضرت مولانا محمد زکریا بنوری پشاوری

رحمۃ اللہ تعالٰی و رضی عنہ

وفات

یوم الخمیس ۲۲ جمادی اولی ۱۳۹۵ھ

۵ جون ۱۹۷۵ء

اسی احاطۂ قبور میں جنوبی سمت کچے راستے کے قریب مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی اہلیہ محترمہ مفتی احمد الرحمان مرحوم اور مولانا محمد طاسین صاحب کی خوشدامن محوِ خوابِ ابدی ہیں۔ ان کا انتقال اپنے شوہر کی زندگی میں ہوگیا تھا۔ ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت مرقوم ہے:

آرام گاہ

اہلیہ مرحومہ

مولانا محمد یوسف بنوری

۴ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ

۱۹ اپریل ۱۹۷۲ء

Marfat.com

مولانا محمد یوسف بنوری کی اہلیہ مرحومہ کی قبر سے جانب شمال مغرب بیس میٹر کے فاصلے پر مشہور اُستاد اور عالم پروفیسر حبیب اللہ غضنفر آرام فرما ہیں - انھوں نے ترجمہ کتاب الام ، اردو کا عروض، معات کا ہی، سنسکرت ادب ، معات جامی اور ہندی ادب جیسی کتابیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں - مرحوم اونچے پایہ کے شاعر تھے اور ان کا کلام کراچی کے علمی و ادبی جرائد میں چھپتا رہا ہے - انھوں نے اپنا سجع خود کہا تھا :

عالم ہمہ روباہ حبیب اللہ غضنفر

ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸۶
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پروفیسر حبیب اللہ خان غضنفر امروہوی

ولد احمد سعید خان صاحب

پیدائش امروہہ شنبہ ۲۶ جولائی ۱۹۰۲ء

مطابق ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۲۰ھ

وفات کراچی پنجشنبہ ۱۵ فروری ۱۹۷۳ء

مطابق ۱۱ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ

نہ کرد روح غضنفر غم درازیٔ راہ
کہ داشت رحمت حق را ہمیشہ پیش نگاہ
برائے سال وفاتش چو فکر زیبا کرد
بگفت دل : شدہ خلد آشیان حبیب اللہ
۱۳۹۳ھ

اس قبرستان میں سب سے نمایاں مزار بابا ذہین شاہ تاجی کا ہے - ان کے مزار پر تعمیر کردہ مراکشی طرز کا مینار میلوں سے نظر آتا ہے - بابا صاحب بڑے اچھے شاعر تھے اور کراچی کے بڑے بڑے ادیب اور ماہرین تعلیم آن

Marfat.com

سے بیعت تھے - انھوں نے اپنے دادا مرشد بابا تاج الدین ناگپوریؒ کے سوانح حیات " تاج الاولیاء " کے عنوان سے قلمبند کیے تھے - پاکستان میں بابا تاج الدین کے سلسلۂ تصوف کو انھوں نے ہی فروغ دیا - ان کی قبر کے سرہانے دیوار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بابا ذہین شاہ کہ تھے تاجدارِ فقر
ان کو ارم نشین و ولایت نشان لکھو
سال وفات تاجِ ولایت ذہین شاہ
بابا "ذہین شاہ بزرگِ زمان" لکھو

۱۳ھ۹۸

عارف و حق آگاہ مولانا محمد طاسین المعروف (بہ) سید بابا ذہین شاہ تاجی
تاریخ وصال ۱۹ شعبان المعظم ۱۳۹۸ھ
مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۷۸ع

بابا ذہین شاہ کے پہلو میں ان کے مرشد بابا یوسف شاہ محوِ استراحت ہیں۔ ان کا اصل نام عبدالکریم تھا - ان کے مرشد بابا تاج الدین ناگپوریؒ نے انھیں کنوئیں میں بٹھا کر چلہ کروایا اور جب کنوئیں سے باہر نکالا تو ان کا نام یوسف شاہ رکھا - ان کے سوانح حیات، بابا ذہین شاہ نے تاج الاولیاء میں قلمبند کیے ہیں - بابا یوسف شاہ کی قبر کے سرہانے دیوار پر یہ عبارت کندہ ہے :

اللہ غفار اللہ

۱۳۶۶ھ

تربت مقرب ایزد

۱۳۶۶ھ

صاحب کرامت چشمۂ نور
۱۳۶۶ھ

چراغ کعبۂ اجلال
۱۳۶۶ھ

نور دربار چشت

۱۳۶۶ھ

Marfat.com

تاج نہ سپہر
۱۳۶۶ھ

سعادت دوجہاں پیرو مرشد
۱۳۶۶ھ

حق آگاہ مولانا عبدالکریم المعروف (بہ) سید محمد بابا یوسف شاہ تاجی

تاریخ وصال پاک بابا
۱۳۶۶ھ

یکم ذی الحجہ سنہ تیرہ سو چھیاسٹھ
۱۹۴۸ع

بابا ذہین شاہ کی درگاہ کے صدر دروازے کے باہر ان کے ایک مرید باصفا محمد ضیاء الحق شاہ کی قبر ہے - ان کے لوح مزار پر جو اشعار کندہ ہیں ، وہ خود بابا صاحب کے کہے ہوئے ہیں - اس سے اس کتبے کی اہمیت دوبالا ہو جاتی ہے - پوری عبارت یوں درج ہے :

۷۸۶

ہوالکل

یا بابا یوسفی تاجی صابری چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

مزارِ اقدس حضرت السید محمد ضیاء الحق شاہ

پیدائش ۲ جمادی الثانی ۱۳۰۹ھ
مطابق ۲ جنوری ۱۸۹۲ع

وصال ۱۹ شوال المکرم ۱۳۸۸ھ
مطابق ۹ جنوری ۱۹۶۹ع پنجشنبہ

از بادہ عشق خود سرشار ضیاء الحق
میخانہ ضیاء الحق ، میخوار ضیاء الحق

آغاز مریدِ ما ، انجام مریدِ ما
حق بین و حق آگاہ حقدار ضیاء الحق

در بارگہ بابا ، مِن جملہ مقبولاں
موصوف بدربان در بار ضیاء الحق

تا عمر وفا کردہ ، آں مہر و وفا کردہ
در راہ سلوکِ ما معیار ضیاء الحق

Marfat.com

ہاتف پئے تاریخش در گوش ذہین گفتہ
یک بار بگو اللہ دو بار ضیاء الحق
۶۷ ۹۵۱+۹۵۱
۱۹۶۹ء

نتیجۂ فکر حضرت بابا ذہین شاہ یوسفی تاجی سجادہ نشین حضرت سرکار یوسف سرکار یوسف شاہ تاجی - (کذا)

بابا ذہین شاہ تاجی کے مزار کے عقب میں ایک احاطۂ قبور کے اندر بزرگ سیاستدان ، پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور "قراردادِ لاہور" کے مؤید چوہدری خلیق‌الزماں محوِ خوابِ ابدی ہیں - انھوں نے Pathway to Pakistan کے عنوان سے تحریکِ آزادی کی ایک دستاویز تیار کی تھی ، جس کا "شاہراہ پاکستان" کے عنوان سے اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے - اُن کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

۷۸۶

قطعہ تاریخ وفات

محسنِ قوم و ملت

چودھری خلیق الزمان مرحوم و مغفور

پیدائش چنار ۲۵ دسمبر ۱۸۸۹ء

وفات کراچی ۱۸ مئی ۱۹۷۳ء

رفت خلیق الزمان جانبِ قصرِ جناں
مومنِ ملت نواز محسنِ اسلامیاں

ہمدم دیرینۂ قائد و بابائے قوم
عاقل و دانائے راز مرجع دانشوراں

مصرع تاریخ گفت ہاتف راغب نواز
قبر خلیق الزمان جنتِ نام آوراں
۱۹۷۳ء

راغب مراد آبادی

Marfat.com

چوہدری خلیق الزمان کے پہلو میں جانب مشرق ان کی رفیقۂ حیات بیگم زاہدہ محوِ خوابِ ابدی ہیں ۔ مرحومہ نے بھی اپنے شوہر نامدار کی طرح ملکی سیاست میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا ۔ وہ ایوب خان کے دورِ حکومت میں مغربی پاکستان کی کابینہ میں منصب وزارت پر فائز تھیں - ان کے لوح مزار پر یہ مختصر سی عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرحومہ

بیگم زاہدہ خلوق الزمان

بیگم زاہدہ خلیق الزمان کی قبر سے جانب جنوب تین میٹر کے فاصلے پر محمد وسیم ایک چھتری تلے آرام فرما رہے ہیں - مرحوم پروفیسر محمد حبیب صدر شعبۂ تاریخ و سیاسیات ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ، علی گڑھ اور پروفیسر محمد مجیب ، وائس چانسلر ، جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کے بھائی تھے ۔ ان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا و البشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون ۔ نحن اولیؤکم فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرۃ و لکم فیھا ما تشتھی انفسکم و لکم فیھا ما تدعون ۔ نزلا من غفور رحیم -

---

یٰلیت قومی یعلمون بما اغفرلی ربی و جعلنی من المکرمین

لوح تاریخ وفات محمد وسیم

۱۹۵۰ع

قبر حبیب زمن محمد وسیم ایڈووکیٹ جنرل پاکستان

۱۳۶۹ھ

Marfat.com

وہی سب ہیں حاکم وہی سب ہیں وکلا
مگر دیکھیے آج سونی ہے کونسل
وہ ہیں قبر میں آج خاموش کیسے
کہ تھی جن کی شہرت بحث مدلل
جو فضل و کرم ہو تیرا یا الٰہی
تو چھا جائیں تربت پہ رحمت کے بادل
لحد میں کھلیں باب فردوس یا رب
کرم سے تیرے ہو زمین فرشِ مخمل
یہ ہے اصطفا فرض ناخوشگوار اب
کرو قطعہ تاریخ رحلت مکمل
یہ لکھو کہ ہیں زیبِ مجلس جناں میں
محمد وسیم ایڈووکیٹ جنرل

۱۳۶۹ھ

محمد وسیم کی قبر سے جانبِ جنوب پچاس میٹر کے فاصلے پر ایک وسیع احاطہ نامی گرامی سندھیوں کے لیے مخصوص ہے - اس احاطے میں پیر علی محمد راشدی کی ابدی آرام گاہ ہے - پیر صاحب نے اپنی زندگی کا آغاز بطور صحافی کیا اور ترقی کرتے کرتے سندھ آبزرور کے مدیر اعلیٰ بن گئے - جب سیاست میں قدم رکھا تو پہلے صوبائی کابینہ کے رکن بنے اور پھر وفاقی کابینہ میں عہدۂ وزارت پر فائز ہوئے - مرحوم فلپائن اور چین میں سفیر بھی رہ چکے ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Marfat.com

مرحوم

پیر علی محمد راشدی

تاریخ پیدائش ۵ اگست ۱۹۰۵ء

مقام پیدائش بھمن ضلع لاڑکانہ

تاریخ وفات ۱۴ مارچ ۱۹۸۷ء

قبرستان میوہ شاہ میں ایک احاطۂ قبور "حیدری باغ" کے نام سے موسوم ہے جو صرف اثنا عشریوں کے لیے مختص ہے - اس احاطے میں ۱۹۴۹ء میں تدفین شروع ہوئی تھی - اس احاطۂ قبور میں شمال مشرق گوشے میں ایک معروف ماہر تعلیم پروفیسر تہور علی نقوی کی قبر ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

انا للہ و انا الیہ راجعون

طالبِ فاتحہ

پروفیسر سید تہور علی نقوی

ولد سید اصغر علی نقوی

تاریخ وفات

۱۶ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

مطابق ۲ جولائی ۱۹۶۹ء

تہور علی نقوی کی قبر سے جانبِ جنوب مغرب چالیس میٹر کے فاصلے پر اودھ کے حکمران خانوادے کا ایک فرد پرنس خورشید جاہ محوِ خوابِ ابدی ہے - اس کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و قل رب اغفر و ارحم و انت خیر الراحمین

اور کہو کہ اے اللہ ہم کو معاف کر اور ہم پر رحم کر اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے -

Marfat.com

پرنس خورشید جاہ

ولد

پرنس دارا جاہ

تاریخ ولادت : ۲ جنوری ۱۸۹۴ء

تاریخ وفات : یکم جنوری ۱۹۶۹ء

PRINCE KHURSHID JAH

صدر دروازے سے جانب جنوب پچاس میٹر کے فاصلے پر ایک شاعر آغا لکھنوی محو استراحت ہیں ۔ ان کے کلام کا نمونہ میری نظروں سے نہیں گزرا ۔ شاید وہ آزادی سے قبل برطانوی دور میں شعر کہتے ہوں ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تاریخ انتقال

سید مختار حسین صاحب آغا لکھنوی

از نتیجۂ فکر حضرت صبا لکھنوی

گئے مختار نامراد افسوس

آئے کس طرح دل کو صبر و قرار

روز یکشنبہ تھا صفر کی یکم

لٹی نا وقت زندگی کی بہار

اے صبا لکھ دو مصرعۂ تاریخ

چلے فردوس کی طرف مختار

۱۹۵۳ء

(کندہ عبدالقدیر)

Marfat.com

سابق ریاست بھرتپور میں "پھرسر" ایک مشہور قصبہ تھا جس کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ اسے مجاہدوں نے ایک پہر میں سر کر لیا تھا۔ ان مجاہدوں میں جعفری سادات بھی تھے جنھیں پھرسر میں جاگیریں ملیں - قیامِ پاکستان کے بعد اس قصبے سے بہت سے افراد ہجرت کرکے کراچی چلے آئے - یہاں کے قبرستانوں میں پھرسر کے جعفری سادات کی قبریں بکثرت ملتی ہیں - حیدری باغ میں صدر دروازے سے چالیس میٹر جانبِ جنوب آغا لکھنوی کی قبر سے جانبِ شمال سید علی محمد جعفری کی قبر ہے - ان کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ

محمد علی فاطمہ حسن حسین

آرام گاہ

سید علی محمد جعفری پھرسری

ابن سید محمود الحسن جعفری مرحوم

ریٹائرڈ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (سی پی)

چیف الیکشن آفیسر کراچی

غریقِ رحمتِ ایزد

۱۹۸۰ء

پناہ خسروِ دین میں علی محمد ہیں
حصارِ اہلِ یقین میں علی محمد ہیں
کہ یہ مصرعۂ تاریخ ہو گیا موزوں
سدِ بہشت برین میں علی محمد ہیں
۱۴۰۰ھ

تاریخ وفات ۸ ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ

مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۸۰ء

Marfat.com

حیدری باغ کے شمال مغربی گوشے میں ایک شاعر تبسم پھرسری محوِ خوابِ ابدی ہیں - ان کے والد کو بھی شعر و شاعری سے دلچسپی تھی - اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مرحوم کو شاعری کا ذوق ورثے میں ملا تھا - تبسم مرحوم کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸۶

کل نفس ذائقة الموت

مداح اہلبیت سید علیؑ ناصر جعفری تبسم

پھر سری اورسیر

والد سید امیر حسن اختر جعفری پوسٹ ماسٹر

ولادت ۱۳ رجب ۱۳۳۹ھ بمقام اکبر آباد

وفات ۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ [1]

ہر داغ سینہ پر تبسم لیکے سویا ہے
شب شاہِ دیں کی قبر ہے یہ فاتحہ پڑھیے

بعمر ۳۸ سال

حیدری باغ کی مغربی دیوار کے قریب مشہور مصور پروفیسر مرزا سجاد حسین کی قبر ہے - انھوں نے یہ فنِ لطیف صدہا شاگردوں کو سکھایا - ان کے لوحِ مزار پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸۶

یا اللہ　　　　یا محمد

محمد علی فاطمہ حسن حسین

پروفیسر مرزا سجاد حسین مرحوم (مصوّر)

ولدیت : مرزا عنایت حسین

تاریخ پیدائش ۱۱ مئی ۱۸۹۳ع

تاریخ وفات بروز جمعہ ۳ فروری ۱۹۷۸ع

عمر ۸۵ سال پائی

---

۱ - مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۵۸ع -

Marfat.com

گذرے ہیں زمانے میں مصوّر لاکھوں
تھے سب میں مگر واحد و یکتا سجاد
کہتا ہوں قطع سر قربت[1] میں طہیر
۱۰۰
صورت گر بے مثل تھے مرزا سجاد
۱۴۹۸ — ۱۰۰ = ۱۳۹۸ھ
کتبہ سید سجاد حسین عابدی الہ آبادی

مرزا سجاد حسین کی قبر سے جانبِ شمال پندرہ میٹر کے فاصلے پر ایک شاعر امیر حیدر المتخلص بہ منصرم کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ مرحوم شاہ گنج آگرے کے رؤسا کے ایک خاندان کے فرد تھے ۔ شاہ گنج آگرہ کا ایک محلہ ہے جہاں اثنا عشریوں کی اکثریت ہے ۔ عقیدت مند دور دور سے وہاں محرم منانے جاتے ہیں ۔ منصرم کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

هو الباقی

آرام گاہ

سید امیر حیدر رضوی منصرم مرحوم

ابن

جناب سید صادق حسین رضوی مرحوم

رئیس نیاز محل شاہ گنج آگرہ

وفات

۲۱ اپریل ۱۹۸۰ء مطابق یکم رجب المرجب ۱۳۹۹ھ

پونے دو بجے شبِ جمعہ

---

۱ ۔ قربت کا سر "ق" ہے جس کے عدد ۱۰۰ ہوتے ہیں ۔ "صورت گر بے مثل تھے مرزا سجاد" کے عدد ۱۴۹۸ بنتے ہیں ۔ شاعر نے قربت کا سر "ق" قطع کر دیا جس سے ۱۰۰ عدد کم ہوگئے ۔

Marfat.com

اسی قبرستان کی جنوبی دیوار کے ساتھ مشہور شاعر شیدا لکھنوی کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کا کلام مختلف جرائد میں شائع ہوتا رہا ہے - ان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت مرقوم ہے :

۷۸۶

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

علی ولی اللہ وصی رسول اللہ

مرحوم

سید محمد اظہر شیدا لکھنوی

تاریخ ولادت ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۲۶ھ

تاریخ وفات ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ

مطابق یکم جون ۱۹۶۲ع بروز جمعہ

بوقت ۵ بجے شام

تھک گئے تھے نیند آئی سو گئے
زندگی کے مرحلے طے ہو گئے

محویت کا کچھ نہ عالم پوچھیے
ڈھونڈنے اس کو چلے خود کھو گئے

چار دن کی زیست میں شیدا تیری
کس کے کس کے بار احساں ہو گئے

قبرستانِ میوہ شاہ میں ایک احاطۂ قبور "باغِ خراسان" کے نام سے موسوم ہے جو صرف اثنا عشریوں کے لیے مختص ہے - اس کے اندر داخل ہوتے ہی سب سے نمایاں قبر محمد علی حبیب کی ہے جس کے اوپر سنگ مرمر کا خوبصورت گنبد بنا ہوا ہے - موصوف حبیب بنک لمیٹڈ کے بانیوں میں سے تھے - ان کی قبر پر جو لوح نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و قل رب اغفر و ارحم و انت خیر الراحمین

اور کہو کہ اے اللہ ہم کو معاف کر اور ہم پر رحم کر تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے -

محمد علی حبیب

عمر ۵۴ سال

تاریخ ولادت	۱۵ مئی ۱۹۰۴ء
تاریخ وفات	۳۰ مارچ ۱۹۵۹ء
مطابق	۲۱ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ

محمد علی حبیب کی قبر سے جانبِ شمال مشرق پندرہ میٹر کے فاصلے پر مشہور شاعر مصطفٰی زیدی کی آخری آرامگاہ ہے - وہ پہلے تیغ الہ آبادی تخلص کرتا تھا ، بعد ازاں مصطفٰی زیدی کے نام سے شعر کہنے لگا - اس کا والد لختِ حسنین مقدمہ[2] کراچی میں مولانا محمد علی جوہر اور ان کے ساتھیوں کے خلاف بطور سرکاری گواہ پیش ہوا تو مولانا جوہر نے کہا :

محمد[3] کا دشمن علی[3] کا عدو کون کہتا ہے، ہے لختِ حسنین تو

مصطفٰی[4] زیدی نے روشنی ، زنجیریں ، شہر آزر ، گریباں ، موج میری صدف صدف ، قبائے ساز اور کوہ ندا کے عنوانات سے سات شعری مجموعے اپنی یادگار چھوڑے ہیں -

اس کی قبر کے کتبے پر تاریخ وفات ۱۲ اکتوبر کندہ ہے جب کہ اخبارات میں ۱۳ اکتوبر درج ہے - پورا کتبہ یوں ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و قل رب اغفر و ارحم و انت خیر الراحمین

اور کہو کہ اے رب تو ہم کو معاف فرما اور ہم پر رحم کر تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے -

Marfat.com

سید مصطفیٰ حسن زیدی

ابن سید لخت ِ حسنین زیدی

عمر ۴۱ سال

تاریخ وفات ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۹۰ھ

مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۰ع

قبرستان ِ میوہ شاہ کراچی میں ایک احاطہ سلیمانی بوہروں کے لیے مختص ہے۔ اس احاطے میں ڈاکٹر وحید قریشی کی تصنیف ِ دلپذیر "شبلی کی داستان ِ معاشقہ" کی ہیروئین عطیہ فیضی محو ِ خواب ِ ابدی ہیں ۔ موصوفہ نے *Music of India* کے عنوان سے ایک بلند پایہ کتاب تحریر کی تھی جو ۱۹۲۵ع میں لندن سے شائع ہوئی تھی - انھوں نے "اقبال" کے عنوان سے ایک کتاب بزبان انگریزی لکھی تھی جس کا ضیاء الدین احمد برنی نے اردو میں ترجمہ کیا ہے ۔ علامہ اقبال کے ساتھ بھی ان کی خط و کتابت رہتی تھی - شبلی کی جنجیرہ والی غزل کی محرک بھی یہی خاتون تھیں ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا للہ و انا الیہ راجعون

الحرۃ عطیہ بنت حسن علی

عمر ۸۰ سال

وفات ۴ جنوری ۱۹۶۷ع

عطیہ کی قبر کے برابر اُن کے شوہر ِ نامدار اور شہرۂ آفاق مصور فیضی رحمین محو ِ خواب ِ ابدی ہیں۔ وہ پیدائشی طور پر یہودی تھے اور عطیہ کے ساتھ شادی کرنے سے پہلے انھوں نے اسلام قبول کر لیا تھا - ان کے نکاح کے موقع پر مولانا شبلی نعمانی نے اپنے راز دان مہدی حسن کے نام ایک خط میں اپنے دل کا غبار یوں نکالا : "قرآن میں یہودی ذلیل و خوار بنا دیے گئے لیکن کیا ۵ دسمبر ۱۹۱۲ع کے (بعد) بھی ؟ جس دن (عطیہ) ایک یہودی کو ہاتھ آئی - مشہور کیا گیا ہے کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے"۔

Marfat.com

اس واقعہ کے ایک سال بعد شبلیؒ غمزدہ بمبئی گئے تو عطیہ اور فیضی سے بھی ملے ۔ انھوں نے اس موقع پر یہ دو شعر ان کی نذر کیے :

عطیہ کی جو شادی پر کسی نے نکتہ چینی کی
کہا میں نے کہ جاہل ہے یا احمق ہے یا نادان ہے
بتانِ ہند کافر کر لیا کرتے ہیں مسلم کو
عطیہ کی بدولت آج اک کافر مسلمان ہے

فیضی رحمین کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸۶
فیضی رحمین
عمر ۸۲ سال
وفات ۲ اکتوبر ۱۹۶۴ع

عطیہ فیضی کے پہلو میں جانبِ چپ ان کی بڑی بہن نازلی بیگم آرام فرما ہیں ۔ وہ نواب جنجیرہ کی رفیقہؑ حیات تھیں - شبلی کے خطوط میں ان کا ذکرِ خیر بھی آیا ہے ۔ جنجیرہ والی غزل میں شبلی نے انھیں مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا :

جنابِ نازلی بیگم کو اور نواب صاحب کو
کسی شے کی جو دل میں آرزو ہوگی تو کیوں ہوگی

فیضی رحمین نے ان کی ایک بڑی عمدہ پینٹنگ تیار کی تھی جو اُن کی گیلری میں نصب ہے ۔ نازلی بیگم کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
انا للہ و انا الیہ راجعون
الحرۃ نازلی بنت حسن علی
عمر ۹۰ سال
وفات ۲۶ جمادی الآخر ۱۳۸۸ھ[1]

---

۱ - مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۶۸ء

Marfat.com

قبرستانِ میوہ شاہ کا وہ خطہ ، جو ریکسر چوک سے قریب ہے ، قیامِ پاکستان کے کچھ عرصہ بعد تک قبرستانِ پرانا گولیار کے نام سے موسوم رہا ہے ۔ اب یہ پھیل کر قبرستانِ میوہ شاہ کا ہی ایک حصہ بن کر رہ گیا ہے ۔ اس قبرستان میں ریکسر چوک سے قریب مسجدِ محبوب کی جنوبی دیوار سے چند قدم کے فاصلے پر مشہور مؤرخ اور تذکرہ نویس چوہدری نبی احمد سندیلوی کی آخری آرام گاہ ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

۷۸۶

آخری آرام گاہ

خان بہادر چوہدری نبی احمد سندیلوی

مؤلف

وقائع عالمگیر ، تذکرۂ مؤرخین ، مرقع بنارس،

تغلق پر ایک سرسری نظر ، سلطان محمود غزنوی وغیرہ ۔

تاریخ وفات بروز یکشنبہ بتاریخ یکم ربیع الثانی ۱۳۷۴ھ

مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۵۴ع

قطعہ تاریخ وفات

مجھے مخلصے رحلت نمودہ بسالش ہاتفم فرمودہ الحق

کہ "زاد راہ او اعمال صالح" نبی احمد شد راجع الی الحق

۴۹۶ + ۱۳۷۴=۸۷۸

نتیجۂ فکر امین زبیری

آمدہ در گوش از ہاتف ندا فکر کردم من چو از قلبِ صمیم

با اضافہ کن و تاریخش بگو جائے او شد باغِ جناتِ نعیم

۲ +۱۹۵۲ = ۱۹۵۴ع

نتیجۂ فکر انوار احمد علوی

چوہدری نبی احمد سندیلوی کی قبر سے جانبِ جنوب مغرب سات میٹر کے فاصلے پر مشہور ادیب اور طبیبِ حاذق حکیم نثار احمد علوی کاکوروی

Marfat.com

محو خوابِ ابدی ہیں ۔ ان کا تعلق لکھنؤ کے نواحی قصبے کاکوری شریف سے تھا جس کی خاکِ پاک سے محمد کاظم قلندر ، ڈاکٹر مصطفٰی حسن علوی ، محسن کاکوروی اور پروفیسر سراج احمد علوی جیسی برگزیدہ ہستیاں پیدا ہوئیں ۔ حکیم نثار احمد علوی سخنورانِ کاکوری اور شب چراغ جیسی بلند پایہ کتابوں کے مصنف ہیں ۔ ان کا نام اردو ادب کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا ۔ مرحوم کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعات تاریخ وفات

برادرِ عزیز حکیم نثار احمد علوی کاکوروی مرحوم

از سرفراز احمد علوی فطرت کاکوروی

کس نے اس سے کہہ دیا خاموش رہنے کے لیے
کیوں سویرے سے نثارِ خستہ جاں خاموش ہے
مجھ کو یوں لگتا ہے جیسے بس ستانے کے لیے
اس نے آنکھیں بند کر لی ہیں زباں خاموش ہے
اس کو کیا معلوم اس کی دفعتاً اس موت سے
مہرباں ہے غمزدہ نامہرباں خاموش ہے
جس نے اپنی جان دے دی طبِ مشرق کے لیے
آج وہ حاذقِ نکتہ داں خاموش ہے
پاک طینت نیک خصلت کم سخن خدمت گزار
اتنا پیارا شخص کیوں اللہ میاں خاموش ہے
آہ میں تاریخِ رحلت اور فطرت کیا لکھوں
جب مرے گھر کا ہر اک پیر و جواں خاموش ہے
ایک بھائی ایک ساتھی ایک شاعر اک ادیب
ـــ
۱
بے مثالی وہ انیسِ مہرباں خاموش ہے
۱ + ۱۹۸۵
۱۹۸۶ع

از پروفیسر سراج احمد علوی کاکوروی مدظلہ

نثار احمد طبیبِ بے مثالے ادیب و شاعرِ شیرین بیانے
چہ ساقی جرعہ بخش کیف آور پئے تشنہ لباں را زلالے
برائے نا امیداں فرحت آسا برائے ناخوشاں عیسیٰ پیامے
چھپا کردہ علاج لا علاجاں بہ دریا شد مبدل ہر سرابے
چو کرد آہنگ رفتن جان پاکش ندا آمد کہ اے عالی مقامے
بیا جا کن قرینِ ابّ اکرم چو مہتابے قرین ماہ تابے

۷۰

۱۳۳۶ + ۷۰
۱۴۰۶ھ

تاریخ پیدائش
۱۹ مارچ ۱۹۲۱ء

تاریخ وفات
۲۷ جولائی ۱۹۸۶ء

حکیم نثار احمد علوی کاکوروی کے سرہانے ان کے والدِ محترم حکیم محمد بشیر علی علوی محوِ خوابِ ابدی ہیں - وہ اپنے زمانے کے طبیبِ حاذق تھے- قیامِ پاکستان کے بعد موصوف کراچی تشریف لے آئے لیکن انھیں یہاں زیادہ عرصہ زندہ رہنا نصیب نہ ہوا - انھی کے لوحِ مزار پر قیس کاکوروی کے علاوہ حکیم نثار احمد علوی کا کہا ہوا مرثیہ اور قطعہ' تاریخ مرقوم ہے - جس سے اس کتبے کی اہمیت دہ چند ہو گئی ہے - کتبے پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸۶

خلوت گاہِ فخرِ طب

۱۹۵۳ء

مولوی حکیم سید محمد بشیر علی علوی کاکوروی

آف بشیر علی علوی و طبیب و صوفی
پیکرِ علم و عمل صاحبِ ذوق دل خواہ

Marfat.com

گھر سے جب پانچ برس پہلے ہوئے تھے رخصت
دل یہ کہتا تھا کہ آئیں گے نہ واپس واللہ
بست و ہشتم مہ اپریل تھی تیرہ شعبان
کہ کراچی سے وہ جنت کو سدھارے ناگاہ
از ازل تا بہ ابد قیس ہے ان کو حاصل
دست و دامان علی انور شاہ ذی جاہ
عیسوی جلوہ مستانہ باغ فردوس
۱۹۵۳ء
سال ہجری لکھو "لاریب رضینا باللہ"
۱۳۷۲ھ

قیس کاکوروی

دفن ہیں یاں وہ حکیم باصفا
صاحب دل صاحب فقر و غنا

جن کو بخشا تھا کرم کے ساتھ ساتھ
خالق کونین نے دست شفا

ہر نفس لب پر رہا جن کے درود
ہر گھڑی صلی علٰی صلی علا

یعنی یہ تھے وہ بشیر نیک خو
مرد مومن پیکر صبر و رضا

سال رحلت ہے یہ والد کا نثار
قبلہ گاہ من غلام اولیاء
۱۳۷۲ھ

حکیم نثار احمد علوی

Marfat.com

چوہدری نبی احمد سندیلوی کی قبر سے جانب ِ قبلہ پانچ میٹر کے فاصلے پر ایک جانی پہچانی ادبی شخصیت مرزا جسیم بیگ چغتائی محو ِ خواب ِ ابدی ہیں - انھیں زیادہ عرصہ پاکستان میں رہنا نصیب نہیں ہوا - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرزا جسیم بیگ چغتائی

۱۶ نومبر ۱۹۵۰ء بروز جمعرات

بمطابق ۵ صفر ۱۳۷۰ھ

بے خبر پہچان لے دنیا اسی کا نام ہے
شورش ِ ہستی سکوت ِ موت کا پیغام ہے

چوہدری نبی احمد سندیلوی کی ابدی آرام گاہ سے چالیس میٹر جانب ِ شمال شیخ نذیر احمد مالک تاج آفس بمبئی و کراچی محو ِ خواب ِ ابدی ہیں - ان کا انتقال قیام ِ پاکستان کے جلد بعد ایک ہوائی حادثے میں ہوا - ان کے ساتھ بہت سے کتابت شدہ مسودے بھی تلف ہو گئے ، جن میں "آب کوثر" مؤلفہ شیخ محمد اکرام کا مسودہ بھی تھا - اس کا ذکر "آب ِ کوثر" کے دیباچے میں موجود ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

۷۸۶

شیخ نذیر احمد

مالک کتب خانہ تاج آفس

بمبئی و کراچی

۲۷ دسمبر ۱۹۴۷ء بوقت شب ½ ۷ بجے ملک کا یہ نوجوان اور بلند حوصلہ ناشر کامرانی اور عروج کی منزلیں تیزی سے طے کر رہا تھا کہ

Marfat.com

دفعۃً طیارہ کے ایک ہولناک حادثہ میں اپنے معصوم بچوں سوگوار بیوی اور غم نصیب دوستوں اور عزیزوں کو تڑپتا ہوا چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

مرزا جسیم بیگ چغتائی کی قبر سے جانبِ قبلہ بیس میٹر کے فاصلے پر افغانستان کے شاہی خاندان کے ایک فرد عبدالرحیم خان استراحت فرما رہے ہیں۔ افغانستان میں گذشتہ صدی میں کئی سیاسی انقلاب آئے جن کی وجہ سے سدو زئی اور بارک زئی حکمرانوں کے اہل خانہ کو برطانوی ہند میں پناہ لینا پڑی۔ بہت سے شہزادے اور شہزادیاں لدھیانہ، سرہند، لاہور اور دوسرے شہروں میں مدفون ہیں۔ عبدالرحیم خان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت کندہ ہے۔

یا اللہ — یا محمدؐ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آرامگاہ خلد آشیاں مرحوم و مغفور

سردار عبدالرحیم خان پسر شہزادہ سردار

عبدالرحمٰن خان مرحوم نواسہ اعلیٰ حضرت

امیر شیر علی خان سابق فرمانروائی

دولتِ خداداد افغانستان بعارضہ

بند شدن حرکتِ قلب بعمر ۵۴ سال

بجوار رحمتِ حق پیوست شد

یوم جمعہ ۳ تاریخ ماہ مارچ ۱۹۵۰ع

بوقت ۷ بجے شام

انا للہ و انا الیہ راجعون

Marfat.com

مسجدِ محبوب سے جانبِ قبلہ دھوبی گھاٹ کی جانب چلیں تو بائیں ہاتھ ایک چار دیواری کے باہر "مخصوص قبرستان عائشہ باوانی" کا بورڈ نصب ہے۔ اس احاطے کے اندر گنتی کی چند قبریں ہیں۔ عائشہ باوانی مرحومہ ایک صنعتکار خاندان کی فرد تھیں۔ وہ اپنی سماجی خدمات کے لیے مشہور تھیں۔ انھوں نے شارع فیصل پر عائشہ باوانی کالج برائے طالبات اور عائشہ باوانی کالج برائے طلبہ کے نام سے ایک شاندار عمارت تعمیر کروائی ہے۔ اس نیک دل خاتون کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
کل نفس ذائقۃ الموت

مرحومہ بیگم عائشہ باوانی
زوجہ احمد ابراہیم باوانی
تاریخ وفات
۴ ذیقعدہ ۱۳۸۰ھ
مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۶۱ء

مرحومہ بیگم عائشہ باوانی کے پہلو میں ان کے شوہرِ نامدار احمد ابراہیم کی قبر ہے۔ مرحوم کا تعلق کاٹھیا واڑ کے مشہور شہر جیت پور سے تھا۔ کراچی میں اس شہر کے میمنوں کی جماعت بڑے سماجی کام کر رہی ہے۔ موصوف کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
کل نفس ذائقۃ الموت

مرحوم احمد ابراہیم باوانی
کاٹھیا واڑ والے
پیدائش جیت پور
تاریخ وفات ۱۳ مارچ ۱۹۶۶ء بروز اتوار
رنگون میں فوت ہوئے
عمر ۸۴ سال
دفن کیے گئے ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء بروز جمعہ کراچی

Marfat.com

سیٹھ احمد ابراہیم کے پہلو میں جانب قبلہ ان کے فرزند ارجمند الحاج ابراہیم احمد کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ موصوف نے اپنے نیک دل والدین کے شروع کردہ منصوبوں کو کامیاب بنایا ۔ ان کی سماجی خدمات ناقابل فراموش ہیں ۔ اس مخیر بزرگ کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

۷۸۶

مرقد

جناب الحاج ابراہیم احمد باوانی مرحوم

تاریخ پیدائش ۲۳ دسمبر ۱۹۲۶ء (رنگون)

تاریخ وفات ۲۸ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ (کوالالمپور)

مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۸۲ء بروز پیر

مدفون بدھ ۱۷ نومبر ۱۹۸۲ء

عائشہ باوانی قبرستان سے ذرا آگے بڑھیں تو سڑک کے دونوں جانب مسلم مارواڑی سلاوٹہ جماعت کا قبرستان شروع ہو جاتا ہے ۔ سڑک کے دائیں جانب والا قبرستان جہاں ختم ہوتا ہے وہیں خاموش کالونی اور میانوالی کالونی کی آبادی شروع ہوتی ہے ۔ دائیں ہاتھ قبرستان کی دیوار ہے اور بائیں ہاتھ رہائشی مکانات ہیں ۔ اسی گلی میں اندازاً ستر میٹر چلنے کے بعد دائیں ہاتھ ایک چار دیواری کے اندر ایک قبر نظر آتی ہے ۔ صاحب قبر مولوی عبدالمتین ہیں ۔ مرحوم سلہٹ کے قصبے بہادیسور کے رہنے والے تھے ۔ انہوں نے تحریک خلافت میں بڑی سرگرمی دکھائی ۔ جب آسام میں سر سعد اللہ وزیر اعلیٰ بنے تو انہوں نے مولوی عبدالمتین کو اپنی کابینہ میں شامل کر لیا ۔ مرحوم پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے رکن تھے ۔ وہ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لیے کراچی آئے ہوئے تھے کہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۸ء کو اچانک ہی ان کا انتقال ہوگیا ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

Moulvi Abdulmatin
Choudhry
of
Bhadeswar-Sylhet
E. Pakistan

(یہی عبارت بنگالی زبان میں بھی لکھی ہوئی ہے ۔ شاید تاریخ اور سن اسی زبان میں مرقوم ہو) ۔

Marfat.com

قبرستانِ میوہ شاہ کا ایک احاطہ "نور باغ" کے نام سے موسوم ہے جو صرف داؤدی بوہروں کے لیے وقف ہے - یہ اس قبرستان میں سب سے زیادہ صاف اور سرسبز خطہ ہے - اس قبرستان کی شمالی دیوار کے ساتھ مشہور بینکار اور ماہر امورِ مالیات حاتم ، اے ، علوی کی قبر ہے - کلفٹن کے علاقے میں ایک سڑک بھی ان کے نام سے موسوم ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

حاتم اے علوی

Hatim A. Alavi

Born 20-10-1898,

5th Jamadi-ul-Akhar 1316

Died 26-1-1976

25th Moharram 1396.

ان کی قبر کے تعویذ پر جانبِ قبلہ سورہ حٰم سجدہ کی یہ آیت بغایت خوشخط مرقوم ہے :

نحن اوٓ لیٰو کم فی الحیٰوۃ الدنیا و الآخرۃ ولکم

اور بقیہ آیت جانبِ مشرق یوں کندہ ہے :

فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ما تدعون - نزلا من غفور رحیم -

ان کی قبر سے جانبِ قبلہ ان کی اہلیہ صفیہ بائی کی آخری آرام گاہ ہے - ان کا انتقال ۵ جنوری ۱۹۸۱ع کو ہوا تھا -

---

حاتم اے علوی کی قبر سے جانبِ جنوب چند قدم کے فاصلے پر اختر حسین کی ابدی آرام گاہ ہے - انھوں نے علی گڑھ اور کیمبرج میں تعلیم پائی اور ۱۹۲۶ع میں انڈین سول سروس میں شامل ہوئے - انھوں نے سالہا سال تک محکمۂ تعلیم، محکمۂ مال اور محکمۂ صحت میں خدمات انجام دیں - مرحوم پنجاب کے فنانشل کمشنر اور وفاقی حکومت میں سیکریٹری وزارتِ دفاع بھی رہے - ۱۹۵۷ع تا ۱۹۶۰ع موصوف مغربی پاکستان کے گورنر رہے - آخری ایامِ حیات میں وہ انجمن ترقیٔ اردو پاکستان کے صدر تھے - ان کی قبر کے تعویذ پر جانبِ شمال یہ عبارت مرقوم ہے :

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اختر حسین

سابق گورنر مغربی پاکستان

ولد میاں بھائی ولد عبدالحسین

پیدائش ۲۶ ربیع الاول ۱۳۲۲ھ

مطابق ۱ مارچ ۱۹۰۲ع

وفات ۴ شوال ۱۴۰۳ھ

مطابق ۱۵ جولائی ۱۹۸۳ع

بروز جمعہ

Marfat.com

Marfat.com

قبرستانِ لالو کھیت

تین ہٹی سے لیاقت آباد جاتے ہوئے لیاری ندی کا پل عبور کرنے کے بعد ایک فرلانگ طے کرکے بائیں جانب مڑ جایے - سامنے گلی کی نکڑ پر ایک خوشنما مسجد نظر آتی ہے - اس مسجد کے عقب میں لالوکھیت کا قبرستان ہے - قیامِ پاکستان کے بعد مہاجر اسی علاقے میں آباد ہوئے تھے اس لیے ابتدائی چند سالوں میں فوت ہونے والی کئی نامور ہستیاں یہاں دفن ہیں -

اس قبرستان میں یار محمد ولد قادر بخش (م۱۳۳۶ھ) ، در جان ابن ابراہیم (م ۱۳۰۱ھ) ، فاطمہ بنت عبداللہ (م ۱۳۰۵ھ) اور ایمنہ (م ۱۳۱۲ھ) کی خستہ حال قبریں بھی موجود ہیں جس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ یہ بھی کراچی کا ایک قدیم قبرستان ہے -

Marfat.com

قبرستان لالو کھیت میں اگر مسجد کی جانب سے داخل ہوں تو جانبِ جنوب مغرب تیس میٹر کے فاصلے پر خان صاحب جواہر خان کی قبر نمایاں نظر آتی ہے۔ اگر علی گڑھ ریلوے اسٹیشن سے یا پرانے شہر سے یونیورسٹی کی طرف جائیں تو راستے میں اجمل خان طبیہ کالج کے بالمقابل گورنمنٹ آف انڈیا پریس کی شاندار عمارت نظر آتی ہے۔ اس پریس میں سرکاری اسٹیشنری چھپتی ہے۔ مرحوم اس پریس کے اسسٹنٹ منیجر تھے اور اہالیان علی گڑھ ان سے خوب متعارف ہیں۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ　　　　یا محمدؐ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آرام گاہ

خان صاحب جواہر خان

ریٹائرڈ اسسٹنٹ منیجر

گورنمنٹ آف انڈیا پریس

علیگڑھ

تاریخ وفات

۷ جنوری ۱۹۵۰ء بروز ہفتہ

مسجد کی جنوبی دیوار کے ساتھ ہمارے ایک لائق و فائق افسر سید تقدس علی محوِ خوابِ ابدی ہیں۔ ان کی زوجہ محترمہ انیس بانو (م ۶ جون ۱۹۶۴ء) اور والدِ بزرگوار سید تصدق علی ابن سید فدا علی بریلوی (م ۳۰ جنوری ۱۹۷۲ء) بھی ان کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔ ان کے لوح مزار کو سیم نے خراب کر دیا ہے۔ صرف اتنی عبارت پڑھی جا سکی ہے، باقی سیم کی نذر ہو گئی ہے:

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
کل نفس ذائقۃ الموت

سید تقدس علی
سابق سیکریٹری محکمہ دفاع پاکستان
ابن حاجی ماسٹر سید تصدق علی مرحوم

وفات ۲۴ شعبان ۱۳۹۳ھ
مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۷۳ع
عمر ۵۲ سال
(اس کے بعد اشعار ہوں گے جو مٹ چکے ہیں) -

سید تقدس علی کی ابدی آرام گاہ سے جانب جنوب مائل بہ مشرق بیس میٹر کے فاصلے پر حکیم منظور الزمان کی قبر ہے - مرحوم جبل پور سے ہجرت کرکے کراچی تشریف لائے تھے - ان کے والد بزرگوار عبدالرحیم بھی بڑے اونچے پایہ کے طبیب اور شاعر تھے - مذاق ان کا تخلص تھا - حکیم منظور الزمان کی قبر کا کتبہ عجائب گھر میں محفوظ کر لینے کے لائق ہے - اس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

۷۸۶
ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً

آہ بگذشت آں حکیم ابن حکیم
اسم تاریخیش منظور الزماں[1]
در کراچی باہمہ اہل و عیال
از جبل پور آمدہ ہجرت کناں
بود منظورِ حق منظورِ خلق
ہمدم و ہمراز جملہ دوستاں
والدش عبدالرحیم اعنی مذاق
آں طبیبِ حاذق و شیوا بیاں
ہم پسر ہم والدش در عصرِ خویش
در شرافت بے عدیل اندر زماں

---

۱ - ۱۳۲۵ھ

"پاکباز و پاک منظور الزماں"
۱۳۸۷ھ
"داخلِ خلدِ بریں شادی کناں"
۱۹۶۷ء

۱۲ ربیع الآخر ۲۱ جولائی

جواہر خان کی قبر سے دس میٹر جانبِ قبلہ قطب مسجد شملہ کے خطیب مولانا سید عبدالغنی کی ابدی آرام گاہ ہے - جو حضرات قیامِ پاکستان سے قبل گرمیاں گزارنے کے لیے شملہ جایا کرتے تھے ، وہ مرحوم سے خوب متعارف ہیں - انھیں کراچی کی آب و ہوا راس نہ آئی اور یہاں آنے کے جلد بعد ہی وہ اللہ کو پیارے ہو گئے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸۶

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرقد

الحاج حافظ سید محمد عبدالغنی صاحب

خطیب مسجدِ قطب شملہ

تاریخ وفات ۲۰ محرم الحرام ۱۳۶۹ھ

مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۴۹ء

التجا

دعائے مغفرت عاصیاں بھی کر لیجے
یہ کارِ خیر ہے اس سے در گذر نہ کیجے
کرم کیا ہے اگر یادگار بیکس پر
اٹھا کے ہاتھ ذرا فاتحہ بھی پڑھ لیجے

Marfat.com

خانصاحب جواہر خان کی قبر سے پندرہ میٹر جانب جنوب مؤرخ شہیر شمس العلماء مولوی ذکا اللہ مرحوم کے فرزند ارجمند محمد رضا اللہ کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ ان کا لوح مزار کتابی شکل کا ہے ۔ پہلے صفحے پر یہ عبارت کندہ ہے :

۷۸۶

مرقد ھذا

محمد رضا اللہ صاحب

خلف

خان بہادر شمس العلماء مولوی ذکا اللہ صاحب دہلوی[۱]

وصال رات ۱۱ اپریل ۱۹۳۹ع

منجانب حامد اللہ

دوسرے صفحے پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد الرسول[۲] اللہ

اللھم صلی علی سید نا و مولینا محمد فی الملاء الاعلی

الی یوم الدین

رضا اللہ دہلوی کی قبر سے جانب جنوب مغرب پچیس میٹر کے فاصلے پر جامعہ عثمانیہ کے فرزند گرامی قدر اور دکن کے نامور صحافی محمد حبیب اللہ رشدی کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ ان کے لوح مزار پر ان کا تعارف ان الفاظ میں کرایا گیا ہے :

---

۱ ۔ مولوی ذکا اللہ دہلوی (م ۱۹۱۰ع)، نئی دہلی میں مدینہ ہوٹل کے بالمقابل حضرت عبدالسلام چشتی کی درگاہ میں مدفون ہیں ۔

۲ ۔ کلمہ طیبہ میں الرسول کی جگہ رسول ہونا چاہیے ۔ واحسرتا ! شمس العلماء مولوی ذکا اللہ کے پوتے حامد اللہ کلمہ بھی صحیح نہیں لکھ سکے ۔

Marfat.com

۷۸۶

یا اللہ

یا محمدؐ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

محمد حبیب اللہ رشدی ایم اے عثمانیہ

مؤسس روزنامہ نظام گزٹ حیدر آباد دکن

ولد عبداللہ خان

تاریخ پیدائش ۱۹۰۲ء

تاریخ وفات ۲۷ جنوری ۱۹۶۹ء

انا للہ و انا الیہ راجعون

اگر اس قبرستان میں شمالی جانب سے بابِ وارثی کے ذریعے داخل ہوں تو بائیں ہاتھ مشہور موسیقار امراؤ بندو خان کی قبر دکھائی دیتی ہے - ان کا موسیقی کے دہلی گھرانے کے ساتھ تعلق تھا - وہ پہلے سارنگی بجایا کرتے تھے بعد ازاں وہ گانے لگے - ریڈیو پاکستان لاہور کے میوزک سیل کے سربراہ شیخ مسعود صاحب کے بقول وہ خوب گاتے تھے اور ان کی فنِ موسیقی پر بڑی گہری نظر تھی - انھیں تمغۂ حسن کارکردگی بھی ملا تھا - ان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت درج ہے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آستاد امراؤ بندو خان

صدارتی تمغۂ حسن کارکردگی

ولد بابائے موسیقی آستاد بندو خان صاحب مرحوم

عمر ۵۳ سال

۳ اکتوبر ۱۹۷۹ء مطابق ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ

بروز جمعرات بوقت ۱۱ $\frac{1}{2}$ بجے صبح اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے رحلت فرما گئے -

Marfat.com

قطعہ تاریخ وفات

آہ اُستاد امراؤ بندو خان مرحوم

فخر موسیقی و نوا ایجاد　　روزِ رحلت ہے چوتھی اکتوبر
دل سے مٹتی نہیں ہے ان کی یاد　　لکھ دو مرحوم کی لحد پر رئیس
سال ہے "نوبتِ غمِ اُستاد"
۱۹۷۹ع

از جناب رئیس امروہوی

کراچی کے بیشتر قبرستانوں میں مچھلی شہر کے علماء ، فضلاء اور شعراء کی قبریں موجود ہیں - اس قبرستان میں بھی ہادی مچھلی شہری اور حیدر مچھلی شہری محوِ خوابِ ابدی ہیں - امراؤ بندو خان کی قبر سے جانب مشرق حیدر مچھلی شہری کی قبر ہے - حیدر مرحوم غالب کے شاگرد عبدالرزاق شاکر کے پڑپوتے ہوتے ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سید محمد حیدر مہدی

حیدر مچھلی شہری

تاریخ ولادت ۹ اگست ۱۹۲۶ع

تاریخ وفات ۱۳ جنوری ۱۹۶۰ع

زمانہ یاد کرے یا صبا کرے خاموش
ہم اک چراغ محبت جلائے جاتے ہیں

حیدر مچھلی شہری

حیدر ، عبدالرزاق شاکر شاگرد غالب کے پڑپوتے تھے -

قبرستان کی وہ سڑک جو بابِ وارثی پر جاکر ختم ہوتی ہے ، اس کے کنارے نامور قانون دان اور اقوام متحدہ میں پاکستان کے نمائندے سید نسیم حیدر محوِ خوابِ ابدی ہیں - ان کا پورا تعارف ان الفاظ میں لوح مزار

Marfat.com

پر کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل نفس ذائقۃ الموت

اللہ

محمد

علی

فاطمہ

حسن

حسین

آہ سید نسیم حیدر (ایڈووکیٹ)

ممتاز سیاستدان و قانون دان سید نسیم حیدر ابن سید جلال الدین احمد مرحوم جو کہ اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی کرتے ہوئے ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۰ع بروز بدھ نیو جرسی (امریکہ) میں ٹریفک کے ایک المناک حادثہ میں ہم سے جدا ہوگئے۔

التماس : مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے ایک بار سورۂ فاتحہ۔

تاریخ وفات ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۰ع

بمطابق ۴ ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ

بروز بدھ

وہ ایک شجر تھا کہ سائے میں جس کے لوگ پلے
وفا کا چاند تھا جو چھپ گیا زمیں کے تلے

سید نسیم حیدر کی قبر سے قریب ہی مشہور شاعر جمیل سیوہاروی کی ابدی آرام گاہ ہے۔ سیوہارہ ضلع بجنور کا وہ مردم خیز قصبہ ہے جہاں مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی، ڈاکٹر ریاض الاسلام، ظہور الحسن ناظم، حافظ محمد ابراہیم اور عبدالصمد صارم جیسی ہستیاں پیدا ہوئیں۔ مولانا سعید احمد اکبر آبادی کی والدہ محترمہ کا تعلق بھی سیوہارہ سے تھا۔ جمیل مرحوم کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

Marfat.com

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرقد

حضرت محمد جمیل الرحمٰن جمیل سیوہاروی

بن

حافظ خلیل الرحمٰن سلمہم الرحمٰن فی الآخرہ

اک شعر کہہ رہا ہوں انجام آدمی پر
پیشِ نظر جمیل اب اقلیم لامکاں ہے

ولادت : سیوہارہ — وفات : کراچی

۱۰ مارچ ۱۹۰۹ء — ۳ ۱ گست ۱۹۵۶ء

نا گہاں پسر خلیل بمرد
یا شخصے خوئے جمیل بمرد [۱]

جمیل سیوہاروی کی قبر سے جانب جنوب مائل بہ مشرق پچاس میٹر کے فاصلے پر حسرت لکھنوی کی قبر ہے - اس تخلص کے دو شاعر ہوئے ہیں - ایک حسرت لکھنوی تمیذ آرزو لکھنوی تھے جو فلمی کہانیاں لکھا کرتے تھے - ان کا انتقال ۲۲ دسمبر ۱۹۶۹ء کو لاہور میں ہوا تھا - دوسرے سید عظمت علی حسرت لکھنوی کراچی میں دفن ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بنیاد تربت

سید عظمت علی مرحوم

ولد سید عیوض علی مرحوم

تاریخ وفات

۱۳ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ

مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء

---

۱ - مصرع ثانی سے سن وفات ۱۹۵۶ء برآمد ہوتا ہے -

Marfat.com

حسرت لکھنوی جہاں سے گئے
آج اہل جناں[1] میں ہیں شامل
شاعر خوش بیاں طبیعت بھی تھے
اور دونوں ہی فن میں تھے کامل
خاص رحمت سے اپنی اے اللہ
ان کو باغ جنا (کذا) میں کر داخل
سال رحلت یہ اصطفا نے لکھا
"قبر عظمت علی صاحب دل"
۱۹۵۶ ع

سڑک کے ذریعے علی گڑھ سے دہلی جاتے ہوئے راستے میں سکندر آباد پڑتا ہے - قاضی سعید الدین احمد، سابق صدر شعبۂ جغرافیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور اور ہر گوپال تفتہ یہیں کے رہنے والے تھے - حسرت لکھنوی کی قبر سے جانب جنوب مشرق آٹھ میٹر کے فاصلے پر قاضی محمد مسعود عالم سکندر آبادی کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت درج ہے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کل من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک
ذوالجلال والاکرام
آخری آرام گاہ
حکیم قاضی مولوی محمد مسعود عالم صاحب مرحوم و مغفور
ولد حکیم قاضی مولوی محمد افضل عالم صاحب
مرحوم و مغفور
طبیب شاہی ، قاضیٔ شہر و اعزازی مجسٹریٹ
سکندر آباد ضلع بلند شہر یو پی بھارت
عمر ۷۰ سال

۱ - سنگ تراش نے جناں کو نناں بنا دیا ہے اور جہاں جناں ہونا چاہیے تھا وہاں جنا کھود دیا ہے -

Marfat.com

تاریخ وفات ۲۹ رجب المرجب ۱۳۸۸ھ
مطابق ستمبر ۱۹٦۸ء بروز منگل
بوقت $\frac{1}{2}$ ۲ بجے شب
رب اغفر و ارحم و انت خیر الراحمین

حضرت سید احمد شہید (م ۱۸۳۱ء) اور مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کے وطن مالوف رائے بریلی سے بنارس جاتے ہوئے ۲۹ کلو میٹر کے فاصلے پر جائس واقع ہے جو ملک محمد جائسی صاحبِ ''پدماوت'' اور مانی جائسی کا وطن مالوف ہے ۔ اسی قصبے کے ایک شاعر ابو محمد جائسی بھی تھے جو حافظ تخلص کرتے تھے ۔ قیام پاکستان کے بعد موصوف کراچی چلے آئے اور یہیں پیوند خاک ہوئے ۔ ان کی قبر حسرت لکھنؤی کی قبر سے چالیس میٹر جانب مشرق واقع ہے ۔ لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸٦
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
آرام گاہ
(حافظ) ابو محمد جائسی
ولد ولی محمد
عمر ۷٦ سال
جمعرات ۲۲ مارچ ۱۹۷۳ء
مطابق ۱۷ صفر ۱۳۹۳ھ
وقت $\frac{1}{4}$ ۷ بجے شب

آہ یونہیں تڑپ رہی بعد فنا اگر میری
پیٹھ لگے گی کس طرح دیکھنا ہے مزار میں

آئے وہ نہ حل ہوئیں نزع کی مشکلیں
روح بھی آ کے رک گئی دیدۂ انتظار میں

(حافظ)

Marfat.com

ابو محمد جائسی کی ابدی آرام گاہ سے قریب ہی جناب فیاض الدین اکبر آبادی محو خواب ابدی ہیں - مرحوم نقشبندی سلسلہ تصوف میں صاحب مجاز تھے - ان کے مزار کا کتبہ اس لحاظ سے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ اس پر جناب حامد حسن بچھرایونی کی کہی ہوئی تاریخ کندہ ہے - کتبے پر درج پوری عبارت یوں ہے :

۷۸۶

ہو اللہ وہاب غفور

۱۳۷۷ھ

وفات ۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ع مطابق ۵ جمادی الثانی

۱۳۷۷ھ روز جمعہ

"لحد محترم فیاض الدین اکبر آبادی"

۱۹۵۷ع (آگرہ)

حضرت مولانا سید شاہ محمد اکبر نقشبندی دانہ پوری سے بیعت اور حضرت سید شاہ محمد حسن ابو العلائی کے خلیفہ مجاز تھے -

ذو فضل علی العٰلمین

سورہ ۱۹۵۷ع بقرہ

محترم فیاض صاحب پاک باطن نیک دل
ہیں غم دنیا سے چھٹ کر راحت فردوس میں
بوالعلائی صاحب خلق و کرم ہر دل عزیز
واہ کیا ہستی لکھی تھی قسمت فردوس میں
قادری نے سال رحلت اور تربت کے لیے
لکھ دیا وہ "قصر پائیں جنت فردوس میں"

۱۳۷۷ھ

وارثی سلسلہ تصوف سے وابستہ فقراً میں بہت سے شعرا پیدا ہوئے ہیں، جن کے اگر نام لکھنا شروع کریں تو ایک دفتر تیار ہو جائے - قبرستان لالو کھیت میں کئی وارثی بزرگ دفن ہیں بلکہ اس قبرستان کا ایک دروازہ ہی "باب وارثی" کے نام سے موسوم ہے - جناب فیاض الدین اکبر آبادی کے مزار

Marfat.com

سے بیس میٹر جانب جنوب احمد علی وارثی المتخلص بہ شعلہ لکھنوی کی ابدی آرام گاہ ہے[1] - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸٦
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اب آئے ہو تو فاتحہ پڑھ لو
آج زیر مزار ہم بھی ہیں
حافظ احمد علی شعلہ وارثی لکھنوی
وفات ۱۸ صفر ۱۳۹۳ھ بروز جمعہ
صبح ٦ بجے مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۷۳ع

قبرستان کے وسط میں ایک قد آدم چار دیواری کے اندر مشہور شاعر ہادی مچھلی شہری کی قبر ہے - ان کا مجموعۂ کلام "صدائے دل" کے عنوان سے حیدر آباد سے طبع ہو چکا ہے - اس چار دیواری کے اندر مزید دو تین قبروں کی گنجائش ہے اس کے باوجود ان کی اہلیہ جمیلۃالنساء بیگم کلفٹن کے قبرستان میں محترمہ شیریں جناح کے قدموں میں مدفون ہیں - ہادی مچھلی شہری کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ **یا محمد**

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سید محمد ہادی مچھلی شہری
تخلص ہادی مچھلی شہری
تاریخ وفات ۲۵ اکتوبر ۱۹٦۱ع

اک کھلونا ٹوٹتے جس کو نہیں لگتی ہے دیر
زندگی کیا ہے فقط ترکیب آب و گل کی بات
عہد پیری تک تھیں جتنی منزلیں سب آ گئیں
رہ گئی ہے اب تو ہادی آخری منزل کی بات

---

۱ - وارثی مرحوم کی قبر بڑی خستہ حالت میں ہے - اگر مناسب دیکھ بھال نہ کی گئی تو بہت جلد اس کا نشان بھی مٹ جائے گا -

Marfat.com

علامہ رضا علی وحشت کلکتوی کی ایک بیٹی عائشہ ، مشہور شاعر ہادی مچھلی شہری کی قبر سے جانب جنوب بیس میٹر کے فاصلے پر محوِ خواب ابدی ہے - ان کی بہن رضیہ بھی اسی قبرستان میں آسودۂ خاک ہے - عائشہ کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے ، اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

۷۸۶

مسز عائشہ رشید

بنت وحشت کلکتوی

وفات

۲۶ جولائی ۱۹۶۳ء بروز اتوار

مقام پیدائش کلکتہ

نیک سیرت نیک نیت نیک دل
تھیں شرافت میں وہ آپ اپنی مثال
اے خداوند تعالیٰ اے کریم
داخل فردوس ہو جائے یہ خوش خصال

اس قبرستان کے عین جنوب مشرق کونے میں چند خستہ حال قبروں کے درمیان مشہور سیاسی کارکن اور مؤرخ اللہ بخش یوسفی کی بھی قبر ہے - مرحوم تاریخ کشمیر ، یوسف زئے افغان ، تاریخ آزاد پٹھان اور "سرحد اور جد و جہد آزادی" جیسی گراں قدر کتابوں کے مصنف ہیں - اگر ان کی قبر کی مناسب دیکھ بھال نہ کی گئی تو چند سال بعد اس کا نشان بھی باقی نہیں رہے گا - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

۷۸۶

گوشۂ سکون

اس تودۂ خاک میں بیسویں صدی کے ایک عظیم المرتبت اور مثالی صحافی کا مدفن ہے - جس کی لازوال تقریروں اور تحریروں کے نقوش ہر دور کی صحافت و سیاست میں جگمگاتے رہیں گے -

جناب اللہ بخش یوسفی

سابق سیکریٹری آل انڈیا خلافت کمیٹی

سن پیدائش
۲۵ دسمبر ۱۹۰۰ء
پشاور

سن وفات
۱۳ مارچ ۱۹۶۸ء
کراچی

Marfat.com

اللہ بخش یوسفی کی قبر سے جانب شمال مشرق آٹھ میٹر کے فاصلےپر مشہور شاعر قیس سہارنپوری کا مرقد ہے ۔ کراچی کے قبرستانوں میں ان کی کہی ہوئی تاریخہای وفات کئی کتبوں پر کندہ ہیں ۔ ان کے اپنے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ   یا محمدؐ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مزار مبارک

حضرت قیس سہارنپوری

آپ پاکستان کے مشہور اور ہر دل عزیز شاعر تھے ۔ آپ کا موٹر رکشہ کے ایکسیڈنٹ سے انتقال ہوا ۔

تاریخ وفات ۵ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ

مطابق ۸ اگست ۱۹۷۱ع بروز اتوار

اے قیس میری قبر کسی کی عطاء نہیں
دے کر متاع زیست ملا ہے یہ گھر مجھے

ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری (م ۱۹۱۸ع) کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ پہلے فاضل ہیں جنھوں نے اہل علم کی توجہ مرزا غالب کی طرف مبذول کرائی ۔ ان کے خیال میں برعظیم پاک و ہند میں دو ہی کام کی کتابیں لکھی گئی ہیں : وید مقدس اور دیوانِ غالب ۔ انھوں نے "محاسنِ کلام غالب" کے عنوان سے اپنی ایک علمی یادگار چھوڑی ہے ۔ قیام پاکستان کے بعد ان کا اکلوتا بیٹا محمد فاتح فرخ کراچی چلا آیا ۔ اس نے "باقیاتِ بجنوری" کے عنوان سے اپنے والد مرحوم کے مضامین مرتب کرکے دو جلدوں میں طبع کرائے ۔ اہل علم اس نوجوان فاضل سے بڑی امیدیں لگائے بیٹھے تھے لیکن اجل نے اسے مہلت نہ دی ۔ اس کی قبر اللہ بخش یوسفی کی آخری آرام گاہ سے جانب قبلہ تیس میٹر کے فاصلے پر لب سڑک واقع ہے ۔ قبر کے سرہانے نصب کتبے پر یہ عبارت منقوش ہے :

Marfat.com

کل من علیها فان

آرام گاہ

محمد فاتح فرخ مرحوم خلف ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری مرحوم

وفات ۲۲ دسمبر ۱۹۵۲ع بعمر ۳۶ سال

غفور

غضب ہم پہ توڑا ہے اجل نے | محمد فاتح ہے دنیا سے رخصت
ہوا ہے موت سے اس نوجواں کی | عزیز و اقربا کو غم نہایت
شریک زندگی رضیہ ہے بیتاب | گوارا کر سکے کیونکر یہ فرقت
تڑپتی رہ گئی ماں جائی سردار | خدا دے صبر کی ان سب کو طاقت
طفیل سید ابرار اس کو | عطا اللہ سے ہو قصر جنت
یہ بیدل زائران نیک دل کو | بتا دو ہے "یہی فرخ کی تربت"

۱۹۵۲ع

علامہ رضا علی وحشت کلکتوی بلاشبہ موجودہ صدی کے ربع ثانی میں بنگال میں اردو زبان کے سب سے بڑے شاعر تھے۔ ان کا شمار اساتذۂ فن میں ہوتا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد وحشت کلکتے سے ڈھاکہ چلے گئے تھے اور وہیں ۱۹۵۶ع میں پیوند خاک ہوئے۔ ان کے اہل خانہ اغلباً سقوط ڈھاکہ کے وقت کراچی منتقل ہو گئے۔ وحشت کی دو بیٹیاں اس قبرستان میں دفن ہوئیں۔ ایک بیٹی رضیہ بیگم کی قبر جنوبی سڑک کے کنارے ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری کے فرزند محمد فاتح فرخ کے مرقد سے قریب ہے۔ اس پر جو کتبہ لگا ہوا ہے اس پر یہ عبارت مرقوم ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رضیہ بیگم

دختر وحشت کلکتوی

زوجہ

سرور حسین

تاریخ وفات ۱۹ شعبان ۱۴۰۳ھ

مطابق ۲۱ مئی ۱۹۸۳ع

بروز پیر

(عمر ۵۵ سال)

Marfat.com

قبرستان گلشنِ اقبال

سبزی منڈی سے کراچی یونیورسٹی کی طرف جاتے ہوئے اگر پہلی چورنگی سے بائیں ہاتھ مڑ جائیں تو دو فرلانگ کے بعد بائیں ہاتھ ایک قبرستان آئے گا۔ اسے اب گلشن اقبال کا قبرستان کہتے ہیں - گلشن اقبال ایک نئی آبادی ہے - اس لیے یہ قبرستان اسی آبادی کی طرف منسوب ہو گیا ہے۔ چند سال پہلے تک یہ ملک پلانٹ کا قبرستان کہلاتا تھا ۔

Marfat.com

گلشن اقبال کے قبرستان میں صدر دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی علامہ سید سلیمان ندوی رح کی اہلیہ محترمہ اور ڈاکٹر سید سلمان ندوی ، صدر شعبۂ علوم اسلامیہ ، ڈربن یونیورسٹی ، جنوبی افریقہ کی قبر پر نظر پڑتی ہے - آں محترمہ اپنے شوہر نامدار کی وفات کے بعد ۳۴ برس زندہ رہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فادخلی فی عبادی و ادخلی جنتی

مرقد

سلیمہ خاتون

زوجہ حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۲۱ھ

مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء

بمقام پارو (مظفر پور) بہار

وفات ۲۶ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ

مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۸۷ء

بروز جمعرات بمقام کراچی

محترمہ سلیمہ خاتون کی قبر سے جانب قبلہ بارہ میٹر کے فاصلے پر ندوۃ العلماء کے ایک نامور عالم مولانا حبیب احمد ندوی محو خواب ابدی ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مولانا حبیب احمد ندوی

ولد

شریف احمد عثمانی

تاریخ وفات ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

مطابق ۸ جولائی ۱۹۸۲ء

بروز جمعرات

Marfat.com

قبرستان گلشن اقبال میں داخل ہوتے ہی دائیں ہاتھ پہلی قبر تحریک آزادی کے مشہور رہنما مولانا محمد شفیع داؤدی کی رفیقۂ حیات زبیدہ خاتون کی ہے۔ مرحومہ تحریک آزادی میں خواتین کے ہراول دستے میں "بی اماں" کے ساتھ تھیں۔ ان کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت کندہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زبیدہ خاتون

عمر ۸۵ سال

زوجہ مولانا محمد شفیع داؤدی

وفات ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

مطابق ۲۰ جون ۱۹۷۰ء

زبیدہ خاتون کی قبر سے دس میٹر کے فاصلے پر جانب قبلہ حسین شہید سہروردی کی صاحبزادی بیگم اختر سلیمان کی قبر ہے۔ مرحومہ سر شاہ محمد سلیمان کی بہو تھیں اور علم و ادب کے ساتھ انہیں بڑا لگاؤ تھا۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیگم اختر سلیمان

زوجہ

شاہ احمد سلیمان

بنت

حسین شہید سہروردی

سابق وزیراعظم پاکستان

پیدائش ۱۹۲۴ء

یوم وفات یکم اکتوبر ۱۹۸۲ء

بیگم اختر سلیمان کی قبر سے اندازاً بیس میٹر جانب جنوب مغرب لب سڑک ابراہیم جلیس کی قبر ہے۔ مرحوم روزنامہ جنگ کراچی میں مزاحیہ کالم لکھا کرتے تھے۔ انھوں نے دو ملک ایک کہانی، پتے کی بات، پبلک سیفٹی ریزر، آزاد غلام اور آسمان کے باشندوں جیسی کتابیں اپنی علمی یادگار چھوڑی

Marfat.com

ہیں - ان کے لوح مزار پر دونوں جانب عبارت کندہ ہے - باہر کی جانب یہ عبارت مرقوم ہے :

آخری آرام گاہ
اردو زبان کے ممتاز طنز و مزاح نگار
ابراہیم جلیس

اندر کی جانب یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ابراہیم جلیس
ولد
احمد حسن
تاریخ وفات
۱۲ ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ
مطابق ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۷ء
بروز بدھ

ابراہیم جلیس کی قبر سے جانب شمال چند گام کے فاصلے پر مشہور ادیب ، شاعر اور مؤرخ شفیق بریلوی ابدی نیند سو رہے ہیں - انھوں نے "محمد بن قاسم سے محمد علی جناح تک" اور تذکرہ شاعرات پاکستان جیسی کتابیں لکھی ہیں - ان کے علاوہ بریلوی صاحب نے حضرت شاہ نیاز احمد بریلویؒ کا دیوان بھی مرتب کیا ہے - ان کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت منقوش ہے:

یا اللہ
یا محمدؐ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللھم اغفرلی و ارحمنی و الحقنی بالرفیق الاعلیٰ
یا اللہ بخش دے مجھے اور رحم کر مجھ پر اور شامل کر مجھے اپنے اعلیٰ رفیقوں میں

شفیق بریلوی
ولادت ۲۰ اپریل ۱۹۲۲ء
وفات ۱۹ رمضان ۱۴۰۱ھ/مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۸۱ء

Marfat.com

آسودہ خواب ہے یہاں وہ عاشق
جس نے تمام عمر کری مدحت رسول ؐ
بخشش کو اس کی کافی ہے ارمغان نعت
نوری خدا ہو حامی ، مددگار ہو رسول ؐ (کذا)

شفیق بریلوی کی قبر سے پندرہ میٹر جانب شمال مغرب ایک گمنام مجاہد آزادی محمد یٰسین علی خان محو خواب ابدی ہیں - ان کی قبر قوم کی ناقدری اور احسان فراموشی کا گلہ کر رہی ہے - لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد یٰسین علی خان مرحوم ملیح آبادی

ولد

مقصود علی خان مرحوم

ایمن زئی

تاریخ ولادت ۱۰ اگست ۱۸۹۶ء

تاریخ وفات ۶ نومبر ۱۹۷۷ء

بیگم زبیدہ شفیع داؤدی کی قبر سے اندازاً پندرہ میٹر جانب جنوب مغرب مولانا شاہ محمد جعفر پھلواروی جیسی باغ و بہار شخصیت محو خواب ابدی ہے - مرحوم اسلام اور موسیقی ، کمرشل انٹرسٹ کی فقہی حیثیت اور پیغمبر انسانیت ؐ جیسی بلند پایہ کتابوں کے مصنف ، جامع مسجد کپورتھلہ کے امام و خطیب، ادارۂ ثقافت اسلامیہ لاہور کے رکن رکین اور شاہ محمد سلیمان پھلواروی ؒ کے فرزند ارجمند تھے - ان کے مزار پر جو کتبہ نصب ہے ، اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت مولانا شاہ محمد جعفر پھلواروی

ابن

حضرت مولانا شاہ محمد سلیمان قادری چشتی پھلواروی

تاریخ وفات ۴ جمادی الآخر ۱۴۰۲ھ

مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۸۲ء

Marfat.com

مولانا جعفر شاہ پھلواروی کے سرہانے مائل بہ قبلہ کراچی کے معروف ماہر تعلیم پروفیسر یحییٰ محمد سلام اللہ خان محو خواب ابدی ہیں ۔ ان کی قبر کے سرہانے؁ جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

یا اللہ

یا محمد ؐ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پروفیسر

یحییٰ محمد سلام اللہ خان

پیدائش ۱۰ نومبر ۱۹۲۶ء

وفات ۲۳ نومبر ۱۹۷۷ء

مطابق ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۹۷ھ

مولانا شاہ محمد جعفر پھلواروی کے مزار مبارک سے جانب مشرق چھ میٹر کے فاصلے پر بھوپال کے شاہی خاندان کے ایک فرد عبدالجبار خان کی قبر ہے ۔ ان؁ کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸۶

کل من علیہا فان

صاحبزادہ عبدالجبار خان

(عطے میاں)

از اخلاف نواب امراؤ دولہا بہادر

(سابق ریاست بھوپال)

تاریخ پیدائش ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۳۴ھ

مطابق ۲۱ جولائی ۱۹۱۶ء بروز جمعۃ المبارک

تاریخ وفات ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ

مطابق ۱۱ مئی ۱۹۸۷ء

بروز پیر

Marfat.com

مولانا جعفرشاہ پھلواروی کی ابدی آرام گاہ سے بیس میٹر جانب جنوب مغرب معروف شاعر جاوید اختر آسودۂ خاک ہیں ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

یا اللہ　　　　　　یا محمدؐ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

شاعر کامل

حضرت جاوید اختر صدیقی مرحوم و مغفور

تاریخ وفات ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ

مطابق ۸ اپریل ۱۹۷۷ء بروز جمعہ

بوقت ۴ بجے صبح

قطعہ تاریخ رحلت

شاعر اخلاص پیکر الوداع　　بحر معنی کے شناور الوداع
کشتیٔ عمر رواں کو لے گیا　　بادبان " جاوید اختر " الوداع
۱۳۹۷ھ

غم اندوہ میں ڈوبا ہے زمانہ اختر
تم ہوئے ملک عدم کو روانہ اختر
سونی سونی سی نظر آتی ہے بزم غزل
ہوش تاریخ ہے رحلت کی "فسانہ اختر"
(۱۳۹۷ھ)

شاہ محمد جعفر پھلواروی کی قبر سے پچاس میٹر جانب شمال مغرب لب سڑک علی محمد عباس کی قبر ہے۔ مرحوم لندن میں مسلم لیگ کے صدر رہے ہیں اور سقوط مشرقی پاکستان کے بعد انھوں نے لندن میں مشرقی پاکستان کی عارضی جلا وطن حکومت قائم کر لی تھی ۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ اس بطل حریت کو زندگی میں پاکستان دیکھنا نصیب نہیں ہوا لیکن ان کی میت

Marfat.com

پاکستان لا کر دفن کی گئی - ان کا کتبہ انگریزی زبان میں ہے :

ALI MOHAMMAD ABBAS
BARRISTER-AT-LAW
BORN IN EAST PAKISTAN 1922
DIED IN LONDON 1979
HE DEDICATED HIS LIFE FOR THE UNITY OF PAKISTAN

شاہ محمد جعفر پھلواروی کی قبر سے اندازاً پچاس میٹر جانب جنوب ہمارے فاضل دوست محمد فرید الحق ایڈووکیٹ کی زوجہ محترمہ زبیدہ بیگم ابدی نیند سو رہی ہیں - مرحومہ کا تعلق مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ کے خاندان سے ہے اور ان کے شوہر نامدار مولانا اشرف علی تھانویؒ اور مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کے خانوادوں کے فرد ہیں - مرحومہ بارہ کتابوں کی مصنفہ تھیں جن میں سے تاریخ گکھڑ ، کائنات اور انسان ، قیمتی پتھر اور آپ خاص طور پر قابل ذکر ہیں - ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے ، اس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ　　　　یا محمدؐ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

زبیدہ بیگم

اہلیہ

محمد فرید الحق

والدہ ماجدہ

محمد وقار الحق

تاریخ وفات　یکم رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

مطابق ۲۳ جون ۱۹۸۲ء

اسی قبرستان میں "نالہ پار" ایک چھوٹی سی چار دیواری کے اندر املی کے پیڑوں کی گھنی چھاؤں تلے نامور مؤرخ ، سابق وفاق وزیر ، کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ، مقتدرہ قومی زبان کے بانی اور پہلے صدر نشین اور مجلس دستور ساز کے رکن ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی محوِ خوابِ ابدی

Marfat.com

ہیں ۔ انھوں نے

1. Administration of the Sultanate of Dehli.
2. Ulema in Politics.
3. Akbar, the Architect of the Mughal Empire.
4. The Muslim Community of the Indo -Pakistan Subcontinent.
5. Education in Pakistan.
6. The Administration of the Mughal Empire.
7. Struggle for Pakistan.

جیسی بلند پایہ کتابیں اپنی علمی یادگار چھوڑی ہیں ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاایتھا النفس المطمئنۃ ۔ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ ۔

یا اللہ　　　　　　　　　　یا محمدؐ

ڈاکٹر الحاج اشتیاق حسین قریشی

بانی مقتدرہ قومی زبان

پیدائش ۲۰ نومبر ۱۹۰۳ء پٹیالی ہندوستان

وفات ۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۸۱ء بروز اتوار

قاطع طوق غلامی تیری اک ضرب گراں
شان سے لہرا رہا ہے پرچم قومی زباں
لہلہایا گلشن آردو تیری تدبیر سے
سر بلندی کا عجب موقع ملا تقدیر سے

قریشی صاحب کے پہلو میں ان کی اہلیہ نایاب بیگم کی قبر ہے ۔ ان کا انتقال ۲۳ نومبر ۱۹۶۵ء کو ہوا تھا ۔

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کی قبر سے جانب مشرق پندرہ میٹر کے فاصلے پر معروف شاعر نواب محی الدین علی خان المتخلص بہ تصور کی ابدی آرام گاہ

Marfat.com

ہے ۔ مرحوم "بزم داغ" کے سرپرست تھے ۔ ان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
مرحوم
نواب سید محی الدین علی خان تصور
ولد
نواب سید سلطان علی خان
تاریخ وفات ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ
مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۸۹ع
بروز پیر
عمر ۷۵ سال

اشتیاق حسین قریشی کی قبر سے جانب مشرق تیس میٹر کے فاصلے پر ڈپٹی نذیر احمد کے فاضل پوتے ، مولوی بشیر الدین مصنف " واقعات دارالحکومت دہلی" کے فرزند ارجمند ، ماہنامہ "ساقی" دہلی کے مدیر شہیر اور ماہر موسیقی شاہد احمد دہلوی کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ ان کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

ھوالکل
انا للہ وانا الیہ راجعون
شاہد احمد دہلوی
تاریخ وفات
۲۷ مئی ۱۹۶۷ع مطابق
۱۷ صفر المظفر ۱۳۸۷ھ
بعمر ۶۱ سال

قبرستان کے شمالی حصے میں ندوۃ العلماء لکھنؤ کے فرزند سید انوار احمد ندوی کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ ندوی ہونے کے باوجود انھوں نے علمی یا دینی

Marfat.com

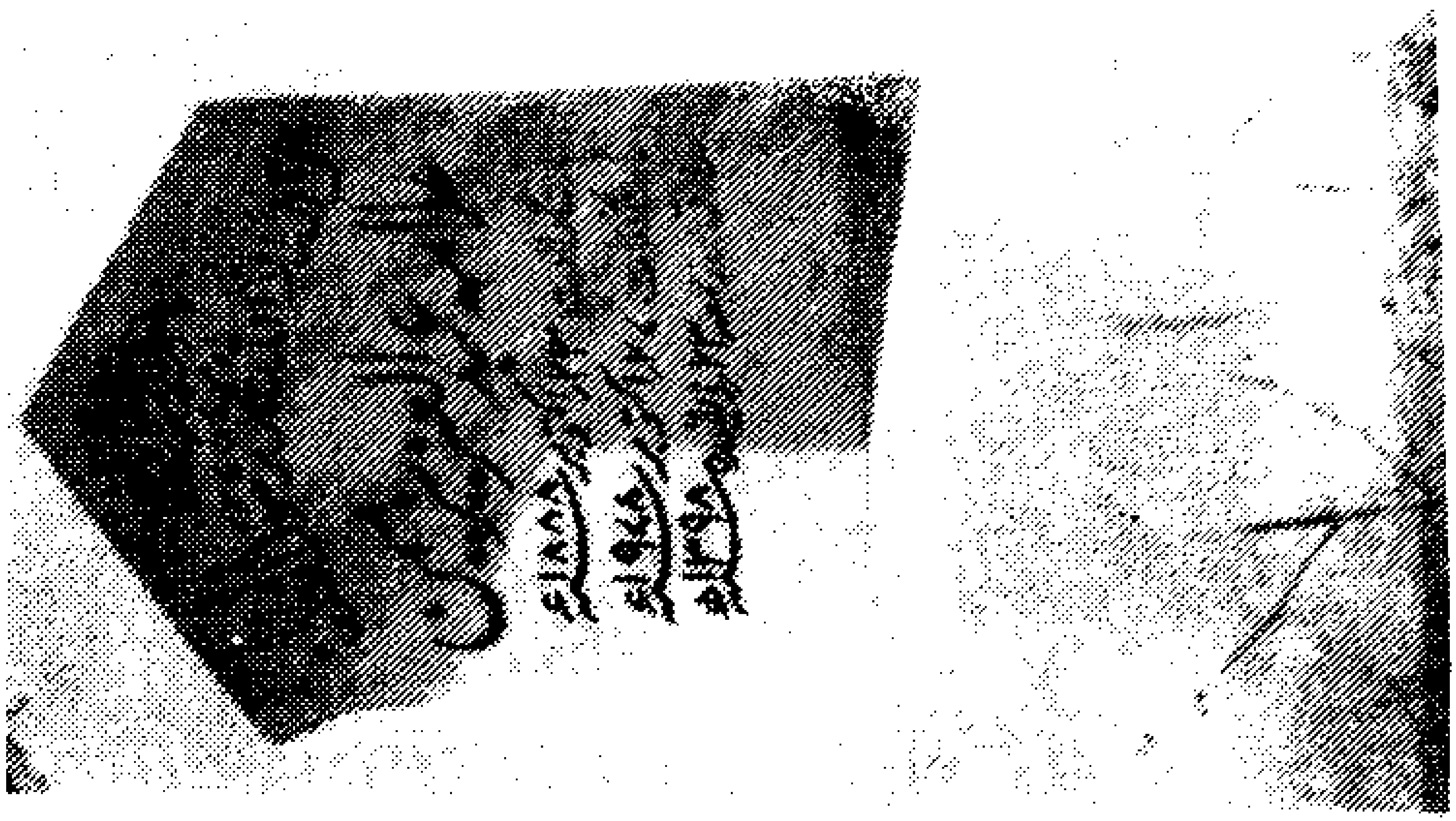

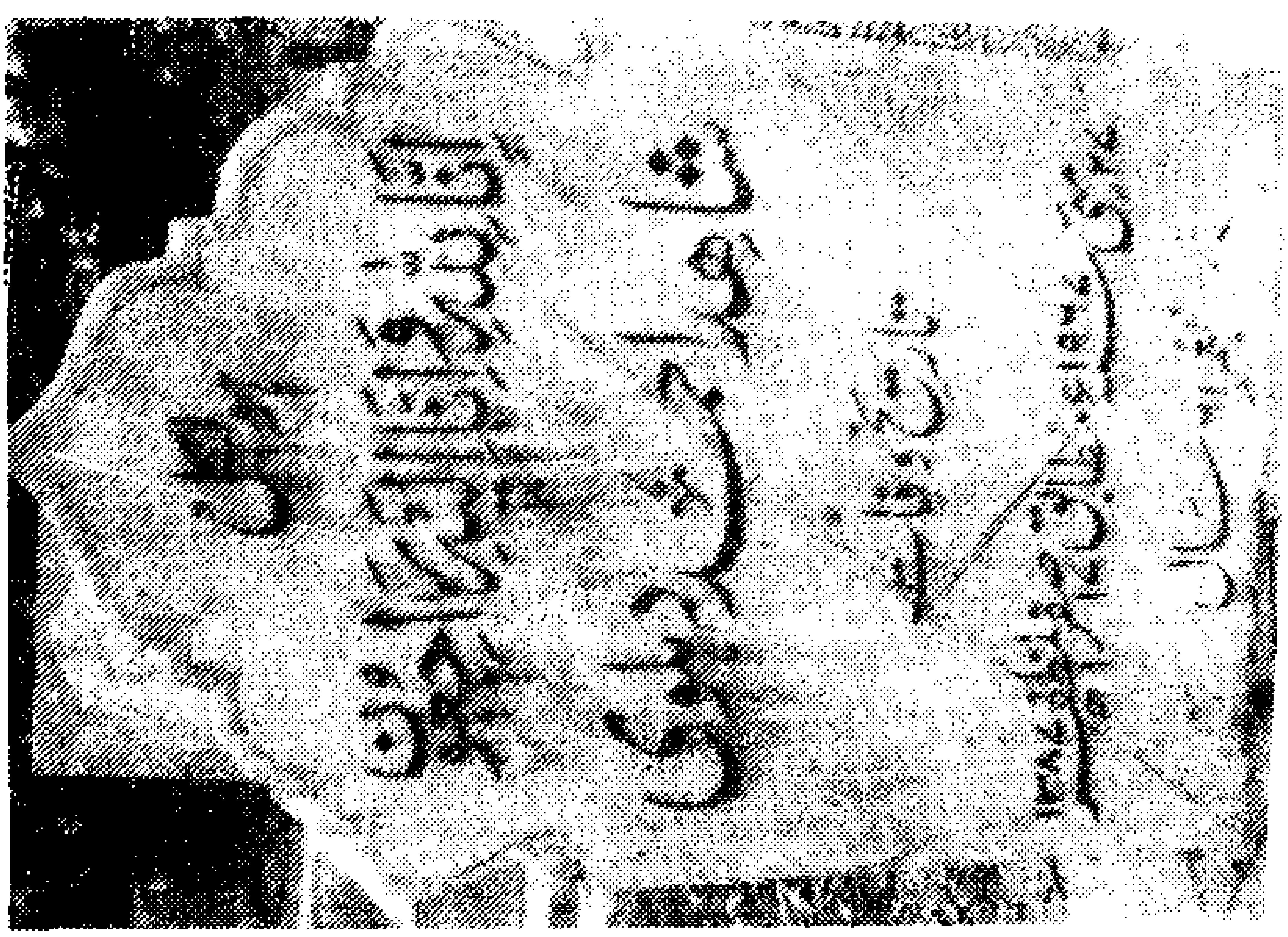

Marfat.com

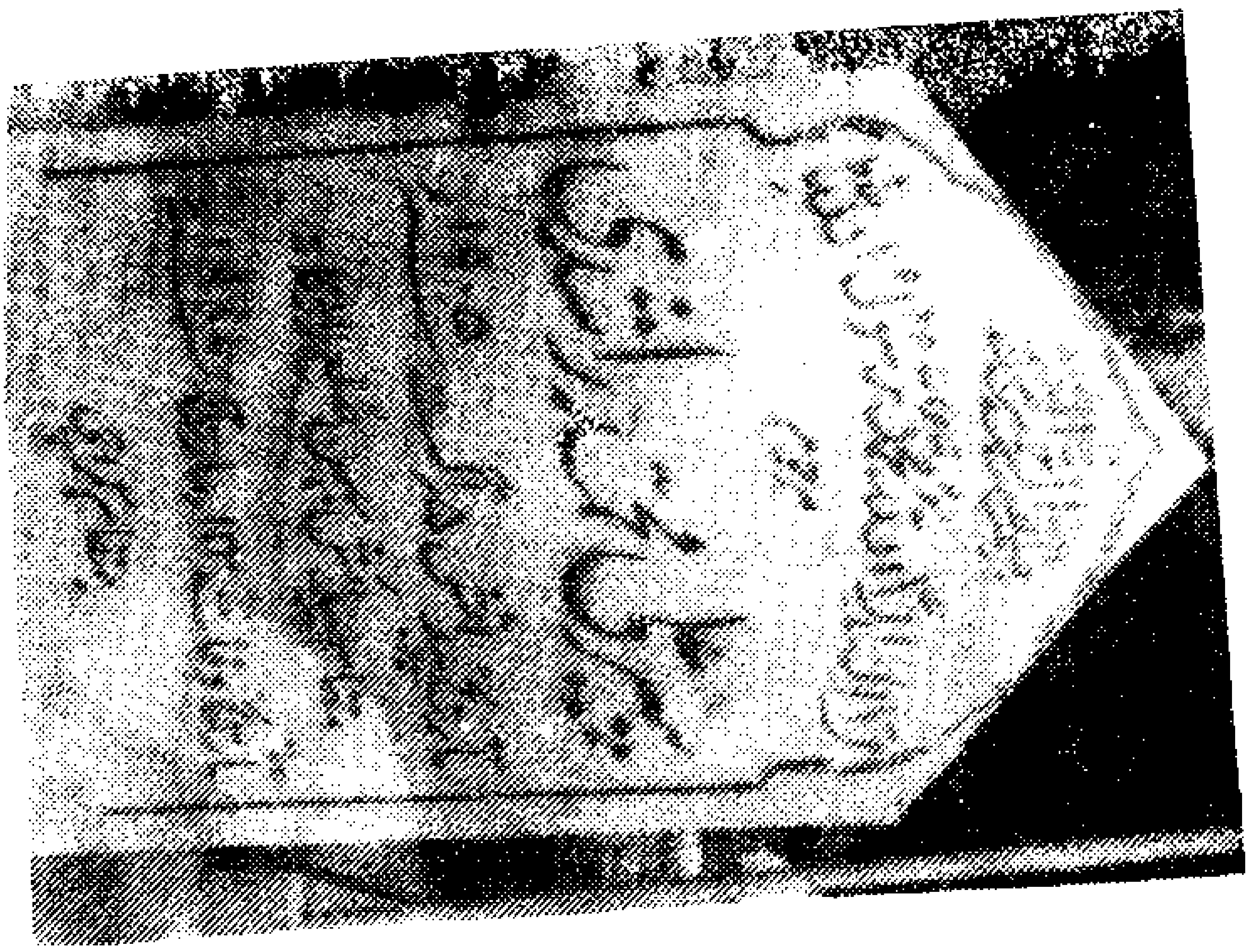

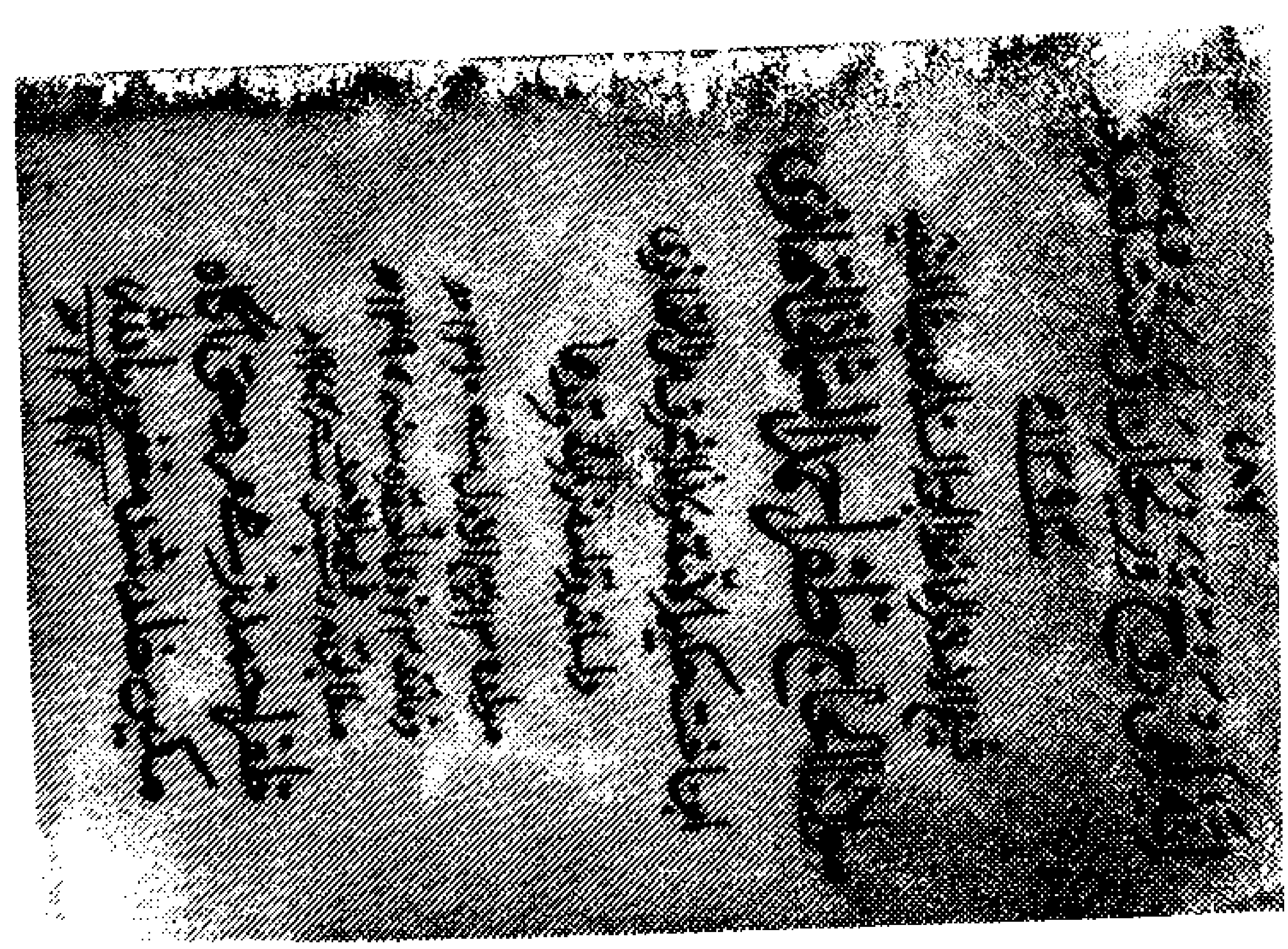

Marfat.com

حلقوں میں نام پیدا نہیں کیا ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرحوم

سید انوار احمد ندوی

تاریخ پیدائش ۱۶ دسمبر ۱۹۱۸ء

تاریخ وفات ۲۱ نومبر ۱۹۸۹ء

مطابق ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ

SYED ANWAR AHMAD NADVI

سید انوار احمد ندوی کی قبر سے جانب مشرق بیس میٹر کے فاصلے پر مشہور نعت گو شاعر ارمان اکبر آبادی کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ ان کے لوح مزار پر ان کے اپنے لکھے ہوئے نعتیہ اشعار درج ہیں ۔ عربی زبان کے قواعد سے نابلد کسی تاریخ گو نے ان کی تاریخ وفات سورۂ العنکبوت کی ایک آیت

الذین صبروا علی ربھم یتوکلون

سے نکالنے کی کوشش کی ہے لیکن اس نے صبروا کے الف کو شامل نہیں کیا ۔ اگر الف کا ایک عدد شامل ہوتا تو ۱۹۸۵ء کی بجائے ۱۹۸۶ء برآمد ہوتا ۔ ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

یا محی　　　　یا قادر　　　　یا مرشد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مرقد جمال بیان شاعر خیر الانام

۱۹۸۵ء

حاجی مولوی بشارت علی خاں ارمان اکبر آبادی

آفریدی قادری

الذین صبرو علی ربھم یتوکلون

۷۹۱　۲۹۸　۱۰۷　۲۴۷　۵۴۲

۱۹۸۵ء

Marfat.com

ترجمہ : وہ جنھوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔
(العنکبوت ۵۱)

وفات

جمعہ ۲ شوال المکرم ۱۴۰۵ھ
مطابق ۲۱ جون ۱۹۸۵ء
صبح ۱۰ بج کر ۱۰ منٹ

جو جا نکلا کبھی سرکار کا ارمان سر محشر
پکاری رحمت حق شاعر خیر الانام آیا
مروں تمہارے تصور میں یا رسول اللہ
اٹھوں تمہاری محبت کا آسرا لے کر
سراپا نور ہاں پھر کوئی جلوۂ بے حجابانہ
حریم قدس میں حاضر ہے ارمان تشنہ کامانہ

اسی قبرستان کے مغربی کونے کے قریب قادریہ سلسلے کے ایک بزرگ محمد ابوالنصر گیلانی محو خواب ابدی ہیں - ان کی قبر کا کتبہ مشہور کاتب مستجاب رقم کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے - صاحب قبر کا تعارف ان کی قبر کے کتبے پر ان الفاظ میں کرایا گیا ہے :

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیهم ولا هم یحزنون
واللہ یختص برحمتہ من یشآ
بارگاہ قدس
سراج الاولیاء و العلماء ہادی الفقرأ
قطب ربانی صدر العارفین و العاشقین
نبیرۂ پیران پیر غوث الاعظم دستگیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
پیر السید محمد ابو النصر الگیلانے
قدس اللہ سرہ العزیز
الی رحمۃ ربہ
المورخہ ۹ صفر المظفر ۱۴۰۴ھ
یوم الاربعۃ المطابق ۱۵ نومبر ۱۹۸۳ء
مستجاب رقم

Marfat.com

قبرستان پاپوش نگر

ناظم آباد کا ایک حصہ پاپوش نگر کے نام سے موسوم ہے۔ الطاف حسین مرحوم مدیر "ڈان" کے نام کی مناسبت سے پاپوش نگر کا نام الطاف نگر رکھنے کی کوشش کی گئی اور اس نام کے بورڈ بھی آویزاں کیے گئے لیکن یہ نام چلا نہیں۔ ناظم آباد اور ملحقہ علاقوں کی میتیں عموماً یہیں دفن کی جاتی ہیں۔

Marfat.com

پاپوش نگر کے قبرستان میں جنوبی راستے سے داخل ہوں تو دائیں ہاتھ پہلے ہی احاطے میں چند کچی قبریں ہیں لیکن ان کے سرہانے الواح نصب ہیں - اس احاطے میں سب سے نمایاں قبر مولانا ظفر احمد عثمانی تھانوی کی ہے - ان کا شمار قائداعظم کے معتمد ساتھیوں میں ہوتا ہے - قیام پاکستان کے وقت مشرق پاکستان میں پاکستان کا قومی پرچم موصوف نے ہی لہرایا تھا - مولانا کی تصانیف میں سے انوار النظر فی آثار الظفر ، انتخاب بخاری اور بنیان المشید کا ترجمہ قابل ذکر ہیں - ان کی قبر کے سرہانے جو لوح نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸۶

انہ لفی روح و ریحان و جنت نعیم

۱۳۹۴ھ

شیخ الاسلام الحافظ الحجۃ السند المحدث الفقیہ

مولانا الحاج ظفر احمد العثمانی التھانوی

ابن اخت حکیم الامۃ مولانا اشرف علی التھانوی

و لسانہ و قلمہ نور اللہ مرقد ہما

مولدہ ۱۳ ربیع الاول سنۃ ۱۳۱۰ھ

وفاتہ ۲۳ ذوالقعدہ سنۃ ۱۳۹۴ھ

فی یوم الاحد

مطابق ۸ دسمبر سنۃ ۱۹۷۴ع

ظفر احمد زہے مرد حق آگاہ

مکین خلد شد مغفور باللہ

۱۳۹۴ھ

اسی احاطہ قبور میں مولانا ظفر احمد عثمانی کے قریب حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے ایک نامور خلیفہ شاہ عبدالغنی پھولپوری کی ہو

Marfat.com

استراحت ہیں - موصوف اعظم گڈھ کے ایک نواحی گاؤں "بہ چھاؤں" کے رہنے والے تھے - ان کی تصانیف میں سے معرفت الٰہیہ ، معیت الٰہیہ ، صراط مستقیم اور ملفوظات قابل ذکر ہیں - موصوف اپنے ہم عصروں میں زہد و ورع کی وجہ سے ممتاز تھے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

۷۸۶
دخل فی باب جنت النعیم
۱۳۸۳ھ

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری قدس سرہ العزیز
از اکابر خلفاء حضرت مولانا حکیم الامت (تھانوی)
۲۱ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ یوم شنبہ
۱۲ اگست ۱۹۶۳ء

مینڈو ضلع کرنال کا ایک مشہور قصبہ ہے جہاں کے رؤسا اپنی دینداری اور ملّی خدمات کے لیے مشہور تھے - مؤتمر عالم اسلامی کی لاہور شاخ کے روح رواں اور تحریک پاکستان کے ایک معروف کارکن نوابزادہ محمود علی خان بھی اسی خطۂ پاک کے رہنے والے تھے -

مینڈو کے ایک بزرگ حاجی مشکور حسین قیس ، جو شاعر بھی تھے ، حضرت عبدالغنی پھولپوری کے سرہانے آرام فرما رہے ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نواب زادہ حاجی کنور مشکور حسین خان قیس
تاریخ پیدائش ۲۶ اگست ۱۸۹۷ء مینڈو
تاریخ وفات ۷ اپریل ۱۹۶۳ء کراچی

مرنے والے ہو تجھے گلشن فردوس نصیب
ہر گھڑی فضل خداوند رہے تیرے نصیب
رحمتوں کے پھول برسیں تیری تربت پر مدام
خلد میں حاصل تجھے ہو ارفع و اعلیٰ مقام
مرقد پہ تیری رحمت حق کا نزول ہو
حامی تیرا خدا اور خدا کا رسول ہو

Marfat.com

کنور مشکور حسین خان کے سرہانے کی جانب مائل بہ شرق حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے مرید خاص قاضی ظفر الٰہی محو خواب ابدی ہیں - کراچی کے مختلف قبرستانوں میں حضرت تھانویؒ کے دامن ارادت سے وابستہ بہت سے حضرات کی قبریں ہیں جن میں سے مفتی محمد شفیع دیو بندی ، مفتی محمد حسن امرتسری ، ڈاکٹر عبدالحی عارف ، مولانا سید سلیمان ندوی ، شبیر علی تھانوی ، بابا نجم احسن نگرامی اور شاہ عبدالغنی پھولپوری خاص طور پر قابل ذکر ہیں - قاضی ظفر الٰہی کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خادم بارگاہ اشرفی

قاضی ظفر الٰہی

عاشقِ صادق حضرت حکیم الامت

مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ

تاریخ وفات ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ

مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۶۸ع

بعمر ۶۸ سال

مشکور حسین خان قیس کے سرہانے مائل بہ مشرق ایک معروف شاعر عاصم جے پوری کا مدفن ہے - ان کا کلام ادبی جرائد میں چھپتا رہا ہے - ان کے لوح مزار پر یہ مختصر سی عبارت کندہ ہے :

عاصم جے پوری

تاریخ پیدائش

۲ مارچ ۱۹۰۰ع

تاریخ وفات

۲۱ ستمبر ۱۹۶۶ع

جامع مسجد گلزار سعیدیہ کے عقب میں ، اس کچے راستے پر جو کنور کی قبر سے پیر زادہ سید اصغر علی شاہ کے مرقد کی طرف جاتا ہے، کراچی کے ایک

Marfat.com

ماہر تعلیم پروفیسر سید شبیر احمد مرحوم کی آخری آرام گاہ ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آخری آرام گاہ

پروفیسر سید شبیر احمد مرحوم

ولد سید حسن عسکری

تاریخ وفات ۷ محرم الحرام ۱۳۹۸ھ

مطابق ۸ دسمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعہ

حضرت عبدالغنی پھولپوریؒ کے مزار پُر انوار سے جانب شمال مائل بہ مغرب پچاس میٹر کے فاصلے پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے ایک قابل استاد اور ماہر تعلیم پروفیسر محمد علی علوی کی قبر ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

۷۸٦

پروفیسر محمد علی علوی

مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ)

تاریخ وفات

۲۲ شعبان المکرم ۱۴۰۰ھ

مطابق ۱۸ جولائی ۱۹۷۹ء

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کے مزار سے جو کچا راستہ قبرستان کے اندر جاتا ہے ، اس پر دائیں ہاتھ ایک لمبی چوڑی چار دیواری کے اندر رحیم بخش حیرت وارثی کی قبر ہے- ان کا مجموعۂ کلام "عکس حیرت" کے عنوان سے چھپ چکا ہے - موصوف بیدم وارثی کے مرید باصفا تھے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

Marfat.com

۷۸۶

یا اللہ

یا محمدؐ

حق وارث

مرقد شرافت پناہ

۱۳۸۳ھ

حیرت سخندان مبشر غیب راہی ملک بقا مدد مسلک تسلیم عارف زماں

۱۳۸۳ھ

۱۹۶۳ع

محب بارگاہ حیرت وارثیؒ

گوہر ولایت مرقد دل حق جو مونس اولیا حیرت

۱۳۸۳ھ

وفات ۲۸ جمادی الاول ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۳ع

یوم پنجشنبہ ۲ بج کر ۵۰ منٹ

۲۸ مرتبہ حج و زیارت روضہٴ منورہ نبویہ زاد اللہ شرفہ

و زواری کے بعد اس تربت مقدسہ میں آرام کیا

غم نصیب دوراں سوگوار بیدار

میاں محمد اسحٰق وارثی ولد خادم الفقرأ میاں محمد عبداللہ وارثی

جھنگ صدر ۔ پنجاب

حیرت شاہ وارثی کے احاطہٴ مزار کی شرقی دیوار کے باہر وزیر کانپوریؒ نام کے ایک شاعر کی قبر ہے ۔ ان کے لوح مزار پر بہت سے اوٹ پٹانگ شعر مرقوم ہیں ۔ قابل ذکر عبارت یہ ہے :

۷۸۶

شاعر جہاد

جناب وزیر حسین وزیر کانپوری

ولد تجمل حسین

تاریخ وفات ۶ اگست ۱۹۷۲ع بروز اتوار

بوقت ۸-$\frac{1}{2}$ بجے شب بعمر ۷۷ سال

ہماری قبر میں ہوگا چراغاں بعد مرنے کے

ہمارے داغ دل چمکیں گے نور مصطفیٰ ہو کر

Marfat.com

وزیر کانپوری کی قبر سے جانب جنوب ساٹھ میٹر کے فاصلے پر مشہور شاعر برق دہلوی کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کے لوح مزار پر ان کا اپنا ایک شعر کندہ ہے - پوری عبارت یہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تاریخ وفات

محمد حنیف برق دہلوی

ولد محمد صالح دہلوی

۳ ڈی ۱۳/ناظم آباد نمبر ۵

۱۰ محرم الحرام ۱۳۰۵ھ

۱۹ دسمبر ۱۹۸۴ع

بروز بدھ بوقت ساڑھے سات بجے شام

ہے کرم سے برق بعید کیا جو لحد پہ بارش نور ہو
کہ سحاب لطف کے منتظر محمد حنیف برق اس میں ہیں (کذا)

محمد حنیف برق کے مرقد سے جانب جنوب دس میٹر کے فاصلے پر ایک گم نام شاعر ابوالحسن کاشف کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کا مجموعۂ کلام ابھی منصۂ شہود پر نہیں آیا - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ابوالحسن کاشف

ولد مولانا محمد عبداللہ

تاریخ وفات ۹ رمضان ۱۳۹۶ھ

مطابق ۴ ستمبر ۱۹۷۶ع

Marfat.com

دربار وارثی سے جانب جنوب چالیس میٹر کے فاصلے پر مشہور صحافی فضل احمد صدیقی کی ابدی آرام گاہ ہے - مرحوم روزنامہ ڈان (اردو) کے مدیر تھے - ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

فضل احمد صدیقی

سابق ایڈیٹر "ڈان" اردو کراچی

افسر اطلاعات بلدیہ کراچی

تاریخ وفات ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ

بمطابق ۱۹ اگست ۱۹۷۸ء بروز ہفتہ ٦ بجے صبح

ہم سے بچھڑوں کو بھی تو کرنا یاد
اوج پر جب بھی رنگ محفل آئے

حیرت وارثی کی درگاہ سے جانب جنوب پچاس میٹر کے فاصلے پر حکیم محمد عثمان دہلوی کی ابدی آرام گاہ ہے - قیام پاکستان سے قبل مرحوم جامع مسجد دہلی کے ناظم تھے - دہلی کا ہر فرد بشر ان سے متعارف ہے - انھوں نے جس طرح سے جامع مسجد کی خدمت کی ہے ، اس کی مثال شاذ و نادر ہی ملتی ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

۷۸٦

اللہ باقی من کل فانی

حکیم محمد عثمان دہلوی

سابق ناظم جامع مسجد دہلی

تاریخ وفات

۲۴ اگست ۱۹۵۲ء

عمر ۹۰ سال

Marfat.com

مفتی انتظام اللہ شہابی گوپا مئوی ثم اکبر آبادی ہند و پاکستان کے علمی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں ہیں - انھوں نے بہت سی کتابیں قلمبند کی ہیں جن میں سے غدر کے چند علماء ، مشاہیر جنگ آزادی ، جغرافیہ قرآن ، حیاتِ ظفر اور "نواب نجیب الدولہ اور جنگ پانی پت" قابل ذکر ہیں - موصوف حیرت شاہ وارثی کے مزار سے بیس میٹر جانب مغرب محو استراحت ہیں - آن کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے ، اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحان اللہ و بحمدہ و سبحان اللہ العظیم

ھو الغفور

مولانا مفتی انتظام اللہ الشہابی گوپا مئوی اکبرآبادی

صدر انجمن اسلامیہ (آگرہ) پاکستان

یکِ از بانی صدر جناح کالج و ادارہ جات انجمن اسلامیہ

مصنف صد ہا کتب تاریخ و سوانح و دیگر علوم

تاریخ وفات

۱۴ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ

مطابق ۸ ستمبر ۱۹۶۸ع

مفتی انتظام اللہ شہابی گوپا مئوی کی ابدی آرام گاہ سے جانب شمال مغرب بیس میٹر کے فاصلے پر مشہور ماہر تعلیم پروفیسر سید محمد الیاس حسین جعفری کی ابدی خواب گاہ ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ

محمد علی فاطمہ حسن حسین

دیکے تلقین صبر کی ، الیاس رخصت ہو گئے
رحمت حق کے چمن گلریز تربت ہو گئے

Marfat.com

لوح مزار

پروفیسر سید محمد الیاس حسین جعفری

ابن مولوی سید عباس حسین جعفری

پیدائش ۱۴ ستمبر ۱۹۱۱ء

مطابق ۲۰ رمضان ۱۳۲۹ھ

وفات

۸ اگست ۱۹۸۷ء

مطابق ۱۲ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ

حیرت وارثی کے مزار سے چالیس میٹر جانب جنوب مغرب ایک جالی دار چار دیواری کے اندر ، جو اب گرنا شروع ہو گئی ہے ، مشہور ادب نواز ، ادیب پرور اور ماہر اقتصادیات ممتاز حسن ، ان کی اہلیہ اور بیٹی رفعت سلطانہ کی قبریں ہیں ۔ رفعت سلطانہ کی قبر کے علاوہ اور کسی قبر پر کتبہ نصب نہیں ہے ۔ رفعت ممتاز حسن کی اکلوتی بیٹی تھیں جو ان کی زندگی ہی میں رحلت کر گئی تھیں ۔ اس علم دوست بچی نے ہزاروں کتابیں جمع کی تھیں جو ان کی وفات کے بعد ان کے علم دوست والد نے پنجاب پبلک لائبریری لاہور کو مرحمت فرما دیں ۔ اس لائبریری میں رفعت سلطانہ کے نام سے ایک الگ سیکشن موجود ہے ۔ رفعت کی قبر کے تعویذ پہ یہ عبارت درج ہے :

۷۸۶

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

رفعت سلطانہ

بنت ممتاز حسن

۹ جون ۱۹۳۳ء تا ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۸ء

فتقبلھا ربھا بقبولٍ حسنٍ و انبتھا نباتاً حسناً

اس چار دیواری سے قریب ہی ایک اور چار دیواری کے اندر تحریک آزادی کے ممتاز رہنما سید حسین امام محو خواب ابدی ہیں ۔ ان کا انتقال ۱۶ جنوری ۱۹۸۵ء کو ہوا تھا لیکن قبر کے سرہانے ابھی کتبہ نہیں لگایا گیا ۔

Marfat.com

پاپوش نگر کے قبرستان میں کراچی کے بہت سے شعراء اور ادباء محو خواب ابدی ہیں ۔ اس قبرستان کا شمال مشرق گوشہ تو بجا طور پر ویسٹ منسٹر ایبے کہلانے کا مستحق ہے ۔ اسی گوشے میں اندرونی سڑک کے کنارے ایک چھتری کے نیچے نگارستان، مالہ و ماعلیہ ، مشکلات غالب اور من و یزداں کے مصنف اور مشہور نقاد نیاز فتحپوری آسودۂ خاک ہیں[1] ۔ آن کے بارے میں یہ بات زبان زد خلائق ہے کہ وہ اللہ ، رسول ، قرآن اور اسلام کو نہیں مانتے تھے لیکن یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ان کی قبر کے تعویذ پر کلمۂ طیبہ کندہ ہے ۔ بقول ڈاکٹر محمد ایوب قادری مرحوم ، نیاز صاحب مانیں نہ مانیں ، کلمہ ان کی قبر بلکہ سینے پر نقش کالحجر ہے اور اپنی صداقت کا لوہا منوا رہا ہے ۔ نیاز صاحب کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

۷۸۶

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نیاز فتحپوری

۱۳۰۲ھ —— ۱۳۸۶ھ

بیا بخاکِ من و آرمیدنم بنگر

نیاز فتحپوری کے قدموں میں مشہور اقبال شناس ڈاکٹر ظہیر الدین احمد الجامعی محو خواب ابدی ہیں ۔ انھوں نے "اقبال کی کہانی کچھ میری اور کچھ ان کی زبانی" تحریر کی ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈاکٹر ظہیر الدین احمد الجامعی

سابق صدر شعبۂ مذہب و ثقافت جامعہ عثمانیہ

حیدر آباد دکن

تاریخ وفات ۶ شوال ۱۳۸۷ھ

۷ جنوری ۱۹۶۸ء روز یکشنبہ

---

۱ - نیاز فتح پوری ، جن کا اصلی نام نیاز محمد خان تھا ، ۱۸۸۴ء میں فتح پور ہسوہ میں پیدا ہوئے اور ان کا انتقال ۲۴ مئی ۱۹۶۶ء کو ہوا ۔

Marfat.com

اچھے خاصے تھے کہ لینے کو قضا آ ہی گئی
دل پہ سارے اقربا کے اک اداسی چھا گئی
اے ادیب دلحزیں کر تو دعائے مغفرت
اللهم اغفر ظهیرالدین احمد الجامعی

۱۳۸۷ھ

نیاز فتحپوری کے مزار کے سرہانے برعظیم پاک و ہند کے نامور سیاستدان نواب سر محمد یامین خان میرٹھی کی قبر ہے۔ سر یامین نے اپنی سرگذشت "نامۂ اعمال" کے عنوان سے تحریر کی تھی جو ۱۹۷۰ع میں لاہور سے دو ضخیم جلدوں میں طبع ہو چکی ہے۔ تحریک آزادی میں مسلمانوں کی جد و جہد اور قربانیوں کے بارے میں یہ کتاب معلومات سے پُر ہے۔ سر یامین کی قبر کے تعویذ پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نواب سر محمد یامین خان

کے سی ، سی ، آئی ، ای

ولد

حاجی محمد سلیمان خان

تاریخ وفات

جنت مکین یامین خان

۱۳۸۵ھ

۲۷ مارچ ۱۹۶۶ع مطابق ۴ ذالحجہ (کذا) ۱۳۸۵ھ

عمر ۷۹½ سال

قطعۂ عقیدت

مارچ سن چھیاسٹھ کی تھی تاریخ ستائیسویں
جب مرا دل ہوگیا فرط مصیبت سے حزیں

Marfat.com

جن کو سر یا مین سب کہتے تھے اہل آرزو
مثل جن کا آج تک اب تک کہیں دیکھا نہیں
صاحبِ اخلاق بھی تھے صاحبِ اکرام بھی
دشمنوں کو بھی تھا ان کی نیک فطرت کا یقیں
آہ سب کو چھوڑ کر یاد خدا کرتے ہوئے
رحمت حق سے ہوئے وہ داخل خلدِ بریں

سر یامین کی قبر کے برابر ان کی رفیقۂ حیات لیڈی احمد بانو (م ۱۵ جنوری ۱۹۷۰ء) کی قبر ہے -

---

سر محمد یامین کی قبر سے جانب شمال مشرق تیس میٹر کے فاصلے پر قاضی سمیع الزمان سراب نام کے ایک شاعر ابدی نیند سو رہے ہیں - ان کی تاریخ وفات مشہور شاعر اور ادیب رئیس امروہوی نے کہی ہے جس سے ان کے لوح مزار کی قدر و قیمت بڑھ گئی ہے - کتبے کی پوری عبارت یوں ہے :

یا اللہ　　　　　　　　　　　　یا محمد ؐ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعہ تاریخ وفات

مولوی قاضی سمیع الزمان سراب مرحوم و مغفور

صد حیف مرگ قاضی سمیع الزمان سراب
ہے آج باغ خلد میں وہ صاحب کمال
دنیا میں ان کی زیست تھی کامل تو بعد مرگ
سر پر ان کے سایۂ الطاف ذوالجلال
حق نے دیا ہے رتبہ اعلیٰ انھیں رئیس
" غفران نہاد " آپ کی تاریخ انتقال
۱۳۹۱ھ

تاریخ وفات ۳ مئی ۱۹۷۱ء

Marfat.com

نیاز فتحپوری کی قبر سے جانب مغرب مائل بہ جنوب بیس میٹر کے فاصلے پر کراچی کے معروف ماہر تعلیم پروفیسر علی اطہر عابدی کی آخری آرام گاہ ہے - ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ

محمد علی فاطمہ حسن حسین

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظٰلمین

پروفیسر علی اطہر عابدی

تاریخ وفات

۹ مئی ۱۹۸۸ء

سر یامین کی قبر سے پچیس میٹر جانب شمال محمد عبداللہ خان خویشگی کی قبر ہے - ان کی تصانیف میں سے "فرہنگ عامرہ" خاص طور پر قابل ذکر ہے - انھوں نے تہذیب الاخلاق میں سے سرسید احمد خان کے مقالات مرتب کر کے کتابی شکل میں شائع کیے اور اپنے نام مشاہیر کے خطوط " بوستان قلم " کے عنوان سے شائع کیے -

خویشگی مرحوم کی قبر پر جو لوح نصب ہے، اس پر یہ عبارت مرقوم ہے:

۷۸۶

محمد عبداللہ خان خویشگی

مشفق ، ناصح اور پیارے والد

پیدائش ۱۱ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ خورجہ

وفات ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ کراچی[1]

ولی اللہ ، ثناء اللہ و ہدایت اللہ پسران

عبداللہ خویشگی کے سرہانے ایک کمرے کے اندر سابق ریاست خیر پور کے وزیر اعلیٰ سید اعجاز علی اور ان کی اہلیہ محترمہ محوِ خواب ابدی ہیں - سید صاحب کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

---

۱ - مطابق ۲ اکتوبر ۱۹۶۰ء -

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آرام گاہ

خان بہادر الحاج سید اعجاز علی

او ، بی ، ای

سابق وزیر اعلیٰ ریاست خیر پور

تاریخ پیدائش ۳۰ جولائی ۱۸۷۹ع

تاریخ وفات

۲۵ شعبان المعظم ۱۴۰۵ھ

مطابق ۱۶ مئی ۱۹۸۵ع بروز جمعرات

نیاز فتح پوری کی قبر سے جانب جنوب مائل بہ شرق تیس میٹر کے فاصلے پر مولانا محمد زبیر محو خواب ابدی ہیں ۔ ان کا شمار کراچی کے صلحاء میں ہوتا تھا اور انھوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ تبلیغ میں صرف کیا تھا ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حضرت مولانا محمد زبیر صاحب نور اللہ مرقدہ

خلیفۂ مجاز شیخ الحدیث

حضرت مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ

تاریخ وفات ۳ جنوری ۱۹۸۸ع

بروز اتوار بوقت بعد نماز فجر

مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۴۰۸ھ

Marfat.com

حضرت محمد زبیر کے مزار مبارک سے سات میٹر جانب مشرق راجستھان کے مشہور شاعر یکتا جودھپوری محو استراحت ہیں ۔ وہ بڑے نیک انسان تھے اور اپنے تقویٰ و پرہیز گاری کے لیے مشہور تھے ۔ ان کے لوح مزار پر بہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل نفس ذائقۃ الموت

شرف الدین یکتا جودھپوری

خلف الرشید اکبر جناب الحاج حکیم الدین صاحب مرحوم

وفات ۷ اپریل ۱۹۸۷ء بروز منگل

قطعہ سال وفات

ساجد و صائم حلیم الطبع انسان بے گمان
وہ شرف الدین یکتا ایک سچا علم دان

۱۴۰۷ھ

خواب گاہ آخری پہ لکھیے یہ سال فنا
ہے مصنف نیک شاعر دائمی خلد آشیاں

۱۹۸۷ء

نیاز فتحپوری کی قبر سے چند قدم کے فاصلے پر جانب شمال مشرق سندھ یونیورسٹی کے نامور استاد اور شعبۂ اردو کے سابق سربراہ پروفیسر ایمریطس ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب کے مرشد گرامی سید زوار حسین شاہ مرحوم و مغفور کا مزار پاک ہے ۔ ان کی قبر کچی ہے اور اس کے سرہانے لوہے کی ایک تختی لگی ہوئی ہے جس پر ان کا نام لکھا ہوا ہے ۔

شاہ صاحب نے عمدۃ السلوک ، زبدۃ الفقہ ، عمدۃ الفقہ ، انوار معصومیہ ، حیات سعیدیہ اور حیات مجدد الف ثانیؒ جیسی کئی بلند پایہ کتابیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں ۔ ان کے علاوہ انھوں نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کی دو تصانیف مبدأ و معاد اور معارف لدنیہ اور خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ کے

Marfat.com

مکتوبات کا اردو میں ترجمہ کیا ہے - ان کی تمام تصانیف ادارۂ مجددیہ کراچی نے شائع کی ہیں - شاہ صاحب ۱۹۰۹ء میں گوہلہ (کرنال) میں پیدا ہوئے اور ان کا وصال ۵ اگست ۱۹۸۰ء کو ہوا تھا -

---

سید زوار حسین شاہ مرحوم کے مزار سے چند میٹر کے فاصلے پر جانب شمال مشہور اہل قلم ابن صفی کا مدفن ہے - مرحوم سسپنس ڈائجسٹ کے مدیر تھے - انھوں نے اپنی زندگی میں کئی جاسوسی ناول اور سیکڑوں جاسوسی کہانیاں لکھیں - میں بڑے وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان میں یہ فن ان کے ساتھ ہی ختم ہو گیا - ابن صفی کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل من علیہا فان

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دائمی آرام گاہ

ابن صفی

اسرار احمد ابن صفی

تاریخ پیدائش ۲۶ جولائی ۱۹۲۸ء تاریخ وفات ۲۶ جولائی ۱۹۸۰ء

ابن صفی کے مرقد سے جانب قبلہ چار میٹر کے فاصلے پر فٹ بال کے نامور کھلاڑی صمد بنگلوری کی قبر ہے - ان کا مکمل تعارف قبر کے سرہانے نصب کتبے پر ان الفاظ میں کرایا گیا ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کل من علیہا فان

سید عبدالصمد بی ایس سی (علیگ)

صمد بنگلوری

برصغیر پاک و ہند کے مایہ ناز فٹبالر

پبلک ریلیشن آفیسر پاکستان انشورنس کارپوریشن

Marfat.com

تاریخ وفات ۲۸ فروری ۱۹۶۸ء
مطابق ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۸۸ھ

اقربا کو دوستوں کو ہے بہت اس کا ملال
یک بیک شیرازۂ ہستی جو برہم ہو گیا
تیری ہستی پاک و ہند میں اس قدر مقبول تھی
دفعتاً جس نے سنا مصروف ماتم ہو گیا

سید زوار حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے جانب مشرق چند میٹر کے فاصلے پر ایک چار دیواری کے باہر۔ قبرستان خاندان ملا واحدی ۔کی تختی نصب ہے ۔ اس چار دیواری کے اندر پانچ قبریں ہیں ، ان میں سب سے نمایاں قبر حیاتِ سرورِ کائنات[۳] اور میرے زمانے کی دلّی کے فاضل مصنف مُلّا واحدی کی ہے ۔ ان کے لوحِ مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رحمتی وسعت کل شیء
اپنی قبر کا یہ کتبہ میں خود لکھوا رہا ہوں
میرا نام محمد ارتضیٰ تھا
لیکن لوگ مجھے مُلّا واحدی کہہ کر پکارا کرتے تھے
تاریخ ولادت ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۰۵ھ
مطابق ۱۷ مئی ۱۸۸۸ء
تاریخ وفات ۲۲ اگست ۱۹۷۶ء

ما نقد عمر صرف رہ یار کردہ ایم
کارے کہ کردہ ایم ہمیں کار کردہ ایم

ان کی قبر سے متصل ان کی اہلیہ منظور فاطمہ کی قبر ہے جس پر تاریخ وفات ۲۱ فروری ۱۹۶۷ء درج ہے ۔

Marfat.com

نیاز فتحپوری کی قبر سے پچیس میٹر جانب جنوب کراچی کے ایک نامور شاعر محمد سرفراز احمد خان ماہر کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ ان کے لوح مزار پر جو تاریخ درج ہے وہ نہال اجمیری کا نتیجۂ فکر ہے ۔ کتبے کی پوری عبارت یوں ہے :

۷۸۶

آخری خواب گاہ

محمد سرفراز احمد خان ماہر ایم اے

۲۷ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ یوم چہار شنبہ

مطابق ۲۵ نومبر ۱۹۸۱ع

قطعہ

سرفراز احمد ماہر ہیہات

کرد صد حیف بہ دنیا رحلت

سال تاریخ وفاتش ہاتف

با "بکا" گفت غریق رحمت

۲۳ + ۱۹۵۸

سوگوار نہال اجمیری

نیاز فتح پوری کی ابدی آرام گاہ سے جانب مشرق تیس میٹر کے فاصلے پر ایک خوبصورت چھتری کے نیچے مشہور تذکرہ نگار اور ادیب محمد یحییٰ تنہا محو خواب ابدی ہیں ۔ مرحوم خاقانیٔ ہند استاد محمد ابراہیم ذوق کے ہم وطن تھے ۔ ضلع مظفر نگر کی تحصیل بڈھانہ کا ایک قصبہ شاہ پور ان کا مولد تھا ۔ تنہا نے سیرالمصنفین اور مرأۃ الشعراء جیسی بلند پایہ کتابیں لکھیں اور خیالات ارونگ اور رابنسن کی تاریخ مغربی یورپ کو اردو کے قالب میں ڈھالا ۔ ان کا کلام "تب و تاب" کے عنوان سے چھپ چکا ہے ۔ انہوں نے کچھ عرصہ شعبۂ اردو ، یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں تدریس کے فرائض بھی انجام دیے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

Marfat.com

کل من علیہا فان

مزار پُر انوار محمد یحٰی تنہا

۱۳۸۶ھ

بتاریخ ۶ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۹ دسمبر ۱۹۶۶ع کو رحلت فرمائی

قطعہ تاریخ وفات

مولوی محمد یحٰی صاحب تنہا مصنف سیر المصنفین و مرأۃ الشعراء

پہنچے بغیر رحمت حق کس کا یارا ہے
آئین یہ ہے صبح ازل سے کارفرما خلد میں
ہے قابل تحسین مگر آئے جو کوئے یار تک
لے کر خیال سجدۂ نقشِ کفِ پا خلد میں
وہ نکتہ داں علم و فن ملک عدم کو جب چلا
ہر چشم تھی پُر نم مگر بہجت تھی پیدا خلد میں
تھی "عندلیب" خستہ جاں کو فکر تاریخ وفات
ہاتف نے یہ مژدہ دیا "ساکن ہیں تنہا خلد میں"

۱۳۸۶ھ

محمد یحٰی تنہا کے مزار سے جانب شمال قبرستان کی دیوار کے ساتھ ایک وسیع احاطے میں الطاف حسین کی قبر ہے - موصوف روزنامہ "ڈان" کے مدیر اعلیٰ تھے اور سرکاری ملازمت چھوڑ کر محض جذبۂ خدمت کے تحت انھوں نے صحافت کو بطور پیشہ اپنایا تھا - ان کی ادارت میں "ڈان" نے تحریک پاکستان میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے - پاپوش نگر کا نام الطاف نگر رکھنے کی کوشش ہوئی اور بورڈ بھی آویزاں کیا گیا لیکن بے حس عوام نے اسے جوں کا توں رہنے دیا - ان کے مزار کے تعویذ پر جانب پائین یہ عبارت درج ہے :

Marfat.com

ALTAF HUSAIN
January 26-1900—May 25-1968

تعویذ کے دائیں جانب یہ عبارت مرقوم ہے :

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

رب اغفر و ارحم و انت خیر الراحمین

تعویذ کے بائیں جانب یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

نیاز فتحپوری کی ابدی آرام گاہ سے جانب جنوب مشرق پچاس میٹر کے فاصلے پر مشہور ادیب مولانا اعجاز الحق قدوسی ابدی نیند سو رہے ہیں ۔ انھوں نے بنگال ، سندھ ، سرحد اور پنجاب کے صوفیاء کرام کے تذکرے ، اقبال اور علمائے پاک و ہند ، میری زندگی کے پچھتر سال اور تاریخ سندھ جیسی قابل قدر کتابیں لکھیں ۔ مرحوم حضرت عبدالقدوس گنگوہیؒ کے احفاد میں سے تھے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مولانا اعجاز الحق قدوسی

ولد ظہور الحق قدوسی

تاریخ پیدائش ۱۹۰۵

تاریخ وفات ۱۹ فروری ۱۹۸۶ع

مطابق بدھ ۹ جمادی الثانی ۱۴۰۶ھ

جب آئینگے تم کو کبھی کچھ اہل وفا یاد
اعجاز سخن داں کو بہت یاد کروگے
قبر پہ ان کی سایہ فگن رحمت باری اے راغب
مولانا اعجاز الحق قدوسی تھے اہل عزت (کذا)

۱۴۰۶ ہجری

مولانا اعجاز الحق قدوسی کے مزار سے جانب مشرق ، قبرستان کی مشرق دیوار سے ملحق سید نعیم حیدر نقوی امروہوی کا مرقد ہے - نسبت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ امروہہ کے سادات اور شاہ ولایت کی اولاد میں سے تھے - وہ خود تو گم نام سے ہیں لیکن ان کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے اس جیسا کتبہ پورے قبرستان میں نہیں ہے - وہ صادقین کے اسٹائیل میں لکھا ہوا ہے اور اس پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
کل من علیھا فان
سید نعیم حیدر نقوی امروہوی
(فرزند سید شمیم حیدر نقوی)
ہے سال رحلت سر تربتش
رقم کن نعیم بہشت آستان
۱۳ شعبان ۱۳۸۷ھ[1]

مولانا اعجاز الحق قدوسی کے مرقد سے جانب جنوب مشرق پندرہ میٹر کے فاصلے پر پروفیسر محمد مسلم عظیم آبادی (م ۱۹۷۷ع) کی اہلیہ اور اقبال اکیڈیمی کے سابق ڈائریکٹر ڈاکٹر معزالدین احمد کی خوشدامن حفصہ مرحومہ کی قبر ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حفصہ مسلم
بنتِ حافظ فخر الدین محمد شمسی کاکوی
زوجہ پروفیسر محمد مسلم عظیم آبادی
ولادت ۲۵ دسمبر ۱۹۰۸ع
وفات ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ
مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۶۹ع
فقرہ تاریخ وفات
یا ربنا ادخلھا الجنۃ
۱۳۸۹ھ

---

۱ - مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۶۷ع

Marfat.com

مولانا اعجاز الحق قدوسی کے مزار سے جانب قبلہ چھ میٹر کے فاصلے پر کراچی کے معروف ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر شفیع الدین خان محو خواب ابدی ہیں - ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

٧٨٦

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کل من علیھا فان

پروفیسر ڈاکٹر شفیع الدین خان

ولد

محمد عبدالرحیم خان صاحب

تاریخ وفات ۲۹ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ

مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۹ء

بروز یکشنبہ

الطاف حسین کی قبر سے دس میٹر کے فاصلے پر جانب جنوب مشہور افسانہ نگار اور شاعر علامہ محمود الحسن بہار کوٹی محو خواب ابدی ہیں - ان کے افسانوں کے دو مجموعے "خاکستر" اور "گل گیر" کے عنوانات سے طبع ہو چکے ہیں - ان کا آبائی وطن بہار کوٹ ضلع فتح پور ہسوہ تھا جہاں موصوف ۱۹۰۸ء میں پیدا ہوئے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولاھم یحزنون

مزار اقدس

ناخدائے سخن حضرت علامہ محمود الحسن بہار کوٹی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۹۰ھ بمطابق ۲۱ فروری ۱۹۷۱ء

عمر ۶۳ سال

Marfat.com

از نتیجۂ فکر وقار صدیقی

اے بہار اے متاع ادب جانِ فن
رحمتِ حق رہے تجھ پہ سایہ فگن

تیرے افکار نے تیرے اشعار نے
زندگی کو دیا اک نیا بانکپن

تو تہہ خاک بھی ہے اساس نمو
اے بہار سراپا وقار وطن

کتنی شمعیں ہیں اب تک جلائے ہوئے
تیرے خورشیدِ اخلاص کی ہر کرن

کہدو آواز آئی یہی غیب سے
فکر تاریخ میں تھا جب میں غوطہ زن

تجھ کو اللہ نے واقعی بخش دی
جاوداں مملکت ناخدائے سخن

۱۹۷۱ء

علامہ محمود الحسن بہارکوٹی کی قبر سے جانب مغرب بیس میٹر کے فاصلے پر مشہور شاعر امیر گلاؤٹھوی کی ابدی آرام گاہ ہے - میرٹھ سے بلند شہر جاتے ہوئے گلاؤٹھی راستے میں پڑتی ہے - امیر کا تعلق اسی مردم خیز قصبے سے تھا - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

قطعہ تاریخ وفات سید امیر حسن صاحب
امیر گلاؤٹھوی مرحوم و مغفور

امیر لیفی جناب امیر حسن مرحوم
ان کی رحلت بھی کیا قیامت ہے

کل جو تھا رونقِ چمن اے دل
آج جلوہ فضائے جنت ہے

شاعر خوش نوا اور شعر نواز

Marfat.com

بزم شعری میں جن کی شہرت ہے
ہمہ تن خُلق و خدمت و اخلاص
یاد مرحوم کی محبت ہے
قلم ان کا تھا ابر گوہر بار
نقش جاوید ان کی عظمت ہے
گوشہ خلد میں ہیں آج مکیں
کنج مغفور سالِ رحلت ہے
۱۳۹۹ھ
۲۰ مئی بروز اتوار ۱۹۷۹ع

پروفیسر مولانا حامد حسن قادری بچھرایوں ضلع مراد آباد کے رہنے والے اور پروفیسر طاہر فاروق کے ابن عم تھے۔ آزادی سے قبل ان کا تعلق سینٹ جانس کالج آگرہ سے رہا۔ اردو ادب کے نقادوں میں ان کا بڑا اونچا مقام ہے۔ مرحوم اہل دل بزرگ تھے اور حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری نے انہیں خلافت سے نوازا تھا۔ ان کا مزار اسی راستے پر ہے جس پر محمود الحسن بہارکوٹی کی قبر ہے۔ ان کے مزار پر چھتری بنی ہوئی ہے اور ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت مرقوم ہے:

۷۸۶

محمد ۹۲ اللہ

باسمہ اللہ العلی الوہاب الحفیظ

تربت عنبرین

۱۳۸۴ھ

جناب مولانا الحاج حامد حسن قادری نور اللہ مرقدہ

۱۳۸۴ھ

خلیفہ مجاز محبوب سبحانی امیر ملت قبلہ عالم قطب الاقطاب

محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۶۴ع ۱۹۶۴ع

Marfat.com

جو ذات ہوئی فخر رسولان سلف
حاصل ہے مجھے اس کی غلامی کا شرف
مرقد میں فرشتوں سے کہوں گا حامد
کھڑکی کوئی کھول دو مدینے کی طرف

کیا خاک ہے اس دہر کے ویرانے میں
راحت ہے جہاں سے گزر جانے میں
آتشکدہ حرص و ہوا تھی دنیا
آرام ملا قبر کے تہہ خانے میں

پیدائش	وفات
۲۹ جمادی الثانی تیرہ سو چار	۲۳ ماہ محرم تیرہ سو چوراسی
۲۵ از مارچ بروز سنیچر ۱۸۸۷ع	۶ ماہ جون ۱۹۶۴ع

جائے پیدائش اقدس بچھرایوں ضلع مراد آباد

قادری صاحب کی قبر سے جانب قبلہ ان کی اہلیہ محترمہ کی قبر ہے۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے:

پاک باطن محترمہ بی رضی اللہ عنہا

۱۹۷۴ع

اہلیہ پروفیسر حامد حسن قادری نور اللہ مرقدہ

۱۹۷۴ع

بی صاحبہ ولادت ۱۳ دسمبر ۱۸۹۴ع بچھرایوں

حامد حسن قادری بچھرایونی کے سرہانے چھ میٹر کے فاصلے پر ایک خوشنما چھتری تلے ان کے برادر طریقت اور مشہور صوفی مصنف انور علی رہتکی کے فرزند حاجی ذاکر علی مجددی محو خواب ابدی ہیں۔ انھیں پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری نے خرقۂ خلافت پہنایا تھا۔ ان کا مزار قادری مرحوم کے فرزند

Marfat.com

اور حاجی صاحب کے مرید مخلص راشد حسن نے بنوایا ہے۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

یا اللہ　　　　　　　　　　　　یا محمدؐ

باسم اللہ العلی الوہاب

جناب مولانا حاجی ذاکر علی صاحب مجددی

۱۳۹۹ھ

عفا اللہ عنہ رحمۃ اللہ علیہ رضی اللہ عنہ

خلیفہ مجاز آستان عالی

۱۳۹۹ھ

گوہر بار محدث امیر ملت قبلہ عالم

۱۹۷۹ع

اوج والا قبلہ الحاج پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۷۹ع

وہ ہمہ لطف و عنایت وہ مجسم التفات
شعر میں راشد کروں میں کیا بیان انکے صفات

ان کی ہر اک گفتگو کی ابتدا مرشد کی بات
عشق مرشد سے عبارت زندگی کی کائنات
ان کی حکایت یا لطیفہ یا کوئی اک داستان
سہل فرماتے تھے اس طرح تصوف کے نکات

نقشبندی سلسلہ کی خدمت و ترویج
وقف کر دی زندگی کی صبح و مسا دن اور رات
فیض محبوب الٰہی صحبت حضرت جمیل
شہ جماعت کے تصرف سے وہ سیر کائنات
سالکوں کا رہنما اور ناقصوں کا دستگیر
وہ چراغ رہنما گل کر گئی ان کی وفات

Marfat.com

میرے آقا میرے ملجا مرشدی ذاکر علی
میرے حق میں بھی دعا کیجیے ز راہِ التفات
"کہہ کے" قلب اولیا و اصفیا ذاکر علی
۱۳۹۹ھ
" تاجدار معرفت " بھی پائی تاریخ وفات

۳۹۹ ھ

اشکبار راشد حسن قادری نقشبندی

تاریخ وصال ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ

مطابق ۱۵ مئی ۱۹۷۹ع بروز سہ شنبہ

عطیہٴ لوح : اصغر حسین

قبرستان کے وسط میں پروفیسر حامد حسن بچھرایونی قادری کے مزار سے جانب جنوب پچاس میٹر کے فاصلے پر حضرت حسن رسولنما دہلویؒ کی درگاہ کے سجادہ نشین شاہ سید علی اصغر مرحوم کا مرقد ہے ۔ حضرت حسن رسولنما (م ۱۱۰۳ھ) اورنگ زیب عالمگیر کے ہم عصر تھے ۔ ان کے ملفوظات ان کے ایک مرید محمد ہاشم بن محمد کاظم حسنی حسینی نجفی نے "مناقب الحسن و فوائح العرفان" کے عنوان سے مرتب کیے تھے جو لاہور سے ۱۹۲۱ع میں طبع ہو چکے ہیں ۔ سید علی اصغر حضرت رسولنماؒ کی اولاد ہیں ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل من علیھا فان و یبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

جناب شاہ سید علی اصغر مرحوم

سجادہ نشین و اولاد

درگاہ حضرت سید حسن صاحب رسولنما

(رحمۃ اللہ علیہ) دہلی

Marfat.com

رحلت بتاریخ

یکم جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ

مطابق ۲٦ اگست ۱۹٦۸ع پیر شب

انا للہ وانا الیہ راجعون

سوگوار : سید علی اختر سجادہ نشین رسولنمائی

نیاز فتحپوری کی قبر سے جانب قبلہ تیس میٹر کے فاصلے پر مشہور مصنف اور ماہر لسانیات ڈاکٹر شوکت علی سبزواری محو خواب ابدی ہیں - مرحوم ۱۹۰۸ع میں میرٹھ میں پیدا ہوئے - انھوں نے اسلامیہ انٹر کالج بریلی ، میرٹھ کالج میرٹھ اور ڈھاکا یونیورسٹی میں تدریس کے فرائض انجام دیے - ان کی تصانیف میں سے فلسفۂ کلام غالب ، اُردو زبان کا ارتقاء ، داستان زبان اُردو ، غالب فکر و فن ، نئی پرانی قدریں ، اُردو قواعد ، معیار ادب ، لسانی مسائل اور اُردو لسانیات خاص طور پر قابل ذکر ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

یا اللہ　　　　　　　　یا محمدؐ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ڈاکٹر شوکت علی سبزواری

ولد

اسد علی سبزواری

تاریخ وفات ۱۹ مارچ ۱۹۷۳ع

مطابق ۱۳ صفر ۱۳۹۳ھ

شوکت علی سبزواری کی قبر سے جانب شمال مغرب تیس میٹر کے فاصلے پر خریف لکھنوی نام کے ایک گمنام شاعر محو استراحت ہیں - ان کی قبر اس راستے پر ہے جو محمود الحسن بہار کوٹی کی قبر سے حامد حسن بچھرایونی کی قبر

Marfat.com

کی طرف جاتا ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل یعبادی الذین اسرفوا علٰی انفسہم

لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر

الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم

مرحوم و مغفور

سید محمد جواد رضوی المتخلص بہ خریف لکھنوی

ولد سید محمد رضی

تاریخ پیدائش ۱۰ رجب المرجب ۱۳۲۴ھ

مطابق ۱ اگست ۱۹۰۸ع

تاریخ وفات ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ

بوقت دس بجے شب بروز ہفتہ

مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۵ع

شوکت علی سبزواری کے مرقد سے جانبِ قبلہ تیس میٹر کے فاصلے پر ایک عالم دین اور صوفی باصفا مولانا سلامت علی خاں مرحوم کی ابدی قرار گاہ ہے - انھیں رام پور کے نامور عالم دین مولانا وجیہہ الدین احمد نقشبندی مجددیؒ نے خلافت عطا کی تھی - ان کا وصال اپنے مرشد کی زندگی میں ہوگیا - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

یا اللہ

یا محمدؐ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون

مزار پُر انوار

حضرت مولانا سلامت علی خالصاحبؒ

قادری نقشبندی مجددی

Marfat.com

امام و صدر مدرس جامع مسجد رحمانیہ لیاقت آباد نمبر ۱

خلیفہ مجاز حضرت علامہ وجیہہ الدین احمد خانصاحب مدظلہم

تاریخ وصال ۲۱ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

بروز منگل بمطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۸۳ع

شوکت علی سبزواری کی قبر سے پچاس میٹر جانب جنوب مغرب ایک خوشنما چھتری کے نیچے مصور غم راشد الخیری کے فرزند اور مشہور ادیب اور صحافی رازق الخیری استراحت فرما رہے ہیں - ان کا تعلق علماء کے خاندان سے ہے - مرحوم عصمت ، جوہر نسواں اور بنات جیسے جرائد کے مدیر رہ چکے ہیں - ان کی تصانیف میں سے ابو جہل اور عکرمہؓ ، دو ہفتے مشرقی پاکستان میں ، رسول اکرمؐ کی بیٹیاں ، سیدہ کی بیٹی ، مسلمانوں کی مائیں اور سوانح عمری علامہ راشد الخیری قابل ذکر ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آرام گاہ

مولانا رازق الخیری

وفات ۲۳ دسمبر ۱۹۷۹ع

رازق الخیری کے مزار سے بارہ میٹر جانب قبلہ مشہور شاعر راز مراد آبادی کا آخری مسکن ہے - موصوف واہ کینٹ میں فوت ہوئے اور انھیں کراچی میں دفن کیا گیا - ان کا اصلی نام ساجد علی خان تھا - انھوں نے "حرف راز" اپنی علمی یادگار چھوڑی ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

راز مراد آبادی

ولد

حامد علی خان

تاریخ وفات ٦ صفر ١٤٠٣ھ

مطابق ٢٣ نومبر ١٩٨٢ع بروز منگل

کیا بتاؤں یہ راز کیا ہوں میں
خاکِ دہلیز مصطفٰی ہوں میں

رازق الخیری کی قبر سے جانب قبلہ پچاس میٹر کے فاصلے پر ایک گمنام شاعر "مغموم" کی ابدی آرام گاہ ہے۔ ان کا اپنا ایک شعر لوح مزار پرکندہ ہے جس سے ان کی افتاد طبع کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ پوری عبارت اس طرح ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سید محمد حسن نقوی مغموم

ولد سید ولی اللہ نقوی

تاریخ وفات ١٠ شعبان ١٤٠٧ھ

بمطابق ٩ اپریل ١٩٨٧ع

کہتا ہوں ایک بات بڑی مختصر سی ہے
جھک کر چلو حیات بڑی مختصر سی ہے

(مغموم)

قبرستان پاپوش نگر کے شمال مغربی کونے میں اندرونی سڑک کے قریب نیم کے ایک پیڑ تلے پروفیسر ظہیر الدین صدیقی محوِ خواب ابدی ہیں۔ مرحوم

Marfat.com

ایک بلند پایہ سائنسدان تھے اور آن کی عمر کا بیشتر حصہ درس و تدریس میں گذرا ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

۷۸۶

کل نفس ذائقۃ الموت

پروفیسر حاجی ظہیر الدین صدیقی (اکبر آبادی)

(پرنسپل اسلامیہ سائنس کالج)

تاریخ وفات ۱۳ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ

بمطابق ۶ دسمبر ۱۹۸۶ء

علم کی شمع ہے روشن ایک فیض عام ہے
آپ کی ذات گرامی علم کا پیغام ہے

پروفیسر ظہیر الدین صدیقی کی قبر سے سات میٹر جانبِ جنوب مشرق مشہور شاعر عبدالرزاق خان شور کی آخری آرام گاہ ہے ۔ ان کا کلام ادبی رسائل کی زینت بنتا رہا ہے ۔ تاہم میرے علم کے مطابق ہنوز کسی نے اُسے مرتب نہیں کیا ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل من علیہا فان　　　　کل نفس ذائقۃ الموت

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مزار شور پر آہستہ فاتحہ خوانی
کہ اس مزار میں محوِ وصال سوتا ہے

عبدالرزاق خان شور عرف عبدالنبی خان

ولادت ۲۵ دسمبر ۱۸۹۴ء

وفات ۶ محرم الحرام ۱۳۸۹ھ

مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۶۹ء

یوم سہ شنبہ بوقت ظہر

Marfat.com

لکھوں کیونکر میں قبل از وقت تاریخ وفات اپنی
خدا جانے کہ کس دن ختم ہو قید حیات اپنی
لہٰذا میرا مرنا جس دن علم میں آئے
وہی تاریخ ہوگی شور تاریخ وفات اپنی
انا للہ و انا الیہ راجعون

شور کے مزار سے پچیس میٹر جانب جنوب مغرب قبرستان کی مغربی دیوار کے قریب مشہور ادیب اور مترجم ضیاء الدین احمد برنی محو خواب ابدی ہیں۔ ان کی تصانیف اور تراجم میں سے تعلیم و تربیت ، اخباری لغات ، جمال الدین افغانی ، ذکا اللہ دہلوی ، اقبال ، ابن خلدون اور امیر تیمور ، اسلام تھیو سوفی کی روشنی میں ، عظمت رفتہ ، جہاں آراء بیگم ، جدید کمیونزم کا ارتقاء اور کیوپڈ اور سائیکی قابل ذکر ہیں۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ　　　　یا محمدؐ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ضیاء الدین احمد برنی

ولد

منشی محمد دین مرحوم

تاریخ پیدائش ۳ فروری ۱۸۹۰ء دہلی
تاریخ وفات ۴ مئی ۱۹٦۹ء بروز اتوار کراچی
بمطابق ١٦ صفر المظفر ۱۳۸۹ھ عمر ۷۹ سال

سخن وہ بے نظیر اس کا ادب وہ بے مثال اس کا
نشانِ عظمتِ رفتہ تھا ماضی اور حال اس کا
صلاح عام و صلح عام انداز کمال اس کا
"ضیاء الدین برنی مصلح" ہے سال اس کا
۱۳۸۹ھ

رئیس امروہوی

ضیاء الدین برنی کی ابدی آرام گاہ سے جانب مشرق تیس میٹر کے فاصلے پر لب سڑک ایک خوشنما چھتری تلے ایک گمنام شاعر مرزا رفیع الرحمٰن المتخلص بہ حیرت ابدی نیند سو رہے ہیں - یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ ان کی قبر سے پچاس میٹر جانب جنوب حیرت وارثی کی ابدی آرام گاہ ہے - یوں اس قبرستان میں ایک ہی تخلص رکھنے والے دو شاعر مدفون ہیں - مرزا حیرت کی چھتری کے شمال مغربی ستون پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باد صبا نہ چھیڑ اب وقت سحر قریب ہے
شمع ہوا سے لڑتی ہے جل کر میرے مزار پر
حیرت

مرزا رفیع الرحمٰن حیرت

تاریخ وفات ۱۳ جولائی ۱۹٦۸ع

ضیاء الدین برنی کے مزار سے تیس میٹر جانب مشرق اس سڑک کے کنارے جو جامع گلزار سعیدیہ کی جانب سے آتی ہے تھانہ بھون کے ایک شیخ زادے جناب قاضی محمد مکرم تھانوی کی آخری آرام گاہ ہے - ۱۸۵۷ع سے قبل انھی کے اجداد میں سے تھانہ بھون کے قاضی مقرر ہوا کرتے تھے - مرحوم پیشے کے اعتبار سے نائب تحصیلدار تھے - انھیں شعر و سخن کا ذوق اپنے بزرگوں سے ورثے میں ملا تھا - مرحوم خود بھی شعر کہہ لیتے تھے - ان کی قبر کے سرہانے جو لوح نصب ہے اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

قاضی محمد مکرم مائل تھانوی

۲٦ جولائی ۱۹٦۷ع

فقد فاز فوزاً عظیما

۱۳۸۷ھ

پاپوش نگر کے قبرستان میں مشرقی راستے سے داخل ہوں تو بائیں ہاتھ ایک چھوٹے سے کمرے میں تین قبریں ہیں - ان میں سے ایک قبر چاند نگر ،

Marfat.com

دنیا گول ہے ، آوارہ گرد کی ڈائری ، اردو کی آخری کتاب اور چلتے ہو تو چین چلیئے کے مصنف اور مشہور شاعر ابن انشاؔ کی ہے - قبر پر تو کوئی کتبہ نصب نہیں البتہ کمرے کی بیرونی دیوار پر ایک تختی نصب ہے جس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

آخری آرام گاہ

ابن انشاء

۱۱ جنوری ۱۹۷۸ء

لندن

ابن انشاء کی قبر سے تین چار میٹر جانب شمال چوہدری غلام محمد کی قبر ہے - مرحوم جماعت اسلامی کے رہنما تھے اور اپنے خلوص و محبت کے لیے بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے - ان کے مزار پر جو کتبہ نصب ہے اس پر جماعت اسلامی کا جھنڈا کندہ ہے - باقی عبارت یوں ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے مخلص پرستار اور تحریک اسلامی کے عظیم مجاہد

چوہدری غلام محمد

امیر جماعت اسلامی کراچی

ولد

چوہدری میراں بخش

نے

جمعرات ۲۹ جنوری ۱۹۷۰ء کو ۴ بجے شام اس دارِ فانی سے کوچ کیا

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

ابن انشاء کی قبر سے جانبِ جنوب چھ میٹر کے فاصلے پر تحریک آزادی کے ایک سرگرم کارکن قاضی طفیل احمد سہارنپوری محوِ خوابِ ابدی ہیں - ان کے لوحِ مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یہاں قاضی طفیل احمد

ولد

عزیز احمد

سابق صدر سٹی مسلم لیگ سہارنپور (یو پی)

ابدی نیند سو رہے ہیں -

انا للہ و انا الیہ راجعون

تاریخ پیدائش ۸ فروری ۱۸۹۶ء

تاریخ وفات ۱۳ جنوری ۱۹۷۱ء

مرقد پہ تیری رحمتِ حق کا نزول ہو
حامی ترا خدا اور خدا کا رسول ہو

قاضی طفیل احمد کے مزار سے جانبِ مشرق مشہور ادیب ، شاعر ، نقاد اور ڈرامہ نگار سلیم احمد کی ابدی آرام گاہ ہے - مرحوم کھیولی (نزد دیوہ شریف) ضلع بارہ بنکی کے رہنے والے تھے - قیام پاکستان کے بعد انھوں نے کراچی میں مستقل سکونت اختیار کر لی - ان کی تصانیف میں سے ادبی قدریں ، غالب کون ، ادھوری جدیدیت ، اقبال ایک شاعر اور "محمد حسن عسکری آدمی یا انسان" قابل ذکر ہیں - بیاض اور اکائی ان کے شعری مجموعے ہیں - مرحوم نے ڈیڑھ صد کے قریب ڈرامے لکھے ہیں جن میں سے یہ لاش کس کی ہے - طلسمات ، موسم اور محبت ، کل ہی نہ جانے دے ، ایک اور ایک گیارہ ، ہند کی وادی ، روحوں کا چکر اور "شاعری شوہر نوکری" قابلِ ذکر ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

آیت الکرسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

Marfat.com

آخری آرام گاہ

سلیم احمد

سنہ پیدائش : ۱۹۲۷ء کھیولی ضلع بارہ بنکی

سنہ وفات : ۱۹۸۳ء کراچی[1]

اک پتنگے نے یہ اپنے رقصِ آخر میں کہا
روشنی کے ساتھ رہیے روشنی بن جائیے
(سلیم احمد)

چوہدری غلام محمد مرحوم کی قبر سے جانبِ شمال مغرب لبِ سڑک ایک ماہرۂ تعلیم عقیلہ بیگم کی آخری آرام گاہ ہے - آں محترمہ کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پروفیسر عقیلہ بیگم

زوجہ

سید نور المرتضٰی

تاریخ وفات ۵ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ

مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۹۱ء

بروز جمعہ

چوہدری غلام محمد کی قبر سے پندرہ میٹر جانب قبلہ ایک چار دیواری کے اندر تحریک پاکستان کے ایک نامور مجاہد اور طالب علم رہنما منظر عالم استراحت فرما رہے ہیں - وہ گوالیار کے ایک رئیس خانوادے کے فرد تھے - ان کا کتبہ ہی ان کا بہترین تعارف ہے :

---

۱ - یکم ستمبر ۱۹۸۳ء -

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل من علیہا فان ویبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

تحریک پاکستان

مسلم لیگ کے بے لوث مجاہد

منظر عالم ایڈووکیٹ

ولد

مولوی عبدالرؤف ایڈووکیٹ

جنرل سیکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ اسٹوڈنٹس فیڈریشن

۳۸-۱۹۳۷ء

صدر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی مسلم لیگ ۴۴ - ۱۹۴۳ء

صدر کل ہند ریاستی مسلم لیگ ۱۹۴۵ء تا ۱۹۴۷ء

تاریخ وفات ۸ صفر ۱۳۹۰ھ بروز چہار شنبہ

مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۷۰ء

(برادران مبشر عالم ، محمد اکرم، محمد اسلم)

منظر عالم کی قبر سے جانب شمال مغرب صرف تین میٹر کے فاصلے پر تحریک پاکستان کے ایک مخلص رہنما جناب عبدالباقی خان شروانی محو خواب ابدی ہیں ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مسلم لیگ کا جھنڈا

تحریک پاکستان مسلم لیگ کے بے لوث مخلص رہنما

سماجی اور ثقافتی شخصیت

Marfat.com

عبدالباقی خان شروانی

ولد چوہدری حفیظ اللہ خان مرحوم

پیدائش ۵ مئی ۱۸۸۷ء قصبہ سہاور ضلع ایٹہ یو پی

ممبر کونسل دہلی مسلم لیگ (آل انڈیا)

ممبر کونسل پاکستان مسلم لیگ

وفات ۱۲ جولائی ۱۹۷۹ء

بروز جمعرات شب

چوہدری غلام محمد کی قبر سے تیس میٹر جانب شمال مائل بہ قبلہ "چار ناولٹ" اور "سرور" کے مصنف اور اردو کے عظیم افسانہ نگار اور ناول نویس ابوالفضل صدیقی ابدی نیند سو رہے ہیں۔ ان کی ذات گرامی علمی و ادبی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں ہے۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ابو الفضل صدیقی

(اردو کے عظیم افسانہ نگار و ناول نویس)

ولادت ۴ ستمبر ۱۹۰۸ء عارف پور نوادہ، بدایوں (یو پی) بھارت

وفات ۱۶ ستمبر ۱۹۸۷ء کراچی پاکستان

قطعہ تاریخ وفات

افسوس ہو گئے نگاہ دوستاں سے دور
ہائے تھے جنکی دید سے قلب و نظر سرور
وہ جو کہ تھے فی الاصل ابوالفضل و باکمال
تھے صید گاہ دہر کے آگاہ کل امور
تحریر ان کی روح فزا و نظر فروز
گفتار ان کی دل کے لیے مایۂ سرور
جز این بہ ہیچ کار نہ دیدم رہ شکیب
گشتہ بفکر سال الم قلب نا صبور

Marfat.com

شد "نادر زمانہ ابو الفضل" سال فوت

۱۴۰۸ھ

ہم "نادر زمانہ ابوالفضل باشعور"

۱۹۸۷ع

شان الحق حقی

جناب ابوالفضل صدیقی کے قدموں میں مشہور ماہر لسانیات ڈاکٹر شوکت علی سبزواری کی رفیقۂ حیات ہاجرہ بیگم محوِ خواب ابدی ہیں - ڈاکٹر مرحوم کی قبر بھی اسی قبرستان میں نیاز فتحپوری کی قبر سے تیس میٹر جانب مغرب واقع ہے - ان کی رفیقۂ حیات کے لیے ان کے قریب جگہ مل سکتی تھی لیکن ان کی قبر یہاں بنا دی گئی ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حاجرہ بیگم[1]

زوجہ ڈاکٹر شوکت سبزواری

تاریخ وفات یکم مئی ۱۹۷۰ع

بروز جمعہ

ہاجرہ بیگم کی قبر سے جانب جنوب مغرب بیس میٹر کے فاصلے پر ایک صاحب دل اور ماہر تعلیم پروفیسر ہدایت اللہ کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کے لوح مزار سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ مرحوم شاعر بھی تھے - کتبے کی عبارت یوں ہے :

---

۱ - یہ کتنی ستم ظریفی ہے کہ ماہرِ لسانیات کی اہلیہ کا نام ہائے ہوز کی بجائے حائے حطی کے ساتھ لکھا گیا ہے - اسی طرح لاہور میں منشی محبوب عالم کی قبر کے کتبے پر ہاتف کو حلی قلم کے ساتھ حاتف لکھا گیا ہے -

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ

یا محمدؐ

لا الہ الا ھو کل شی ھالک الا وجہ

آرام گاہ

پروفیسر قاضی محمد ہدایت اللہ حیدری

ابن قاضی محمد حمایت اللہ

حیدری نقشبندی گوالیاری

۶ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ

۱۵ مارچ ۱۹۷۰ع یکشنبہ

فضل رب العالمین ہو رحمۃ للعٰلمین

فاتحہ پڑھ لیجے قبر ہدایت کے قرین

قاضی ہدایت اللہ کے پہلو میں جانب مشرق جی اے خان کی ابدی آرام گاہ ہے - یہ وہی بزرگ ہیں جن کی بیگم صاحبہ نے خواتین کی خدمت کرکے بڑا نام پیدا کیا ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

یا اللہ

یا محمدؐ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ابدی آرام گاہ

غلام احمد خان جی اے خان

تاریخ وفات

۸ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ

مطابق ۱۷ مارچ ۱۹۷۰ع

بروز منگل

مرقد پہ تیری رحمت حق کا نزول ہو

حامی تیرا خدا اور خدا کا رسول ہو

ابن انشاء کی قبر سے جانب قبلہ چالیس میٹر کے فاصلے پر مدرسہ اشرفیہ سکھر کے بانی ، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے ایک مسترشد

Marfat.com

اور نامور عالم دین مولانا محمد احمد تھانوی محو خواب ابدی ہیں - ان کا مزار ایک چار دیواری کے اندر ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

آخری آرام گاہ

الحاج حضرت مولانا محمد احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

بانی مدرسہ اشرفیہ سکھر (سندھ)

بعمر ۶۳ سال

تاریخ وصال ۷ محرم الحرام ۱۳۹۷ھ

بروز بدھ

مطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۷۶ء

کو اس دارفانی سے کوچ فرمایا

پاپوش نگر کے قبرستان کے جنوب مشرقی حصے میں ایک کچے راستے کے کنارے کراچی کے ایک نیک نام جج پیر زادہ سید اصغر علی شاہ کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کا تعلق پیروں کے ایک خاندان سے تھا - ان کے لوح مزار کے اندر کی جانب یہ عبارت کندہ ہے :

۷۸۶

پیر زادہ سید اصغر علی شاہ ریٹائرڈ جج

ولد

پیر جی شاہ عبدالمجید

تاریخ پیدائش ۲۵ مارچ ۱۸۹۸ء

تاریخ وفات ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۷ء

بوقت ۱۱ بجے صبح

لوح کے باہر کی جانب یہ عبارت مرقوم ہے :

قطعہ تاریخ وفات

Marfat.com

الحاج سید اصغر علی شاہ ریٹائرڈ جج

ولد پیر جی شاہ عبدالمجید

گئے فردوس کو اصغر علی شاہ
وہ پاکیزہ صفات[1] وہ مرد آزاد

یکم ماہ ربیع الاول اے دل
ہے ان کا وقت رخصت آج تک یاد

رئیس ان کی لحد پر کندہ کر دو
کہ وہ تابندہ پایندہ تر با یاد

اسی باعث تو اس جنت نشیں کی
ہوئی تاریخ غم (اصغر علی باد)
۱۴۰۸ھ

مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۷ء بروز اتوار
بوقت ۱۱ بجے دن

از رئیس امروہوی

پیرزادہ اصغر علی شاہ کی قبر سے بیس میٹر جانب شمال مشرق جالندھر کے مشہور طبیب اور شاعر ثاقب جالندھری کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کے قریب ہی ان کی رفیقۂ حیات سلیمہ خاتون متوفیہ ۳۱ مئی ۱۹۸۷ء کی قبر ہے - ثاقب کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حکیم سید شریف احمد ثاقب جالندھری

ولد سید عظمت علی شاہ

تاریخ وفات ۲ دسمبر ۱۹۶۳ء

مطابق ۱۵ رجب المرجب ۱۳۸۳ھ

ہمیں کیوں خوف ہو ثاقب گناہوں کا سر محشر
چھپا لیں گے رسول اللہ ہم کو اپنے دامن میں

---

۱ - اصولاً یہاں صفات کی بجائے صفت ہونا چاہیے -

Marfat.com

پروفیسر حامد حسن بچھرایونی کی قبر مبارک سے پچاس میٹر جانب قبلہ مشہور شاعر نشاط امروہوی کی ابدی آرام گاہ ہے - امروہہ ضلع مراد آباد کی ایک تحصیل کا صدر مقام ہے - یہاں کی خاک سے بڑے بڑے علماء اور شعراء اٹھے ہیں - ان ہی میں سے ایک نشاط بھی ہیں - ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ یا محمد

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ابدی آرام گاہ

سید آل مصطفٰی رضوی نشاط امروہوی

خلف ثالث

ڈاکٹر سید آل احمد رضوی امروہوی مرحوم

سید آل مصطفٰی رضوی طلبیدہ

۱۴۱۰ھ

تاریخ پیدائش ۱۳ ستمبر ۱۹۱۷ء

تاریخ وفات ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ[1]

سب ہی نیک و خوش خو لوگ ساتھ چھوڑتے جاتے ہیں
اب کہاں یہ لوٹیں گی شکلیں جانی پہچانی
یہ ہے ان کی رحلت کی ایک سادہ سی تاریخ
بکشادہ پیشانی بکشادہ پیشانی (کذا)

۱۴۱۰ھ

نشاط امروہوی کے دائمی مستقر سے جانب مشرق تیس میٹر کے فاصلے پر مشہور شاعر اور تذکرہ نویس شایاں بریلوی محو خواب ابدی ہیں - انھوں نے شعرائے روہیل کھنڈ کا ایک مبسوط تذکرہ لکھ کر بہت سے گم نام شاعروں کو زندہ جاوید بنا دیا ہے - ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے جو ان کا مکمل تعارف کراتی ہے :

---

۱ - مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۸۹ء -

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سید تعظیم علی نقوی المتخلص بہ شایاں بریلوی

خلف سید معظم علی نقوی

ولادت یکم جولائی ۱۹۲۸ع/۱۳۴۷ھ

وفات شب جمعہ ۴ محرم الحرام ۱۴۱۱ھ

مطابق ۲۷ جولائی ۱۹۹۰ع

بعمر ۶۳ سال بمقام کراچی

قطعہ از تصنیف مرحوم قبل وفات

ہنگام وفات و وقت تدفین
نازل شدہ است فضل یزدان
گویند کہ نام آن جزا یاب
۲۴
سید تعظیم علی شایاں

۱۹۶۶+۲۴=۱۹۹۰ع

مؤلف تاریخ شعرائے روہیلکھنڈ

چار جلدیں ۵ ہزار صفحات

مرید باصفا

حضرت سید مہدی حسن شاہ صاحب

قدس سرہ المعروف (بہ) پیر صاحب مارہرہ شریف

ضلع بریلی ، یو پی

خدائے پاک کا ہے فضل خاص شایاں پر
کہ وہ غلامِ غلامانِ غوث اعظمؒ ہے

Marfat.com

خریف لکھنوی کے مزار سے جانب مشرق دس میٹر کے فاصلے پر منشی عبدالغفور قریشی نظر سلطانی کی قبر ہے - مرحوم کو شعر و شاعری کا شوق تھا - ان کا اپنا ایک شعر کتبے پر درج ہے - لوح کی پوری عبارت یہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

منشی عبدالغفور قریشی نظر سلطانی

ساکن سہو چھاؤنی حال کراچی

بعمر ۶۹ سال

بتاریخ ۱۴ ماہ نومبر ۱۹۶۵ء

مطابق ۲۰ رجب ۱۳۸۵ھ

بوقت سوا پانچ بجے شام بروز یکشنبہ وفات یافت

میں نے آغوش تمنا میں اجل کو لے کر
منہ کیا شام سے کالا شب تنہائی کا

قطعہ تاریخ

ساماں کیا تمنے تو نظر آخری گھر کا
افسوس کہ خوں ہوگیا یاں قلب و جگر کا
تھا مصرعۂ تاریخ میں اعظم متفکر
ہاتف نے ندا دی "یہی مدفن ہے نظر کا"
۱۳۸۵ھ

قاضی سمیع الزمان سراب کی قبر سے جانب جنوب مشرق دس میٹر کے فاصلے پر مولوی بدر الحسن عثمانی کی ابدی آرام گاہ ہے - مرحوم جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن میں نائب ناظم امتحانات کے عہدے پر فائز رہ چکے ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولوی بدر الحسن عثمانی

ولد

ریاض الحسن عثمانی

نائب مسجل جامعہ عثمانیہ

صیغۂ امتحانات

وطن کڑا مانک پور

تاریخ وفات ۱۸ شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ

مطابق ۱۱ جون ۱۹۸۲ع

بروز جمعہ

اس قبرستان کے جنوب مشرق کونے میں ایک مقبرہ درگاہ عطائیہ کے نام سے موسوم ہے ۔ اس درگاہ سے پچاس میٹر جانب قبلہ پروفیسر محمد مسلم کی قبر ہے ۔ مرحوم پروفیسر معز الدین سابق ڈائریکٹر اقبال اکیڈیمی کے سسر تھے ۔ انھوں نے اپنے ہی ایک عزیز پروفیسر ڈاکٹر قیام الدین احمد ، صدر شعبۂ تاریخ پٹنہ یونیورسٹی کی ایک انگریزی تصنیف *"Wahabi Movement"* کا "ہندوستان میں وہابی تحریک" کے عنوان سے اردو میں ترجمہ کیا ہے ۔ ان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت مرقوم ہے :

پروفیسر محمد مسلم

عظیم آبادی پٹنہ

وفات ۲ فروری ۱۹۷۷ع

Marfat.com

قبرستانِ یٰسین آباد

فیڈرل بی ایریا میں عزیز آباد کے اختتام پر ایک قبرستان ہے جو پہلے عزیز آباد کا قبرستان کہلاتا تھا لیکن اب اسے یٰسین آباد کا قبرستان کہنے لگے ہیں - اس قبرستان میں عزیز آباد ، دستگیر کالونی ، گلشن اقبال ، فیڈرل بی ایریا اور ملحقہ علاقوں سے میتیں تدفین کے لیے لائی جاتی ہیں - پہلے یہ قبرستان ایک ویران جگہ میں تھا - اب اس سے قریب گلشنِ شمیم اور یٰسین آباد کے نام سے دو جدید کالونیاں تعمیر ہو گئی ہیں - اس لیے اب ویرانے کا احساس نہیں ہوتا -

Marfat.com

قبرستان یٰسین آباد کے صدر دروازے سے جانب مشرق اشرف صبوحی کی آخری آرام گاہ ہے ۔ اشرف صبوحی مرحوم کا نسبی تعلق کچھوچھ شریف کے مشہور بزرگ حضرت اشرف جہانگیر سمنانی کے ساتھ تھا ۔ دوسری جانب ڈپٹی نذیر احمد ان کے حقیقی نانا تھے ۔ محکمہ ڈاک میں طویل ملازمت کے بعد جب وہ سبکدوش ہوئے تو حکیم محمد سعید صاحب انھیں "ہمدرد" میں لے گئے۔ وہ دلی کی بیگماتی زبان پر سند سمجھے جاتے تھے ۔ انھوں نے غبار کاروان ، بی سیدانی ، پرنانی اور دلی کی چند عجیب ہستیاں جیسی کتابیں اپنی علمی یادگار چھوڑی ہیں ۔

وفات سے کچھ عرصہ قبل موصوف لاہور سے کراچی چلے گئے اور وہیں ان کا انتقال ہوا ۔ ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

یا اللہ

یا محمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سید ولی اشرف صبوحی

ولد

حاجی حافظ سید علی اشرف

تاریخ پیدائش ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء

تاریخ وفات ۲۲ اپریل ۱۹۹۰ء

ہوئے راہی بہ نور لیلۃ القدر
سوئے فردوس کرکے سب کو رنجور

لکھی اسلم نے یہ تاریخ رحلت
ولی اشرف صبوحی آیت نور

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ

یہ تاریخ ان کے ایک عزیز ڈاکٹر اسلم فرخی کے فکر کا نتیجہ ہے ۔

Marfat.com

اشرف صبوحی کی قبر سے جانب قبلہ چھ میٹر کے فاصلے پر ان کی اہلیہ محترمہ خورشید بیگم کا مرقد ہے۔ آں محترمہ کا انتقال ۱۸ جولائی ۱۹۸۵ع کو ہوا تھا۔

اشرف صبوحی کے مرقد سے جانب مشرق بیس میٹر کے فاصلے پر سید ظفر حسن نقوی کی ابدی آرام گاہ ہے۔ صاحبِ قبر ہمارے ایسے گم نام شخصیت ہیں لیکن ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے وہ پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج کے شعبۂ فارسی کے سابق استاد سید وزیرالحسن عابدی مرحوم کے فکر کا نتیجہ ہے:

یا اللہ　　　　یا محمد

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یا حی و یا قیوم

یا علی یا فاطمہ یا حسن یا حسین

آرام گاہ

سید ظفر حسن نقوی مرحوم و مغفور

ولد سید حامد حسن

تاریخ وفات ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ

سید ظفر حسن کہ بہ خلدِ بریں رفت
روحش گزید سایۂ دامان پنجتن

آن مومن فہیم کہ او را بعلم دین
از ہر مقام بود دو صد نکتہ در سخن

در حسن خلق بوئے گلستان بہ ہر مشام
در ذکر حق چو شمع فروزاں بہ انجمن

شب بود جمعہ را نخست ربیع را
دہ روز و دو گشت کہ بسپرد جان ز تن

میخواست سال فوت دل من ز قول غیب
ہاتف بگفت جوی ز سید ظفر حسن

۱۳۹۲ھ

(ڈاکٹر سید وزیر الحسن عابدی)

Marfat.com

اشرف صبوحی کے مرقد سے جانب شمال مشرق بیس میٹر کے فاصلے پر مشہور ادیب ، صحافی اور ڈرامہ نگار محمد ریاض حسین المعروف بہ ریاض فرشوری کی ابدی آرام گاہ ہے - مرحوم ریڈیو پاکستان کراچی میں ملازم تھے- ان کی ایک تصنیف — فرانس - منصہ شہود پر آچکی ہے - ان کا انتقال ٥٦ سال کی عمر میں ہوا - ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

ریاض فرشوری

تاریخ وفات

۳ رجب ۱۴۰۳ھ

مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۸۳ء

بروز اتوار

ریاض فرشوری کی قبر سے جانب جنوب بیس میٹر کے فاصلے پر ٹونک (راجستھان) سے تعلق رکھنے والے ایک شاعر معین الدین خان عشرت کا مرقد ہے - لوح مزار پر ان کے اپنے اشعار کندہ ہیں جس سے ان کے طرز سخن کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل نفس ذائقة الموت

معین الدین خان عشرت

خلف حاجی امین الدین خان مرحوم ٹونکی

تاریخ رحلت

۴ شعبان ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹٦۸ء

بروز یکشنبہ

وہ دامن جو قیامت میں پناہ ہر تمازت ہے
اسی دامن کا سایہ اپنے سر پر دیکھتا ہوں میں

Marfat.com

مجھ سے زائد کوئی شخص بخشش کا سزاوار نہیں
کیونکہ دنیا میں کوئی مجھ سا گنہگار نہیں

غم کرے تیری بلا روز جزا کا عشرت
کیا پروردگار ، تیرے احمد ، مختار نہیں

صدر دروازے سے جانب جنوب مشرق پندرہ میٹر کے فاصلے پر ایک ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر سید شمیم الدین احمد کی قبر ہے - ان کا انتقال کینیڈا میں ہوا تھا اور تدفین کراچی میں ہوئی - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پروفیسر ڈاکٹر سید شمیم الدین احمد

ولد

حافظ سید شفیع الدین (گلاؤٹھی)

مقام وفات شارلوٹ ٹاؤن پرنس ایڈورڈ آئی لینڈ

کینیڈا

تاریخ وفات ۲۹ ستمبر ۱۹۷۳ء

تاریخ تدفین ۴ اکتوبر ۱۹۷۳ء

بروز جمعہ ۷ رمضان المبارک

۴۲ سال کی عمر میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے -

پروفیسر شمیم الدین احمد کے سرہانے ان کے والد ماجد سید شفیع الدین احمد گلاؤٹھوی کی قبر ہے جو اپنے جوان سال فرزند کی وفات کا صدمہ سہہ کر ۶ اپریل ۱۹۸۳ء کو فوت ہوئے -

---

- ۱۳۹۴ھ -

اس قبرستان میں صدر دروازے سے داخل ہوں تو دائیں ہاتھ بیس میٹر کے فاصلے پر ایک چار دیواری کے اندر ایک زندہ دل صحافی اور ادیب ابو مسلم صحافی کی قبر ہے ۔ انہوں نے "عصر حاضر اور اسلام" کے عنوان سے ایک بلند پایہ کتاب اپنی علمی یادگار چھوڑی ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
آرام گاہ
جناب ابو مسلم صحافی
تاریخ وفات ۱۹ رمضان ۱۴۰۶ھ
مطابق ۲۹ مئی ۱۹۸۶ع بروز جمعرات

شاہد وعنائے ہستی

شاید ہی ہم سا کوئی پرستار حسن ہو
خود ہم بکھر گئے تیری زلفیں سنوار کے

ابو مسلم صحافی کے مرقد سے جانب شمال پندرہ میٹر کے فاصلے پر ایک ماہر تعلیم پروفیسر سید محمد کاظم رضا رضوی کی آخری آرام گاہ ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

اللہ
محمد علی فاطمہ حسن حسین
پروفیسر سید محمد کاظم رضا رضوی
ابن
سید زین العابدین رضوی
تاریخ وفات ۳۰ رجب ۱۴۰۳ھ
مطابق ۱۳ مئی ۱۹۸۳ع نائجیریا
تاریخ دفن ۱۰ شعبان ۱۴۰۳ھ
مطابق ۲۳ مئی ۱۹۸۳ع کراچی

Marfat.com

اسی قبرستان کے وسط میں ایک جواں سال شاعر شریف احمد منور چشتی کا مرقد ہے - اس کا کلام مختلف رسائل میں بکھرا ہوا ہے ، ممکن ہے کہ کوئی اسکالر مستقبل قریب میں اسے مدون کر دے - اس کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

یا اللہ　　　　یا محمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہیدِ عشق و محبت

جواں سال شاعر

شریف احمد منور چشتی نور اللہ مرقدہ

تاریخ وصال ۱۱ صفر ۱۴۰۴ھ

بمطابق ۱۷ نومبر ۱۹۸۳ء

بروز جمعرات

شریف احمد منور چشتی کی قبر سے قریب ہی ایک مرثیہ گو شاعر محمد یوسف رواں واسطی کا مرقد ہے - وہ محرم کی مجالس میں اپنا کلام سنایا کرتے تھے - مرثیے کے علاوہ وہ نعت بھی کہتے تھے - ان کے لوح مزار کی قدر و قیمت اس اعتبار سے بھی دو چند ہو جاتی ہے کہ ان کی تاریخ وفات نسیم امروہوی مرحوم نے کہی تھی :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ

محمد علی فاطمہ حسن حسین

قطعہ تاریخ وفات

شاعر بارگاہ اہلِ بیت

سید محمد یوسف رواں واسطی مرحوم

متوفی یکم شوال ۸ نومبر ۱۹۷۲ء

Marfat.com

واسطی سیدِ بلگرامی کی قبر ہے
یوسفِ ختم الرسل کے مدح خواں کی قبر ہے
مصرع تاریخ لکھ دو لوحِ تربت پر نسیم
شاعرِ جادو بیاں یعنی رواں کی قبر ہے

۱۳۹۲ھ

رواں واسطی کی قبر سے قریب ہی کرکٹ کے نامور کھلاڑی سید تجمل حسین کا مرقد ہے - ان کے لوح مزار پر ان کا مکمل تعارف ان الفاظ میں مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمان الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

سید تجمل حسین (تمغۂ خدمت)

رکن انٹر نیشنل ایمپائرز ایسوسی ایشن

نیشنل کرکٹ کوچ ، ریٹائرڈ ویلفیئر آفیسر

لیبنٹ سیکریٹریٹ حکومت پاکستان کراچی

خلف الرشید

میر افضل حسن دہلوی

جنھوں نے اپنی تمام زندگی کرکٹ کی ترقی کے لیے وقف رکھی - اسی میں نام پیدا کیا اور اسی پر فدا رہے -

تاریخ پیدائش ۱۸ دسمبر ۱۹۰۹ع

تاریخ وفات ۱۸ اگست ۱۹۷۱ع

Marfat.com

اس قبرستان میں شمالی دیوار کے ساتھ خواجہ نظام الدین بابا کی درگاہ ہے ۔ اس درگاہ کی جنوبی دیوار کے ساتھ کراچی کے ایک گمنام شاعر محمد ابراہیم مضطر کی قبر ہے ۔ ان کا کلام مختلف رسائل کی فائلوں میں بکھرا پڑا ہے اور ابھی تک کسی اسکالر نے اسے مرتب کرکے شائع کرنے کی کوشش نہیں کی ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آخری آرام گاہ

محمد ابراہیم مضطر

ولد

عظیم بخش

تاریخ وفات ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ

مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۸۳ع

بوقت ۷ بجے شام

بروز اتوار

انا للہ وانا الیہ راجعون

محمد ابراہیم مضطر کے مرقد سے جانب قبلہ بیس میٹر کے فاصلے پر معروف شاعر فطرت واسطی بلگرامی کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ بلگرام اتر پردیش کے ضلع ہردوئی کا ایک مردم خیز قصبہ ہے جسے سید نظام الدین مدھ نائک ، علامہ زبیدی ، میر عبدالجلیل واسطی ، عظمت اللہ بیخبر ، میر غلام علی آزاد، نوازش علی فقیر، ضیاء اللہ ضیاء ، کرم اللہ غریب ، اسد اللہ فرد، غلام نبی محب، عبداللہ قابل ، عبدالواحد واحد ، محمد حسن ایما ، عارف بلگرامی ، محمد صدیق مخنور ، نواز محی الدین وامق ، برکت اللہ محزون ، نظام الدین احمد صانع ، سید احمد احمدی ، غلام حسن ثمین ، علی رضا آگاہ اور عمادالملک جیسے اصحاب فضل و کمال کا وطن مالوف ہونے کا شرف حاصل ہے ۔ فطرت بلگرامی کا تعلق بھی اسی مرکز علم و فضل کے ساتھ تھا ۔ ان کے لوح مزار پر یہ

Marfat.com

عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(آیت الکرسی)

سید شمیم احمد فطرت واسطی

ولد حکیم عارف بلگرامی

تاریخ وفات

۴ جنوری ۱۹۸۳ع بروز منگل

بوقت ۱۰ بجے صبح

عمر ۴۷ سال

فطرت واسطی کی قبر سے پچیس میٹر جانب جنوب ایک ممتاز عالم دین مولانا مفتی محمد علی لطفی علی گڑھی کی آخری آرام گاہ ہے ۔ مولانا کی نسبت برعظیم پاک و ہند کے نامور عالم دین مولانا لطف اللہ علی گڑھی (م۱۹۱۶ع) کی طرف ہے ، جن کے حلقۂ تلمذ میں پیر مہر علی گولڑوی (م ۱۹۳۷ع) اور حبیب الرحمٰن خان شروانی صدر یار جنگ بہادر (م ۱۹۵۰ع) جیسی ہستیاں شامل ہیں - مفتی صاحب کے مزار پر نصب لوح پر یہ عبارت کندہ ہے :

چراغِ راہ

۱۴۰۹ھ

افسوس وہ چراغ ہستی گل ہو گیا

۱۹۸۹ع

حافظ مولانا مفتی محمد علی لطفی علیگڑھی

ولد

مولوی محمد امجد علی

۱۱ رمضان ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۸۹ع

بروز جمعہ ۳ بجے دن داعیٔ اجل کو لبیک کہا

انا للہ و انا الیہ راجعون

Marfat.com

سب کی جانب سے نگاہیں مسکرا کر پھیر لیں
اک اشارے میں وہ زندگی سمجھا گئے

اس قبرستان کے وسط میں بابا چمن شاہ نامی ایک درویش کی درگاہ ہے - اس درگاہ سے جانب جنوب سات میٹر کے فاصلے پر محمد حسن پاشا المتخلص بہ شاعر لکھنوی کی قبر ہے - ان کا شمار اساتذۂ فن میں ہوتا ہے اور وہ شاعری میں دبستانِ لکھنو کی نمائندگی کیا کرتے تھے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

محمد حسن پاشا

(شاعر لکھنوی)

ولد منظور احمد (مرحوم)

تاریخ وفات ۲۱ صفر المظفر ۱۴۱۰ھ

مطابق ۲۳ ستمبر ۱۹۸۹ع بروز ہفتہ

شاعر لکھنوی کی قبر سے جانب مغرب مائل بہ شمال چند قدم کے فاصلے پر مشہور شاعر اسمٰعیل میرٹھی کے پوتے اسلام احمد سیفی المتخلص بہ شعلہ کی آخری آرام گاہ ہے - ان کے والد محمد اسلم سیفی بھی شاعر تھے - یوں اسلام احمد تین پشتوں کی روایت کے امین تھے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

شاعر ابن شاعر ابن شاعر

Marfat.com

المرحوم اسلام احمد سیفی شعلہ

ولد

محمد اسلم سیفی ابن مولانا محمد اسمٰعیل میرٹھی

تاریخ وفات

۱۳ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ

مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۶۷ء

بروز پیر

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ، علی گڑھ میں پروفیسر مولانا ضیاء احمد بدایونی (م ۱۹۷۳ء) نے مسلمانوں کی تین نسلوں کو پڑھایا ہے - ان کا مضمون فارسی تھا لیکن پرانے اساتذہ کی طرح مرحوم تمام علوم عقلی و نقلی پر حاوی تھے - ان کے فرزند ارجمند حبیب احمد صدیقی بدایونی قیام پاکستان کے بعد کراچی چلے آئے تھے- یہیں ان کا انتقال ہوا- ان کے ایک بھائی ظہیر احمد صدیقی دہلی یونیورسٹی میں صدر شعبۂ اردو کے منصب پر فائز تھے - ان کی ابدی آرام گاہ قبرستان کے جنوب مغربی گوشے میں ہے - حبیب احمد صدیقی کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حبیب احمد صدیقی بدایونی

خلف

پروفیسر ضیاء احمد بدایونی علیگ

تاریخ وفات ۲۵ شوال المکرم ۱۴۰۸ھ

مطابق ۱۱ جون ۱۹۸۸ء

Marfat.com

قبرستانِ ماڈل کالونی ملیر

کراچی ایئر پورٹ اور ماڈل کالونی ملیر کے درمیان جناح ایونیو حدِّ فاصل ہے - یہ قبرستان جناح ایونیو پر پاکستان سیکوریٹی پرنٹنگ پریس کے قریب واقع ہے - اس میں ماڈل کالونی اور ملحقہ علاقوں سے میتیں تدفین کے لیے آتی ہیں -

Marfat.com

قبرستان ماڈل کالونی کے جنوبی حصے میں سڑک کے کنارے مشہور خاکسار غلام نبی جانباز کی ابدی آرام گاہ ہے ۔

مرحوم علامہ المشرق کے ۳۱۳ جانبازوں کے جیش میں شامل تھے ۔ ان کے ایک فرزند ڈاکٹر محمد طفیل ایم ایس سی پنجاب ، پی ایچ ڈی کیمبرج پاکستان سیکوریٹی پرنٹنگ پریس کے ڈائریکٹر ہیں اور دوسرے فرزند ڈاکٹر محمد اسحٰق ایم ایس سی پنجاب ، ڈی فل آکسن جدہ یونیورسٹی میں کیمسٹری کے استاد ہیں ۔ غلام نبی کی عمر کا بیشتر حصہ سیر و سیاحت میں گزرا ہے ۔ ان کا گھر گڑھی شاہو لاہور میں تھا لیکن ان کا انتقال کراچی میں ہوا ، اس لیے وہیں دفنائے گئے ۔ ان کی ذات گرامی پی ایچ ڈی کا موضوع ہے ۔ مرحوم کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے ، اس پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ علٰی حبیبہ محمد و آلہ و اصحابہ وسلم

مرقد

حاجی غلام نبی

ولد

حاجی نواب دین

تاریخ وفات جمعرات ۱۴ صفر ۱۴۰۰ھ

بمطابق پنجشنبہ ۳ جنوری ۱۹۸۰ء

عمر ۸۰ سال

عظیم آباد پٹنہ کی فوجی چھاؤنی دانا پور میں ہے ۔ اس قصبے کی خاک پاک سے مولانا عبدالرؤف صاحب "اصح السیر" جیسی عظیم ہستی پیدا ہوئی ہے ۔

Marfat.com

اسی قصبے کے ایک پیر طریقت اور طبیب حاذق شاہ محمد وکیل کفیلی دانا پوری قیام پاکستان کے بعد کراچی چلے آئے تھے - ان کی قبر غلام نبی خاکسار کے مرقد سے جانب شمال پچیس میٹر کے فاصلے پر ہے۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

یا اللہ　　　　　　　　　　یا محمدؐ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کبھی نفرت نہیں ملتی در مولا کے بندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

حضرت حکیم سید شاہ محمد وکیل کفیلی

تاریخ وفات ۸ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ

مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۸۹ء

بروز سہ شنبہ (منگل) بوقت $\frac{1}{2}$۷ بجے صبح

انا للہ وانا الیہ راجعون

مونس و غمخوار اے برادر ذی وقار
آپ کی رحلت سے قلب روح آب ہے بے قرار
اتنی کیا جلدی تھی جو سوئے عدم رحلت کیے
تا قیامت اب رہینگی سب کی آنکھیں اشکبار

(از طرف نواسہ)

جناح ایونیو پر قبرستان کی مغربی دیوار کے قریب ایک خاندانی احاطہ قبور میں بابائے ہومیوپیتھی ڈاکٹر حمید محو خواب ابدی ہیں - جرمن ہومیوپیتھی کے بانی ہیں ، انھوں نے بھی ڈاکٹر حمید کی حذاقت کا لوہا مانا ہے - مرحوم کا آبائی وطن دارا پور ضلع ہوشیار پور تھا - ان کے نام پر ہومیو پیتھی کے کئی ادارے چل رہے ہیں - ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ

Marfat.com

نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(سورہ الفاتحہ)

رحمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ

ہومیو پیتھک ڈاکٹر عبدالحمید (مرحوم)

ولد

حکیم سمر الدین مرحوم

تاریخ پیدائش ۱۶ فروری ۱۸۹۸ء

تاریخ وفات ۱۵ جون ۱۹۶۰ء

بمقام کراچی

ان کی قبر سے جانب مشرق ان کی اہلیہ محترمہ وزیر بیگم کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ ان کا انتقال ۸ اپریل ۱۹۷۹ء کو ہوا تھا ۔

بابائے ہومیو پیتھی ڈاکٹر حمید کے مرقد سے جانب شمال چند قدم کے فاصلے پر سڑک کے کنارے ایک ماہر تعلیم پروفیسر امان اللہ مکی کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ربنا اغفرلنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان

ہمارے پروردگار ہماری مغفرت فرما اور ہم سے پہلے جو مسلمان گزر گئے ہیں ان کی بھی مغفرت فرما ۔

Marfat.com

آخری آرام گاہ

مینارۂ علم

پروفیسر امان اللہ مکی

ابن عبدالصمد خان مکی مرحوم

یوم وفات دو شنبہ پیر بتاریخ ۹ مارچ ۱۹۸۳ع

شب ۱۲ بجے بمقام ۱۲/۵۹ ماڈل کالونی کراچی

دعا کے لیے درخواست کنندگان

بیوہ بیٹے اور بیٹی

انبیہٹہ تحصیل نکوڈ ضلع سہارنپور میں ایک مشہور قصبہ ہے جسے انبیہٹہ تحصیل دیو بند ضلع سہارنپور سے ممیز کرنے کی خاطر انبیہٹہ پیرزادگان کہتے ہیں - اس قصبے میں نواب روشن الدولہ بانیٔ سنہری مسجد دہلی کے مرشد، بھاشا زبان کے معروف شاعر اور چشتیہ صابریہ سلسلۂ تصوف کے روحانی پیشوا حضرت میراں بھیکؒ کے پیرو مرشد حضرت شاہ ابوالمعالیؒ کا مزار مبارک ہے - مؤخر الذکر بزرگ کی اولاد سے ایک شاعر شار صابری قیام پاکستان کے بعد کراچی چلے آئے تھے - ان کا مزار پروفیسر امان اللہ مکی کے مرقد سے جانب مشرق چار میٹر کے فاصلے پر ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آخری آرام گاہ

سید ارشاد حسین شار صابری

نبیرہ

شیخ المشائخ حضرت شاہ ابو المعالی قدس سرہ

قصبۂ انبیہٹہ ضلع سہارنپور ، یو پی

تاریخ وفات ۱۵ محرم الحرام ۱۳۹۴ھ[۱]

بروز جمعہ

---

۱ - مطابق ۸ فروری ۱۹۷۴ء -

Marfat.com

روہیلکھنڈ میں بدایوں ہمیشہ ہی سے ایک مردم خیز شہر رہا ہے جہاں کی خاک پاک سے بڑے نامی گرامی صوفیاء ، شعراء ، علماء اور تاریخ دان پیدا ہوئے ہیں - بدایوں سے ایک شاعر عیش بدایونی قیام پاکستان کے بعد کراچی چلے آئے تھے - ان کا نام علمی و ادبی حلقوں میں نامانوس نہیں ہے - ان کی قبر شار صابری کے مرقد سے جانب شمال بیس میٹر کے فاصلے پر ہے اور لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

احمد علی خان عیش بدایونی

پیدائش ۱۹۰۸ع

تاریخ وفات ۱۴ رجب المرجب ۱۴۰۳ھ

مطابق ۲۸ اپریل ۱۹۸۳ع

بروز جمعرات

انا للہ وانا الیہ راجعون

قبرستان کے وسط میں حال ہی میں ایک شاندار مقبرہ تعمیر ہوا ہے - اس مقبرے کی اندرونی دیواروں پر ہونے والا شیشے کا کام دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے - مقامی لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ یہ مزار غازی عبداللہ ''اصحابی'' کا ہے اور کلفٹن میں ان کے نام سے جو قبر منسوب ہے ، وہ جعلی ہے - سندھ کے عظیم محقق ڈاکٹر عمر بن محمد داؤد پوتا (م ۱۹۵۹ع) کی تحقیق کے مطابق کلفٹن میں جو قبر غازی عبداللہ کے نام سے منسوب ہے ، وہ دراصل عبیداللہ بن نبہان کی ہے ، جو محمد بن قاسم سے پہلے راجہ داہر کے مقابلے کو بھیجے گئے تھے - ان کا سال شہادت ۷۱۰ھ ہے -

کلفٹن میں غازی عبداللہ کے مزار کی تعمیر نو کے وقت عمارت کی پیشانی پر یہ عبارت لکھ دی گئی ہے :

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درگاہ حضرت عبداللہ شاہ غازی

سنہ ولادت 98 ہجری

سنہ شہادت 151 ہجری[1]

اس کتبے نے ڈاکٹر عمر بن محمد داؤد پوتا کی تحقیق پر پانی پھیر دیا ہے۔ عبداللہ "اصحابی" سے منسوب ایک قبر ٹھٹھہ میں کوہ مکلی پر بھی ہے۔ عوام الناس نے انہیں بھی صحابی مشہور کر دیا ہے۔ حال ہی میں ڈاکٹر ام سلمی نے حضرت شاہ محمد غوث قادری (م ۱۷۳۹ع) پر ایک مقالہ لکھا ہے جس پر انہیں ڈاکٹریٹ ملی ہے۔ یہ ٹھٹھہ والے عبداللہ "صحابی" (م ۱۶۵۲ع) حضرت شاہ محمد غوث کے دادا تھے اور وہ شاہجہان کے ہم عصر تھے۔

کلفٹن بھی ایک نئی آبادی ہے۔ وہاں عبیداللہ بن نبہان کا دفن ہونا محلِ نظر ہے۔

حکیم محمد سعید صاحب نے حب ندی کے قریب مدینۃ الحکمت کی بنیاد رکھی ہے۔ انہوں نے جو تحقیق کروائی ہے اس کے مطابق محمد بن قاسم کا لشکر مدینتہ الحکمت میں سے گزرا ہے کیونکہ اس کے لشکر کو میٹھے پانی کی ضرورت تھی اور وہ حب ندی سے ہی مل سکتا تھا۔ ان کے خیال میں محمد بن قاسم مدینۃ الحکمت سے منگھو پیر کے راستے ملیر کی طرف بڑھا تھا۔ کراچی میں ایک قدیم سڑک کا سنگِ میل موجودہ ایئر پورٹ کی حدود میں دریافت ہوا ہے۔ یہ سڑک منگھو پیر کو ملیر سے ملاتی تھی۔ اسی تحقیق کی روشنی میں ماڈل کالونی کے قبرستان میں موجود عبداللہ "اصحابی" پر مزید تحقیق کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح حیدرآباد سندھ کے کچے قلعے میں بھی عبداللہ "اصحابی" کا مزار موجود ہے۔

ماڈل کالونی کے قبرستان میں عبداللہ "اصحابی" کا مقبرہ حال ہی میں تعمیر ہوا ہے۔ اس پر کوئی کتبہ نصب نہیں ہے۔

---

۱ - سنین رومن رسم الخط میں لکھے گئے ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

قبرستانِ سوسائٹی

یہ قبرستان شاہراہ قائدین اور طارق روڈ کے سنگم پر واقع ہے - اس کی ایک دیوار طارق روڈ پر ہے اور دوسری شاہراہ قائدین پر - یہاں عام طور پر P. E. C. H. S. ، پرانی نمائش ، خدا داد کالونی ، سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی ، جمشید روڈ اور بنوری ٹاؤن سے میتیں تدفین کے لیے لائی جاتی ہیں - یہ قبرستان ایک پر رونق علاقے میں واقع ہے -

Marfat.com

قبرستانِ سوسائٹی میں صدر دروازے سے داخل ہوں تو سامنے محمودہ خاتون کی قبر نظر آتی ہے ۔ مرحومہ محمد فرید الحق ایڈووکیٹ کی نانی تھیں ۔ ان کا تعلق حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے خاندان سے تھا ۔ مرحومہ نعت گو شاعرہ تھیں اور ان کی نعتیں ، جو ماہنامہ تجلی دیوبند میں چھپتی رہی تھیں ، اب کتاب کی صورت میں منصہ شہود پر آ گئی ہیں ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

۷۸۶

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرحومہ

محمودہ خاتون

زوجہ

حکیم اظہار الحق صاحب مرحوم (کیرانوی)

تاریخ وفات

یکم رجب ۱۳۷۸ھ

مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۵۹ع

محمودہ خاتون کی قبر سے جانب قبلہ چند قدم کے فاصلے پر حکیم محمد سعید ، چیئرمین ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن ، پاکستان کی اہلیہ محترمہ بیگم نعمت کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ ان کی قبر کا تعویذ یورپی طرز کا ہے اور وہ پورے قبرستان میں منفرد ہے ۔ ان کی تاریخ وفات وحیدہ نسیم صاحبہ نے کہی تھی جو ان کی قبر کے تعویذ پر کندہ ہے :

بیگم نعمت حکیم محمد سعید

جو ٹوٹا نعمتِ دنیا سے رشتہ
درِ رحمت پہ لائی فکرِ عقبیٰ

Marfat.com

کھلا نعمت تری حاضر ہے مولا
ملے صدقہ محمد مصطفیٰ کا

تو رضواں نے درِ جنت پہ آ کر
کہا : لا تقنطوا من رحمۃ اللہ
۱۴۰۱ھ

وفات ۱۷ شوال المکرم ۱۴۰۱ھ
۱۸ اگست ۱۹۸۱ء شمسی

صدر دروازے سے قبرستان میں داخل ہوتے ہی دائیں ہاتھ مڑ جائیں تو چھ میٹر کے فاصلے پر پاکستان کے سابق وزیر خزانہ محمد شعیب قریشی کی قبر دکھائی دیتی ہے ۔ مرحوم مولانا محمد علی جوہر کے داماد تھے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قولوا نجنا شعیباً برحمۃٍ منّا [1]

۱۳۸۱ھ

مزار

محمد شعیب قریشی

تاریخ ولادت : ۳۰ جون ۱۸۸۹ء مطابق ۱۳۰۸ھ

تاریخ وفات : ۲۵ فروری ۱۹۶۲ء مطابق ۱۳۸۱ھ

شعیب قریشی کے پہلو میں ان کی اہلیہ محترمہ رشیدہ گلنار محو خواب ابدی ہیں ۔ مرحومہ بطلِ حریت مولانا محمد علی جوہر کی بیٹی تھیں ۔ ان کی ایک بہن

---

۱ - اصل آیت یوں ہے :

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۔ ۔ ۔

ہود - ۹۴

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے قبرستان میں ابدی نیند سو رہی ہیں اور ایک
بہن اسی قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں - رشیدہ گلنار کے لوح مزار پر یہ عبارت
درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رشیدہ گلنار

بنت

مولانا محمد علی مرحوم جوہر

زوجہ

شعیب قریشی

ولادت : رام پور ۳۰ دسمبر ۱۹۱۲ع

وفات : کراچی ۲۳ نومبر ۱۹۵۴ع

گلنار کے پہلو میں ان کی صاحبزادی خالدہ محو خواب ابدی ہیں - ان کے
لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ یرثون الفردوس ہم فیہا خٰلدون

خالدہ

بنتِ شعیب قریشی

تاریخ ولادت ۲۰ اپریل ۱۹۳۴ع

مطابق ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ

تاریخ وفات ۲۳ فروری ۱۹۸۳ع

مطابق ۹ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ

رشیدہ گلنار کی قبر سے جانب شمال مشرق چار میٹر کے فاصلے پر نواب
جونا گڈھ کی قبر ہے - نوابانِ جونا گڈھ کے احوال غلام احمد نے "مرأت

Marfat.com

مصطفیٰ آباد“ کے عنوان سے بڑی شرح و بسط کے ساتھ لکھے ہیں - نواب جونا گڈھ نے آزادی کے وقت اپنی ریاست کا الحاق پاکستان کے ساتھ کر کے بڑی جرأت و بہادری اور ایثار و قربانی کا ثبوت دیا تھا - نواب صاحب کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آرام گاہ

کرنل ہزہائی نس نواب سر محبت خان جی رسول خان جی

این ، کیو ، اے ؛ جی ، سی ، آئی ، ای؛ کے ، سی ، ایس ، آئی

والئی ریاست جونا گڈھ

پیدائش ۲ اگست ۱۹۰۰ع وفات ۷ نومبر ۱۹۵۹ع

جناب عبدالرشید صاحب سجادہ نشین درگاہ بخشی ہند حضرت بو علی شاہ قلندر پانی پتیؒ کے مزار سے صرف دو میٹر جانب مشرق کراچی کے ایک ماہر تعلیم پروفیسر محمد ابراہیم کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کی قبر کا کتبہ ان کی بیٹی عطیہ فاطمہ نے نصب کیا ہے جس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ مرحوم اولاد نرینہ سے محروم تھے - ان کے کتبے کی عبارت قابل توجہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلام قولا من رب رحیم

جان دے کر جو ہاتھ آتا ہے

ہے یہی وہ مقامِ ابراہیم

پروفیسر محمد ابراہیم

تاریخ وفات ۳۱ جنوری ۱۹۵۸ع

والدِ محترم

عطیہ فاطمہ

Marfat.com

پروفیسر محمد ابراہیم کے قدموں میں نواب محمد دلاور خانجی کی قبر ہے - ان کے والدِ محترم نواب مہابت خان جی رسول خانجی والئی جوناگڈھ بھی ان کے قریب ہی مدفون ہیں - مرحوم سندھ کے گورنر رہ چکے ہیں - ان کے لوحِ مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

انا للہ و انا الیہ راجعون

Al-Haj His Highness Colonel Nawab Mohammad Dilawar Khanji
I.C.S, H Q A, PMM,

Honour of His Majesty Abdul Aziz Al-Saud, Nawab of Junagarh State And Governor of Sind

S/o H.H Sir Nawab Mahabat Khanji Rasul Khanji.

Born 23rd June 1922

Junagarh State

Died 30th July 1989

Karachi.

نواب جوناگڑھ رسول خان جی کی قبر سے جانب جنوب آٹھ میٹر کے فاصلے پر مشہور موسیقار آستاد اللہ دیا کی آخری آرام گاہ ہے - وہ اپنے عہد کے نامور موسیقار تھے اور بڑے بڑے اساتذۂ فن نے ان کے فن کی داد دی تھی - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرحوم

آستاد بابو بدر الدین اللہ دیا

ولد

سردار قطب الدین

Marfat.com

تاریخ وفات ۱۵ شوال المکرم ۱۳۷۸ھ
مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۵۹ع

شعیب قریشی کی قبر سے جانبِ شمال ایک چھتری کے نیچے درگاہ بو علی شاہ قلندر پانی پتی کے سجادہ نشین شاہ عبدالرشید آسودہ خاک ہیں - مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہور میں رہتے تھے - اپریل ۱۹۶۲ع میں موصوف حجِ بیت اللہ کے ارادے سے کراچی پہنچے اور جہاز میں سوار ہونے سے پہلے رحلت کر گئے - موصوف بڑے اچھے شاعر تھے - ان کا یہ شعر دل میں رکھ لینے کے لائق ہے :

میں خود فریب ہوں میری ہستی فریب ہے
دنیا کی ہر بلندی و پستی فریب ہے

ان کے لوحِ مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

رفت از جہاں سوئے جناں ماوائے ما ملجائے ما
یعنی جنابِ مرشد و مولائے ما عبدالرشید

سجادہ و اولادِ حضرت بوعلی پانی پتی
درویشِ کامل صاحبِ لطف و عطا عبدالرشید

از ہر ادائے دلبری شانِ قلندر آشکار
حسن و جمال و بوعلی را آئینہ عبدالرشید

اے عازمِ حج و زیارت بر تو از ما صد سلام
قربان راہ مصطفیٰ صد مرحبا عبدالرشید

تا حشر روح پاک تو در کعبہ شد وقف طواف
بخشید این رتبہ ترا رب العلا عبدالرشید

اکرم لنا یا مرشدی ادرک لنا یا سیدی
بالمرتبہ للہ انظر حالنا عبدالرشید

بنوشت تاریخ وفاتش عارف اندوہ گین
ملجائے عالم معدنِ صدق و صفا عبدالرشید
۱۳۸۱ھ

نثار احمد فاروقی خیرآبادی

۱۹ ذیقعد ۱۳۸۲ہجری مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۶۲ عیسوی

Marfat.com

شاہ عبدالرشید پانی پتی کے مزار سے پندرہ میٹر جانبِ شمال مشرق سید عبدالوحید ابن سید عبدالاحد دہلوی مالک مطبع مجتبائی دہلی محو استراحت ہیں - مطبع مجتبائی سے علوم اسلامیہ پر بے شمار کتابیں شائع ہوئی ہیں - تقسیم ہند کے بعد اس مطبع کے مالکان دہلی سے ہجرت کرکے کراچی چلے آئے - دہلی میں مطبع کی عمارت میں ہارڈ ویر اور سٹیل پائپوں کا سٹور بن گیا اور اس کے ایک حصے میں ہمارے فاضل دوست ڈاکٹر تنویر احمد علوی نے سکونت اختیار کر لی ہے - سید عبدالوحید مرحوم کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حسبنا اللہ و نعم الوکیل نعم المولٰی و نعم النصیر

سید عبدالوحید

خلف

خان بہادر سید عبدالاحد مالک مطبع مجتبائی دہلی

تاریخ پیدائش ۲۱ فروری ۱۹۰۶ء

تاریخ وفات ۴ اکتوبر ۱۹۶۳ء

بروز جمعہ

شعیب قریشی کی قبر سے جانبِ مشرق پندرہ میٹر کے فاصلے پر ڈائریکٹر جنرل ریڈیو پاکستان زیڈ - اے بخاری ابدی نیند سو رہے ہیں - موصوف فنِ موسیقی کے اُستاد ، اہل فن کے صحیح قدر دان اور نشریات کے ماہر تھے - ان کے حالات میں "یادِ یارِ مہربان" کے عنوان سے ایک کتاب بھی چھپ چکی ہے - ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے - اس پر یہ عبارت درج ہے :

Marfat.com

۷۸۶
کل نفس ذائقة الموت ثم الینا ترجعون

مرقد

سید ذوالفقار علی بخاری

تاریخ وفات ۱۲ جولائی ۱۹۷۵ء

مطابق یکم رجب المرجب ۱۳۹۵ھ

بروز ہفتہ

زیڈ ، اے ، بخاری کی مسقف قبر سے جانب جنوب مشرق چند قدم کے فاصلے پر قدرت اللہ شہاب کی والدہ ماجدہ محو خواب ابدی ہیں ۔ ان کی قبر شاہراہ قائدین سے نظر آتی ہے ۔ "شہاب نامہ" میں کئی مواقع پر ان کا ذکر خیر آیا ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماں جی

والدۂ محترمہ

قدرت اللہ شہاب

تاریخ وفات ۲ مارچ ۱۹۶۲ء

بروز جمعة الوداع رمضان المبارک

انا للہ وانا الیہ راجعون

ماں جی (والدۂ قدرت اللہ شہاب) کی قبر سے جانب شمال مشرق پندرہ میٹر کے فاصلے پر پاکستان کے ایک نامور صحافی اور روزنامہ حریت کراچی کے مدیر شہیر سید فخر ماتری آسودۂ خاک ہیں ۔ ان کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ

یا محمد

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آخری آرام گاہ

پیرزادہ سید فخر ماتری مرحوم

تاریخ پیدائش : ۳ ستمبر ۱۹۱۸ء

تاریخ وفات : ۵ مارچ ۱۹۶۶ء

فخر ماتری کی قبر سے جانبِ مشرق بیس میٹر کے فاصلے پر مشہور شاعر عبرت الہ آبادی کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کا مجموعۂ کلام ہنوزکسی نے مرتب نہیں کیا ، ان کا کلام ادبی جرائد کی فائلوں میں محفوظ ہے - ان کا اپنا ہی ایک شعر ان کے لوح مزار پر کندہ ہے جس سے ان کی افتادِ طبع کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے :

برحمت یا ارحم الراحمین

سید ظفر حسن عبرت الہ آبادی

۲۴ نومبر ۱۹۶۳ء

عہد حیات ایک تخیّل کا نام تھا
ذہن قضا میں آئے فراموش ہو گئے
(عبرت)

"ماں جی" کی قبر سے جانب قبلہ پچیس میٹر کے فاصلے پر قبرستان کی جنوبی دیوار کے ساتھ مشہور سیاستدان اور وزیر حامد حسین فاروقی کی قبر ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(سورۂ اخلاص)

حامد حسین فاروقی

سابق وزیر صنعت و زراعت

تاریخ وفات

یکم اکتوبر ۱۹۷۳ء

پیر عبدالرشید پانی پتی کے مزار سے بیس میٹر جانب شمال حسین شہید سہروردی کے بڑے بھائی حسن شاہد سہروردی محو استراحت ہیں ۔ موصوف کئی زبانوں کے ماہر اور پبلک سروس کمیشن کے رکن تھے - وہ کچھ عرصہ ہسپانیہ میں سفیر کے فرائض بھی انجام دے چکے ہیں ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

(بسمہٖ تعالیٰ)

یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ

مرضیۃ فادخلی فی عبٰدی و ادخلی جنتی

حسن شاہد سہروردی

خلف اکبر جسٹس سر زاہد سہروردی

دانشور نامور

پیدائش مدنا پور مغربی بنگال ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۱ء

وفات کراچی پاکستان ۳ مارچ ۱۹۶۴ء

لاکھوں میں ایک ہزاروں میں فرد تھا

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

قبرستان سوسائٹی کی شمالی دیوار کے ساتھ ایک مسقف احاطۂ قبور ہے جس کے باہر "راحت کدہ" کا بورڈ نصب ہے - اس احاطۂ قبور میں سر راس مسعود

Marfat.com

کی بیٹی اور سر سید احمد خان کی پڑپوتی نادرہ ابدی نیند سو رہی ہیں - مرحومہ پروفیسر رشید احمد صدیقی کی بہو اور پروفیسر احسان رشید سابق وائس چانسلر جامعہ کراچی کی رفیقۂ حیات تھیں - "مکاتیب رشید احمد صدیقی" میں کئی بار ان کا ذکر آیا ہے - ان کے لوح مزار پر یہ کتبہ درج ہے :

نادرہ

زوجہ

پروفیسر احسان رشید

دختر

سر سید راس مسعود

۲۰ ستمبر ۱۹۷۳ء

در چمن بود و لیکن نتوان گفت

نادرہ کی قبر کے برابر نواب راحت سعید چھتاری کی آخری آرام گاہ ہے - موصوف یو پی کے پہلے مسلمان گورنر نواب حافظ احمد سعید چھتاری کے صاحبزادے تھے - ان کے بزرگ لال خانی راجپوت کہلاتے تھے اور چھتاری ضلع بلند شہر ان کا آبائی وطن تھا - راحت سعید پاکستان کی طرف سے مشرق وسطی میں سفیر کے فرائض بھی انجام دے چکے ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل من علیہا فان

مرنا یہ بعد مرگ کھلا ، انتہا نہیں

خلوت گہ بقا ہے ، حجاب فنا نہیں

نواب راحت سعید چھتاری

فرزند

نواب سر حافظ احمد سعید چھتاری

ولادت ۹ جنوری ۱۹۱۸ء

وفات ۴ مارچ ۱۹۸۷ء

غم زدہ بیٹی

انجم

Marfat.com

راحت سعید چھتاری کی قبر سے جانب جنوب مسقف احاطے سے باہر پانچ میٹر کے فاصلے پر اختر حسین مرحوم ابدی نیند کے مزے لے رہے ہیں - موصوف پرانے آئی سی ایس اور ادب نواز بزرگ تھے - انہوں نے انتقال اقتدار کے موقع پر لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے ساتھ مذاکرات میں سردار عبدالرب نشتر کی مدد کی تھی - قیام پاکستان کے بعد موصوف ایران ، روس ، اٹلی ، الجزائر اور آسٹریا میں منصب سفارت پر فائز رہے اور کچھ وقت وزارت خارجہ میں سیکریٹری جنرل کے عہدۂ جلیلہ پر بھی فائز رہے - پہلے ان کی قبر ایک سادہ سے چبوترے پر تھی - اب اس پر سنگ مرمر کی ایک خوشنما چھتری تعمیر کر دی گئی ہے - ان کے لوح مزار پر کتابی شکل کے کتبے پر صفحہ اول پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل من علیھا فان

اور دوسرے صفحے پر یہ عبارت کندہ :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب اختر حسین صاحب

سابق سفیر پاکستان ، I. C. S.

ولد خان بہادر فضل حسین صاحب

تاریخ پیدائش ۱۰ جنوری ۱۹۱۰ع بریلی ، انڈیا

تاریخ وفات ۴ نومبر ۱۹۷۹ع کراچی پاکستان

راحت کدے سے جانب قبلہ چند قدم کے فاصلے پر ایک چار دیواری کے اندر تین قبریں ہیں - درمیانی قبر مرحوم اسمعیل احمد تسنیم مینائی کی ہے - موصوف رام پور میں پیدا ہوئے اور الہ آباد یونیورسٹی سے گریجوایشن کی - بعد ازاں انہوں نے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد سے ایل ، ایل ، بی کی ڈگری حاصل کی - مرحوم ۱۹۴۹ع میں پاکستان چلے آئے اور یہاں متعدد سرکاری عہدوں پر فائز رہے - موصوف نظم اور نثر دونوں پر حاوی تھے - انہیں فصاحت جنگ جلیل مانکپوری (م ۱۹۴۶ع) سے شرف تلمذ تھا - مرحوم حسرت موہانی، جگر مراد آبادی اور فانی بدایونی کے صحبت یافتہ تھے - ان کا دیوان مرتب ہو چکا ہے - اپنی وفات سے قبل مرحوم ماہنامہ "فاران" کراچی کے مدیر تھے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسمٰعیل احمد تسنیم مینائی

ابن محمد احمد صریر مینائی

(نبیرۂ امیر احمد مینائی)

تاریخ پیدائش یکم محرم ۱۳۲۸ھ

۱۳ جنوری ۱۹۱۰ع

تاریخ وفات ۱۷ شوال ۱۴۱۱ھ

۲ مئی ۱۹۹۱ع

قطعہ تاریخ رحلت

ہیں دبستانِ دین و دانش
ان کی خدمات لائقِ تعظیم
حسن فکر و عمل کا ہے یہ صلہ
سرِ تسنیم آ گئے تسنیم

(محشر بدایونی)

جناب اسمٰعیل احمد مینائی کے پہلو میں جانب قبلہ ان کے برادر اصغر اسحاق احمد مینائی محو خوابِ ابدی ہیں ۔ مرحوم عربی اور فارسی کے منتہی تھے اور انھیں تاریخ کے ساتھ بڑا لگاؤ تھا ۔ شاعری کا ذوق انھیں ورثے میں ملا تھا ۔ اپنے برادرِ گرامی اسمٰعیل احمد مینائی کی طرح انھیں بھی بڑے نامی گرامی شاعروں کی صحبت میسر آئی جس نے ان کے ذوق شاعری کو خوب نکھارا ۔ مرحوم عارف تخلص کرتے تھے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات

Marfat.com

حضرت اسحاق احمد مینائی نور اللہ مرقدہ

محترم اسحاق احمد ہو گئے واصل بحق
ہے یقیناً سب سے اولیٰ مرضیٔ رب جلیل
فاتحہ پڑھیے کہ آسودہ اسی مرقد میں ہیں
"حضرت اسحاق احمد صاف باطن بے عدیل"

۱۹۸۹ء

راغب مراد آبادی

جمعۃ المبارک یکم محرم الحرام ۱۴۱۰ ہجری[1]

جناب اسمٰعیل احمد مینائی کے پہلو میں جانب مشرق ان کی مادرِ مہربان جناب محمد احمد المتخلص بہ صریر مینائی (م ۱۹۳۳ء) کی نصف بہتر اور حضرت امیر مینائی (م ۱۹۰۰ء) کی بہو محترمہ رئیس فاطمہ محوِ خواب ابدی ہیں ۔ بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ اسمٰعیل احمد اپنی والدہ ماجدہ کی آغوش میں ابدی نیند کے مزے لے رہے ہیں ۔ آں محترمہ کے لوحِ مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

یا اللہ　　　　　　یا محمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

رئیس فاطمہ مینائی

زوجہ

محمد احمد مینائی مرحوم ابن امیر مینائیؒ

تاریخ رحلت ۱۱ نومبر ۱۹۶۰ء

بروز جمعہ

انا للہ و انا الیہ راجعون

---

۱ - مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۸۰ء -

Marfat.com

اسمٰعیل احمد تسنیم میناَئی کے مزار سے جانبِ مغرب مائل بہ جنوب ایک بلند و بالا چبوترے پر محسن صدیقی محو خواب ابدی ہیں ۔ مرحوم ایک معروف صنعتکار ، ممتاز قانون دان ، سینٹ کے رکن اور انسان دوست بزرگ تھے ۔ ان کا انتقال کراچی کے فسادات میں کسی شقی القلب کے ہاتھوں گولی لگنے سے ہوا ۔ ان کی وفات پر اخبارات نے اداریے لکھے اور ان کی خدمات کا اعتراف کیا ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات

بل احیاءٌ و لکن لا تشعرون

شہید

محمد محسن صدیقی

ولد

محمد حسین صدیقی

یوم شہادت

۲۸ مئی ۱۹۹۰ء

نواب معشوق یار جنگ کا شمار حیدرآباد دکن کے رؤسا اور نظام کے قریبی ساتھیوں میں ہوتا ہے ۔ مرحوم حضرت بندہ نواز گیسو دراز سید محمد الحسینیؒ کی درگاہ کی انتظامی کمیٹی کے صدر تھے ۔ ان کی نگرانی میں درگاہ شریف سے تصوف کے موضوع پر متعدد کتابیں شائع ہوئیں ۔ ان کے فرزندِ ارجمند محمد حسین خان وکالت کے پیشے سے منسلک تھے ۔ ان کی قبر اختر حسین کی قبر سے جانب جنوب تیس میٹر کے فاصلے پر ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Marfat.com

محمود حسین خان

فرزند

نواب معشوق یار جنگ مرحوم

تاریخ وفات ۷ ذی الحجہ ۱۳۹۴ھ

مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۷۴ع

محمود حسین خان کی قبر سے جانب قبلہ تیس میٹر کے فاصلے پر مشہور شاعر ناقد مراد آبادی کی آخری آرام گاہ ہے ۔ ان کا اپنا ہی ایک شعر لوح مزار پر کندہ ہے جس سے ان کی ذہنی افتاد کا پتہ چلتا ہے ۔ ان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا للہ وانا الیہ راجعون

مفتی سعید الدین احمد

ناقد مراد آبادی

عمر ۷۲ سال

انتقال بروز پیر ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ

مطابق ۲۱ جون ۱۹۷۶ع

شہید تیغ الفت قبر میں جانے نہ پایا تھا
کہ استقبال کو خود رحمت پروردگار آئی

(ناقد مراد آبادی)

مفتی سعید الدین احمد ناقد کی قبر سے جانب قبلہ صرف ایک میٹر کے فاصلے پر خواجہ ناظم الدین مرحوم کے برادر اصغر خواجہ شہاب الدین کی آخری آرام گاہ ہے ۔ ان کی قبر بڑی خراب حالت میں ہے۔ مرحوم گورنر سرحد، وزیر داخلہ پاکستان اور سفیر پاکستان متعینہ سعودی عرب کے معزز عہدوں

Marfat.com

پر فائز رہ چکے ہیں - ان کا شمار اکابر پاکستان میں ہوتا ہے - ان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواجہ شہاب الدین

پیدائش ۱۰ محرم ۱۳۱۵ھ

مطابق ۳۱ مئی ۱۸۹۸ع

وفات ۱۹ صفر ۱۳۹۷ھ

مطابق ۹ فروری ۱۹۷۷ع

راحت کدے سے جانب جنوب مغرب پندرہ میٹر کے فاصلے پر مشہور ادیب اور صحافی ارقام چغتائی کی قبر ہے - مرحوم کلکتے سے ماہنامہ "شاہین" نکالا کرتے تھے اور کراچی آکر انھوں نے ماہنامہ "وجدان" جاری کیا جسے ان کی وفات کے بعد ان کی صاحبزادی شائستہ صاحبہ نکال رہی ہیں - چغتائی صاحب کی قبر کے لوح پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہمارے پیارے آکا صاحب

ابوالقوام مرزا محمد احمد عالم بیگ ارقام چغتائی

ولد مولوی محمد عالم بیگ چغتائی

تاریخ وفات ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۰۷ھ

مطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۸۶ع بروز دو شنبہ

بوقت صبح ۵ بجے بمقام کراچی

راحت کدے سے جانب مغرب تیس میٹر کے فاصلے پر بطل حریت مولانا محمد علی جوہر کی صاحبزادی زہرہ بانو محو خواب ابدی ہیں - اسی قبرستان کے

Marfat.com

جنوبی حصے میں صدر دروازے کے قریب مولانا کی دوسری بیٹی گلنار دفن ہے۔ مؤخرالذکر شعیب قریشی کی رفیقۂ حیات تھیں اور اول الذکر مولانا جوہر کے بھتیجے اور مولانا شوکت علی کے فرزند ارجمند زاہد علی، گورنر سٹیٹ بنک آف پاکستان کے عقد میں تھیں - مولانا کی ایک بیٹی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے قبرستان میں ابدی نیند سو رہی ہیں - زہرہ بانو کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کل من علیہا فان

زہرہ بانو
بنت مولانا محمد علی (جوہر)
زوجہ زاہد علی
ولادت رامپور ۲۲ نومبر ۱۹۰۲ع
وفات کراچی ۱ دسمبر ۱۹۷۷ع

زہرہ بانو کی قبر سے جانب جنوب مشرق بیس میٹر کے فاصلے پر ڈاؤ میڈیکل کالج کے صدر شعبۂ فزیالوجی ڈاکٹر آفاق احمد محو خواب ابدی ہیں - مرحوم کا شمار اپنے مضمون کے ماہروں میں ہوتا تھا اور وہ ایک معروف استاد تھے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ڈاکٹر سید آفاق احمد
ولد
ڈاکٹر سید رشید احمد مرحوم
تاریخ پیدائش ۲ اکتوبر ۱۹۲۱ع
تاریخ وفات ۹ جولائی ۱۹۹۰ع
عمر ٦۵ سال

Marfat.com

ڈاکٹر آفاق احمد کی قبر سے جانبِ جنوب مغرب بیس میٹر کے فاصلے پر ایک ماہرِ تعلیم پروفیسر نجم الدین عزیز محو خواب ابدی ہیں ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پروفیسر نجم الدین عزیز

۱ - مئی ۱۹۰۳ء

۲۳ - جولائی ۱۹۸۲ء

راحت کدہ سے تیس میٹر جانبِ جنوب مغرب ایک خوبصورت چھتری کے نیچے مشہور شاعر بیکس مراد آبادی کی آخری آرام گاہ ہے ۔ مرحوم بڑے اچھے شاعر تھے اور ادبی حلقوں میں بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

محمد رحمت اللہ خان بیکس مراد آبادی

والد

سیف اللہ خان

تاریخ وفات

۳۰ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ

مطابق ۱۴ مئی ۱۹۸۰ء

بیکس کہ تھا اک شاعر و خوش فکر و سخنور
اللہ کرے اس کی لحد فضل سے پُر نور
تاریخ رئیس اپنی زباں پر یہی آئی
وہ مرد گرانقدر "اب بندۂ مغفور"
۱۴۰۰ھ

رئیس امروہوی

Marfat.com

بیگس مراد آبادی کی قبر سے جانب قبلہ آٹھ میٹر کے فاصلے پر راحیل بیگم شروانیہ کی آخری آرام گاہ ہے - مرحومہ کا تعلق ضلع علی گڑھ کے مشہور شروانی خاندان سے تھا - بیگم صاحبہ سرسید گرلز کالج کراچی کی گورننگ باڈی کی رکن تھیں - ان کے لوح مزار پر ان کا پورا تعارف درج ہے :

انا للہ و انا الیہ راجعون

رحلۃ الراحیل

عین طوفاں میں ہوئی کشتی منزل پہ سوار
مرحبا شاہدِ اسلام پہ مرنے والی

راحیل بیگم شروانیہ

بنت

نواب حاجی محمد موسیٰ خان شروانی[1] رئیس علیگڑھ

بیوہ

مرزا یحییٰ بیگ خلف نواب سرور جنگ بہادر

والدہ

مرزا الیاس ہمایوں بیگ

مرزا احمد جواد بیگ

ولادت	رحلت
۲۹ مئی ۱۸۹۴ء	۲۲ جنوری ۱۹۸۲ء

راحیل بیگم شروانیہ کی قبر سے دس میٹر جانب قبلہ مشہور استاد اور ماہر تعلیم خورشید احمد چشتی آسودۂ خاک ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

---

۱ - ۱۹۱۳ء میں جب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے قیام کے سلسلے میں مسلمانان ہند سے چندہ جمع کرنے کے لیے کمیٹی قائم کی گئی تو نواب حاجی محمد موسیٰ خان اس کے رکن منتخب ہوئے تھے -

Marfat.com

مرحوم

خورشید احمد چشتی

پرنسپل گورنمنٹ کالج کوئٹہ

عمر ۴۹ سال

تاریخ وفات ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۷۴ھ

مطابق ۱۶ مئی ۱۹۵۴ع بروز اتوار

اسی قبرستان کے وسط میں ایک چھوٹی سی مسجد کے صحن میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے خلیفہ اور جامعہ اشرفیہ لاہور کے بانی مفتی محمد حسن امرتسریؒ آسودۂ خاک ہیں - "بزم اشرف کے چراغ" میں پروفیسر احمد سعید نے تفصیل کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

—۱۹۶۱ع—

اے کہ بر ما می روی دامن کشاں

از سر اخلاص الحمدے بخواں

قطعہ تاریخ وفات

چو مفتی محمد حسن رخت بست — رواں شد برائے جہانے دگر

بجاں کشتۂ تیغ تسلیم شد — کہ از غیب جاں ہر زمانے دگر

بگفتم بیک مصرع تاریخ و سجع — بدست آمدہ صنعت خوب تر

روئے بشارت بگو اصطفا — شفیعش محمد ، حسن راہبر

۲ + ۱۳۷۸ = ۱۳۸۰ھ

(نوٹ : بشارت کے چہرے یعنی اول حرف "ب" کے ۲ عدد دوسرے مصرعہ کے اعداد میں جمع کرنے سے تاریخ نکلتی ہے - نتیجۂ فکر : حاجی محمد اصطفا خان لکھنوی) - مفتی صاحب یکم جون ۱۹۶۱ء کو فوت ہوئے -

---

Marfat.com

مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ کی ابدی خوابگاہ سے جانبِ شمال دو میٹر کے فاصلے پر مولانا احتشام الحق تھانوی مرحوم کے والد بزرگوار مولانا ظہور الحق مرحوم محوِ خواب ابدی ہیں ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا ظہور الحق رحمۃ اللہ علیہ

وفات شب دو شنبہ ۶ ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ[1] بعمر ۷۶ سال

عزیز الحق غمین شد از وفاتِ والد ماجد
ہم ارشاد و عماد و اعتماد و احتشام الحق

بزرگے زندہ دل بود بہ علم و اتقا یکتا
علومش جملہ مستحضر دلش در شوق مستغرق

گہے نطق بلیغش منبر و محراب را زینت
گہے طبع لطیفش محفلِ احباب را رونق

بہ فیض صحبتِ اشرف علیؒ از ہمدمان اشرف
ز صدق حضرت صدیق طبعاً صادق و اصدق

نہ ریزد ہیچ برگے جز بہ حکمِ خالق عالم
نہ میرد ہیچ کس الا بہ امر قادر مطلق

اسد گر چار سال دیگر او را زندگی بودے
شدے تاریخ رحلت "مولانا ظہور الحق"

۱۳۷۸ - ۴ = ۱۳۷۴

(اسد ملتانی)

مولانا ظہور الحق تھانوی کے پہلو میں جانبِ مشرق آن کے فرزند ارجمند اور مولانا احتشام الحق تھانوی کے برادر اصغر اعتماد الحق تھانوی محوِ خواب ابدی ہیں ۔ ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

---

۱ - مطابق ۲۶ جون ۱۹۵۵ء -

مرحوم

اعتماد الحق صدیقی

ولد مولانا ظہور الحق رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ پیدائش ۴ اگست ۱۹۱۹ء

تاریخ وفات ۱۵ جون ۱۹۸۹ء بروز جمعرات

مطابق ۱۰ ذیقعد ۱۴۰۹ھ بعمر ۷۰ سال

انوکھی چمک اس کے چہرے پہ تھی
مجھے کیا خبر تھی وہ مر جائے گا

مولانا اعتماد الحق صدیقی تھانوی کی قبر سے جانب شمال مشرق ایک چھتری کے نیچے سردار عبدالرب نشتر کے فرزندِ ارجمند محمد اجمل کی آخری آرام گاہ ہے - مرحوم اغلباً کراچی پورٹ ٹرسٹ میں کسی بڑے عہدے پر فائز تھے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد اجمل

خلف

سردار عبدالرب نشتر

ولادت پشاور ۱۲ مارچ ۱۹۳۳ء

وفات کراچی ۱۵ مارچ ۱۹٦۳ء

انا للہ و انا الیہ راجعون

اجمل نشتر کی قبر کے سرہانے مائل بہ قبلہ مشہور ترقی پسند ادیب ن ، م ، راشد کی رفیقۂ حیات صفیہ بیگم کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کی وفات کراچی میں ہوئی اور انھیں قبرستان سوسائٹی میں جگہ ملی - ان کے شوہر کا انتقال انگلستان میں ہوا اور اخبارات کی اطلاع کے مطابق اس نے وصیت کی تھی کہ اُسے دفن کرنے کی بجائے جلایا جائے - صفیہ بیگم کے لوح مزار پر یہ

Marfat.com

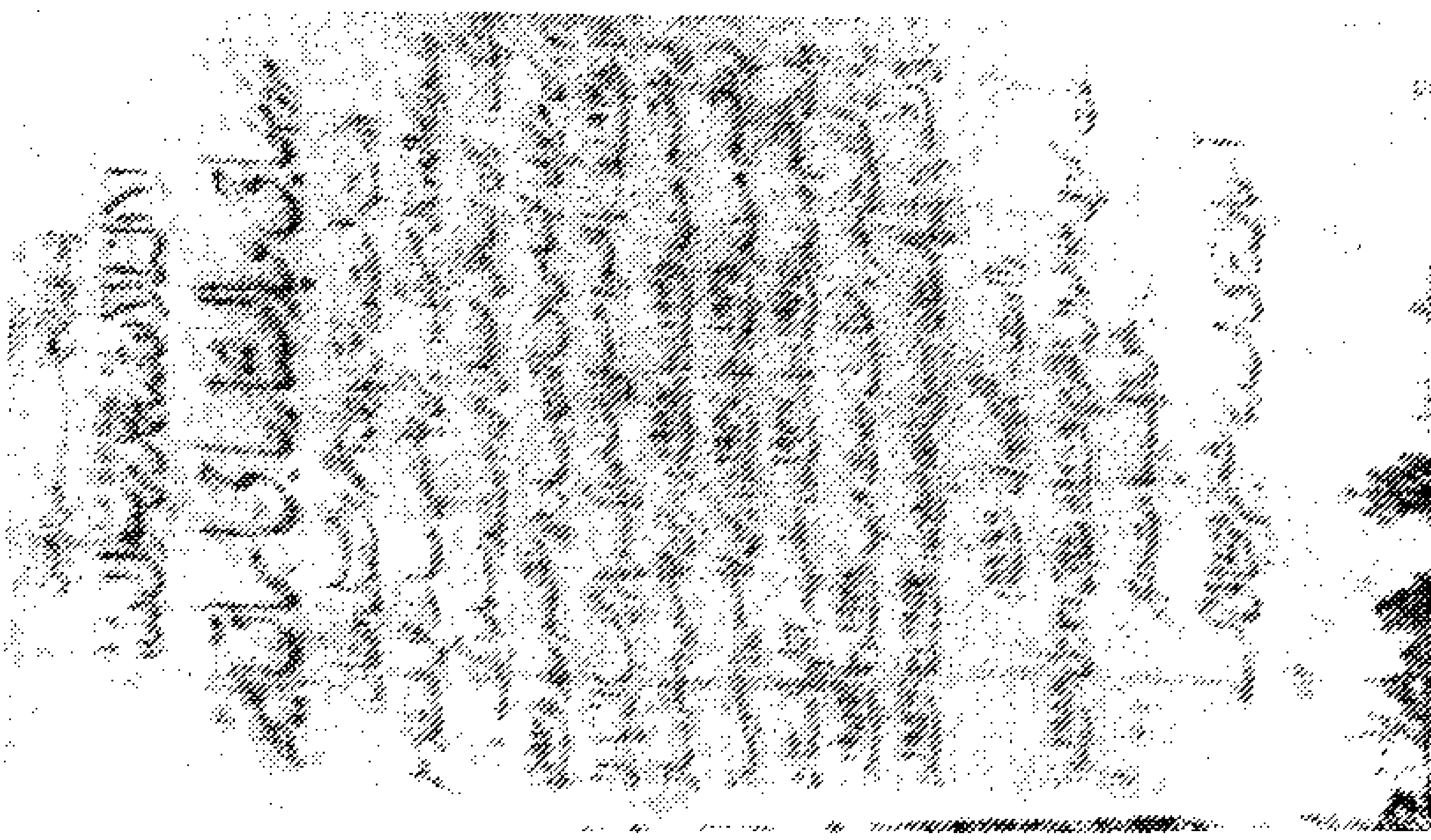

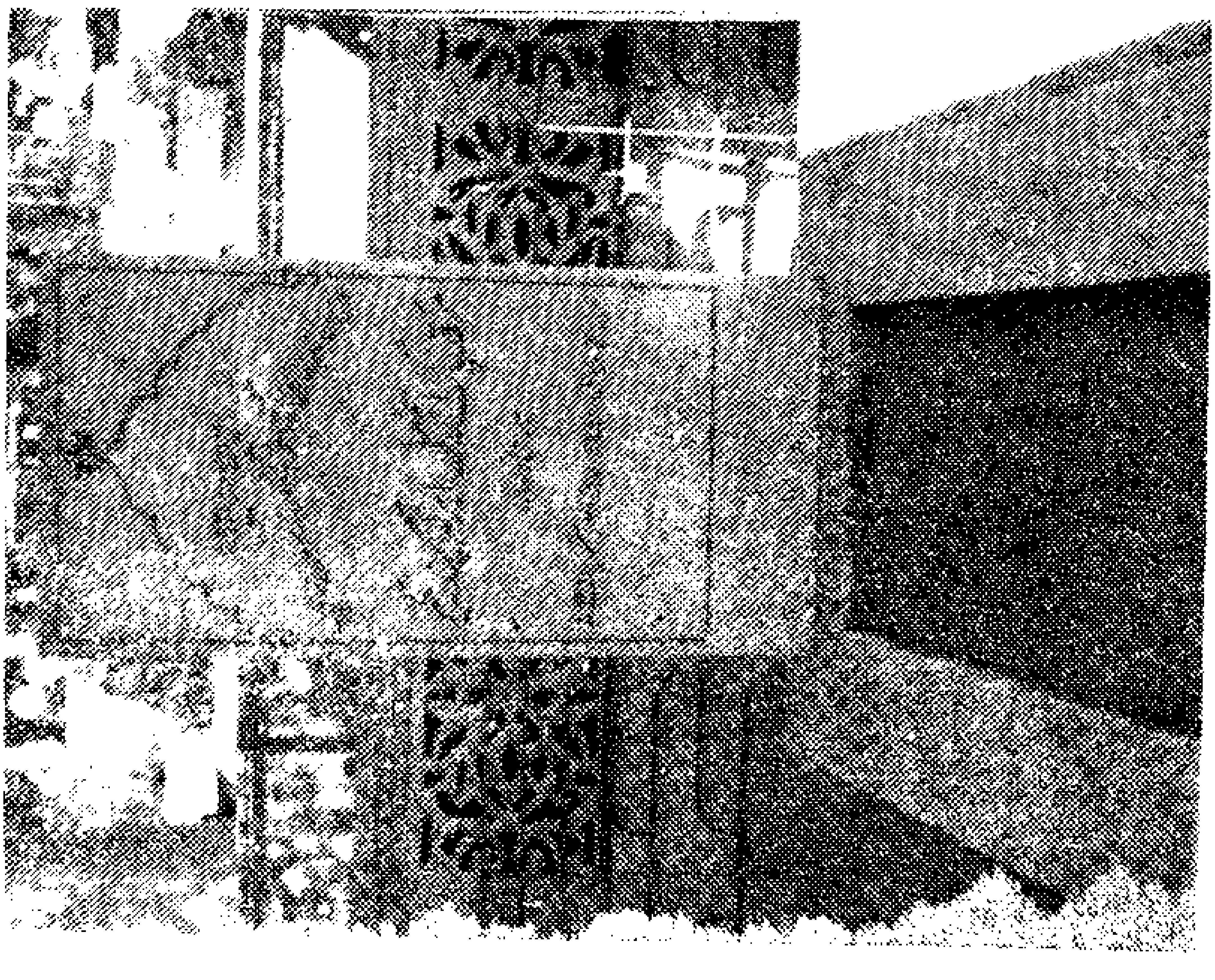

Marfat.com

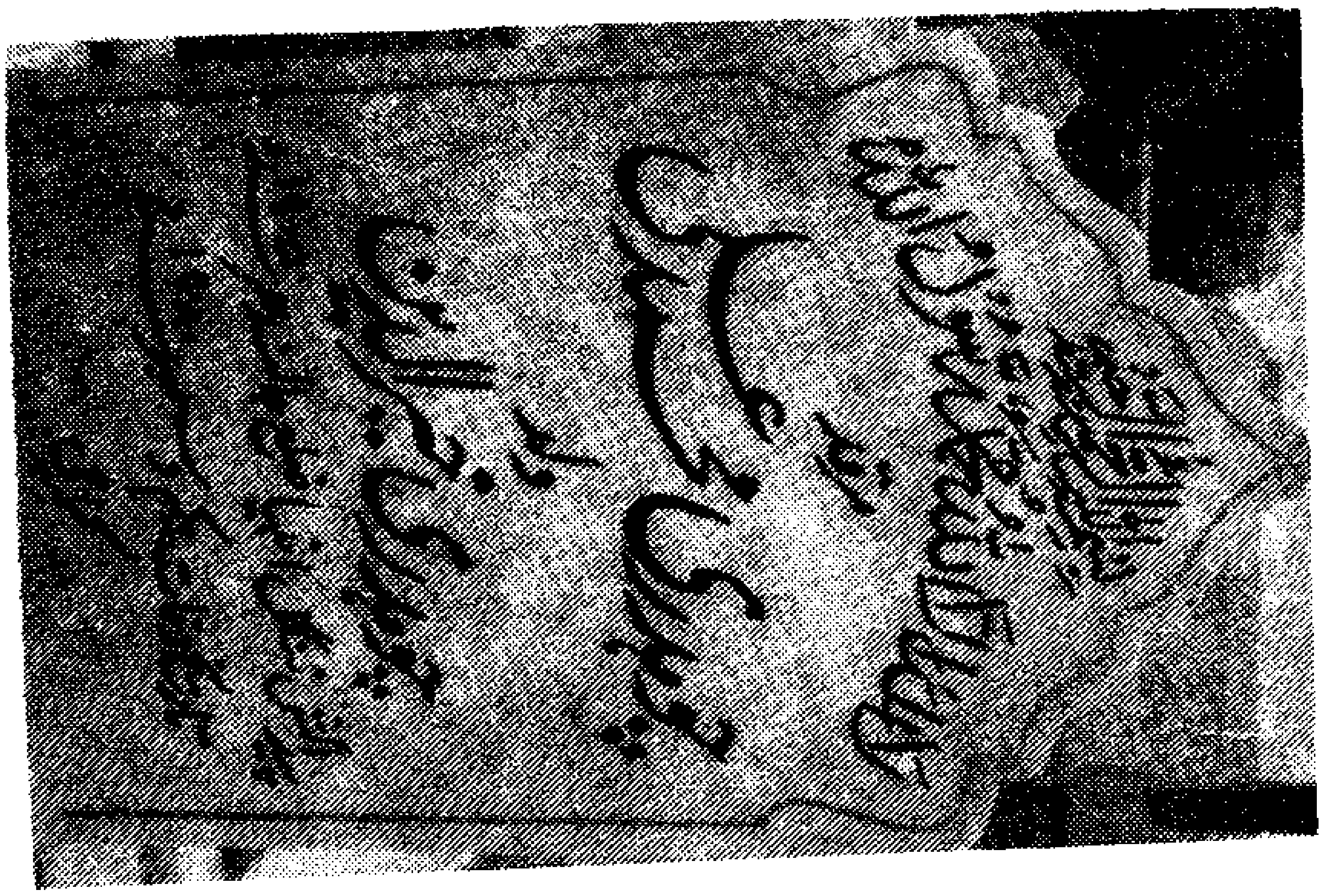

Marfat.com

عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرحومہ

صفیہ بیگم

اہلیہ

ن ، م ، راشد

ولادت : ۵ اگست ۱۹۱۵ع

وفات : ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۱ع

انا للہ و انا الیہ راجعون

مفتی محمد حسنؒ کے پہلو میں جانبِ قبلہ پاکستان کے ایک محنتی افسر اور دیانتدار وزیراعظم چوہدری محمد علی مدفون ہیں ۔ انھوں نے *Emergence of Pakistan* کے عنوان سے تحریک آزادی کی دستاویز تیار کی تھی جس کا "ظہورِ پاکستان" کے نام سے اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے - چوہدری صاحب کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

چوہدری محمد علی

والد

چوہدری خیر الدین

پیدائش ننگل انبیاء ، ضلع جالندھر ۱۹۰۵ع

تاریخ وفات یکم دسمبر ۱۹۸۰ع کراچی

چوہدری محمد علی کی قبر سے اندازاً پچیس تیس میٹر کے فاصلے پر جانبِ مغرب پاکستان کے ایک اور وزیر اعظم جناب آئی آئی چندریگر کی قبر ہے -

Marfat.com

موصوف قائداعظم کے ایک معتمد ساتھی اور خان لیاقت علی خان کی اولین کابینہ میں وزیر تھے - ان کی قبر پر جو لوح نصب ہے اس پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حق حق حق

کل من علیھا فان و یبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

مرقد پاک

اسمٰعیل ابراہیم چندریگر

تاریخ وصال

۴ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ مطابق ۲۶ ستمبر ۱۹۶۰ع

ان کی قبر سے متصل ان کی اہلیہ بیگم حلیمہ چندریگر (م ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۵ع) اور ان کے فرزند عبداللہ اسمٰعیل (م ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ع) کی قبریں ہیں - ان قبروں کے اوپر ایک چھتری بنی ہوئی ہے -

---

ہندوستان کے مغربی ساحل پر سورت ایجنسی میں تین ریاستیں تھیں - ان میں سے ایک ریاست سیاچین کے فرمانروا مسلمان تھے - ان کے لقب "سیدی" سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ ان کے مورثِ اعلیٰ افریقہ سے ہندوستان آئے ہوں گے - آزادی کے بعد فرمانروائے سیاچین کے فرزند سلیم خان کراچی چلے آئے اور یہیں ۱۹۷۵ع میں ان کا انتقال ہوا - ان کی قبر اسمٰعیل ابراہیم چندریگر کی قبر سے جانبِ مشرق بیس میٹر کے فاصلے پر ہے - ان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Captain Nawabzada Sidi Mohammad Salim Khan
of Siachin State
Son of
His Highness Nawab Sidi
Ibrahim Khan III
Ruler of Siachin State
Date of Birth 21 September 1913
Died on 3rd October 1975

Marfat.com

جناب چندریگر کے مزار سے پندرہ میٹر جانب شمال اردو کے عظیم ناول نگار اور افسانہ نویس غلام عباس محو خواب ابدی ہیں ۔ انھوں نے آنندی ، جاڑے کی چاندنی ، جزیرۂ سخنوراں ، جل پری ، کن رس کے علاوہ اخبار پھول کا انتخاب شائع کرکے شہرت دوام حاصل کی ہے ۔ اگر موصوف آنندی کے علاوہ اور کوئی کتاب نہ لکھتے ، تب بھی وہ بڑے ادیب ہوتے ۔ ان کے مزار پر جو کتبہ نصب ہے ، اس کی آخری سطر کے چند حرفوں کو زمین کے تھور نے خراب کر دیا ہے ۔ باقی عبارت یوں ہے :

۷۸۶

اُردو کے عظیم افسانہ نگار

غلام عباس

مرحوم و مغفور کی آخری آرام گاہ

تاریخ وفات ۲ نومبر ۱۹۸۲ء

قطعہ تاریخ وفات

رفیقو اٹھا وہ صاحبِ فن جو مہر رخشندہ وطن ہے
چلو در شہر فن پہ لکھ دیں غلام عباس جان فن ہے
۱۴۰۳ھ

غلام عباس کی قبر سے جانبِ مشرق مائل بہ شمال بیس میٹر کے فاصلے پر مولوی شمس الاسلام حقی کی آخری آرام گاہ ہے ۔ مرحوم محکمہ اطلاعات میں پرنسپل انفارمیشن آفیسر کے عہدے پر فائز تھے ۔ مولوی حقّی اور ملک غلام محمد گورنر جنرل علی گڑھ میں ہم جماعت تھے اور ان کے درمیان بڑی گہری دوستی تھی ۔ جناب یمین الدین حقّی اور شان الحق حقّی کے والد مولوی صاحب کے ابنِ عم (Cousin) تھے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

یا حی   یا قیوم

مولوی محمد شمس الاسلام حقّی الدہلوی

پیدائش ۲۴ ستمبر ۱۸۹۴ء

وفات ۲۵ اگست ۱۹۶۷ء

Marfat.com

چہ می گویم کہ چون آن مہرِ روشن
ز چشم عالمی یکسر نہاں شد
کہ بود از زمرۂ احفادِ حقّیؒ
بغیرش بی نمو آن دردمان شد
فنا تقدیر اہلِ دل نباشد
مگر "ابن شمع حق شمع جنان شد"
۱۳۸۷ھ

(شان الحق حقّیؒ)

غلام عباس کے مزار کے سرہانے کی جانب ایک پختہ چھت کے نیچے مشہور صحافی سردار علی صابری محوِ خوابِ ابدی ہیں - ان کا پورا تعارف لوح مزار اور تعویذ پر کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا یتھا النفس المطمئنۃ
ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی و ادخلی جنتی
حق حق حق
العشق ھو اللہ

یہاں تحریک پاکستان کے سرفروش مجاہد برصغیر کے بیباک صحافی اور سلسلۂ عالیہ چشتیہ کے صاحبِ اجازت بزرگ

حضرت سردار علی صابری رحمۃ اللہ علیہ

ولد

شیخ المشایخ شاہ محمد شہزاد علی خان المعروف بہ عبدالعلی
پیارے میاں صوفی

آرام فرما ہیں - صاحبِ مرقد کانپور میں ۲۱ فروری ۱۹۰۱ء کو پیدا ہوئے اور کراچی میں ۲۹ مارچ ۱۹۸۴ء مطابق ۲۵ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ کو جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب میں واصلِ حق ہوئے -

انا للہ و انا الیہ راجعون

Marfat.com

وہ صابریہ چشتیہ مسلک کا پرستار
اس کو تو فقط مرضیٔ مولیٰ ہی تھی درکار

اعزاز بھی حاصل تھا اسے ابن ولی کا
اور اس کا وظیفہ تھا سدا ناد علی کا

لوح مزار کے دوسری جانب یہ عبارت مرقوم ہے :

پیکر محبت

باوا

سردار علی صابری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت کانپور

۲۱ فروری ۱۹۰۱ع شام
۵ بج کر ۴۵ منٹ

وفات کراچی

۲۹ مارچ ۱۸۹۴ع جمعرات اور جمعہ کی
درمیانی شب

قطعہ تاریخ وفات

علم و صحافت اداب و معرفت
دولت سردار علی جعفری

صفحہ تاریخ پر تحریر ہے
خدمت سردار علی جعفری

جلوہ گہ رحمت غفار ہے
تربت سردار علی جعفری

گوشۂ تربت سے عیاں ہے رئیس
صولت سردار علی جعفری
۱۴۰۴ھ

رئیس امروہوی

Marfat.com

تاریخ لوح مزار
چراغ روشن گھر

۱۹۸۵ء

ارشد صابری

تدفین ۳۰ مارچ ۱۹۸۳ء بعد نماز جمعہ

خطاطی

محمد یامین دہلوی

مرصع رقم

رہے نام اللہ کا

قبرستان سوسائٹی کے شمال مشرقی کونے میں ایک عظیم الشان مسجد کھڑی ہے جو "رحمانیہ مسجد" کے نام سے مشہور ہے - اس مسجد سے پانچ چھ میٹر کے فاصلے پر جانب جنوب ایک مسقف قبر ہے جس میں پروفیسر ابوبکر احمد حلیم محو خواب ابدی ہیں - مرحوم علمی حلقوں میں ابّا حلیم کے نام سے مشہور تھے - موصوف علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں پرو وائس چانسلر اور کراچی یونیورسٹی میں وائس چانسلر کے عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں - ان کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل من علیھا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

فبای اٰلآء ربکما تکذّبٰن

پروفیسر ابوبکر احمد حلیم

پیدائش یکم مارچ ۱۸۹۷ء

وصال ۲۰ اپریل ۱۹۷۵ء

رحمانیہ مسجد کے عقب میں قائداعظم کے مخلص ساتھی اور پرانے مسلم لیگی احمد ابراہیم ہارون جعفر کی ابدی آرام گاہ ہے - مرحوم نے نواب زادہ نصر اللہ خاں اور غلام اسحٰق خان کے مقابلے میں صدارتی انتخاب میں حصہ لیا تھا لیکن ناکام

Marfat.com

رہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(آیت الکرسی)

مرحوم

الحاج احمد ابراہیم ہارون جعفر

فرزند

سر ابراہیم ہارون جعفر

تاریخ پیدائش ۹ اگست ۱۹۰۹ء

تاریخ وفات حسرت آیات

۶ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ

مطابق ۳ فروری ۱۹۹۰ء

جن کا مدّاح تھا جہاں یک سر
جنکے اخلاق تھے سب سے بہتر
ان کے مرقد پر یوں لکھو نیّر
خاک پر سو رہے ہیں پاک جعفر

ہارون جعفر کی قبر سے جانبِ جنوب چند قدم کے فاصلے پر گجرات کے معروف خاندان پگانوالہ کے رکن میاں منظور حسین پگانوالہ شیشے کے ایک مقبرے میں آرام فرما رہے ہیں ۔ میں نے اس سے زیادہ خوبصورت مقبرہ زندگی میں نہیں دیکھا ۔ اس کی چاروں دیواریں اور گنبد نما چھت شیشے سے تیار کی گئی ہے ۔ قبر کا کتبہ ایک کھلی ہوئی کتاب کی شکل کا ہے جس کے ایک صفحے پر :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت الکرسی

مرقوم ہے اور دوسرے صفحے پر یہ عبارت درج ہے :

سچے عاشق رسول

Marfat.com

الحاج میاں منظور حسین پگا نوالہ

بیعت پیر السید پیر طاہر علاؤ الدین الجیلانی القادری

تاریخ پیدائش ۱۸ جون ۱۹۲۰ء

وفات ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ

مطابق ۲۵ نومبر ۱۹۸۸ء

بروز جمعہ

میاں منظور حسین پگا نوالہ کے مقبرے سے جانب قبلہ مائل بہ جنوب دس میٹر کے فاصلے پر عام قبرستان میں پروفیسر سید جمیل واسطی آرام فرما ہیں - مرحوم سندھ یونیورسٹی جام شورو میں انگریزی زبان و ادب کے استاد اور صدر شعبہ تھے - ان کے والد گرامی پروفیسر عبدالغنی اسلامیہ کالج لاہور میں انگریزی زبان و ادب کے استاد تھے اور وہ شیکسپیئر پر سند آخر سمجھے جاتے تھے - جمیل واسطی کا انتقال ۲۱ دسمبر ۱۹۸۱ء کو ٹریفک کے ایک حادثے میں ہوا - ان کی قبر کے کتبے پر یہ مختصر سی عبارت کندہ ہے :

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Syed Mohammad Jamil Wasti

1905—1981

جمیل واسطی کی قبر سے قریب ہی حیدرآباد دکن کی ایک معروف شخصیت خلیل الزمان صدیقی محو خواب ابدی ہیں - مرحوم حیدر آباد دکن کی عدالت عالیہ اور سپریم کورٹ آف انڈیا کے جج رہ چکے ہیں - ان کی تاریخ وفات رئیس امروہوی نے لکھی تھی لیکن افسوس کہ بعض اشعار سیم و تھور کی نذر ہوگئے ہیں - کتبے کی عبارت یوں ہے :

اللہ اکبر

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Marfat.com

(سورہ اخلاص)

عالی جناب مولوی محمد خلیل الزمان صدیقی
بیرسٹر ایٹ لا

سابق میر مجلس عدالت العالیہ حیدر آباد دکن
و رکن سپریم کورٹ آف انڈیا

قطعہ تاریخ

خلیل الزماں کی اجل سے رئیس
نگاہوں میں ہے ساری دنیا تباہ
وہ صدرِ عدالت برائے دکن
وہ انصاف کوش و عدالت پناہ
عجب حادثہ پیش آیا انھیں
دلوں میں تلاطم لبوں پر ہے آہ

(باقی اشعار سیم کی نذر ہو گئے ہیں)

پروفیسر جمیل واسطی کی قبر سے جانبِ شمال ، قبرستان کی شمالی دیوار کے قریب کراچی کے معروف ماہرِ تعلیم پروفیسر سید جمیل احمد مرحوم کی ابدی آرام‌گاہ ہے ۔ موصوف کراچی کے سب سے قدیم اور بڑے کالج کے پرنسپل تھے ۔ ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پروفیسر سید جمیل احمد

پرنسپل سینٹ پیٹرکس کالج کراچی
ولد
سید عین الحق
تاریخ پیدائش یکم فروری ۱۹۲۸ء عظیم آباد پٹنہ
تاریخ وفات ۸ نومبر ۱۹۷۹ء بروز جمعرات
عمر ۵۲ سال
بمقام شرف آباد کراچی

Marfat.com

پروفیسر سید جمیل احمد کی قبر سے جانب ِ قبلہ سات میٹر کے فاصلے پر سلطان فتح علی خان ٹیپو کی پڑ پوتی صالحہ بیگم استراحت فرما رہی ہیں ۔ ان کا انتقال سو سال کی عمر میں ہوا ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

صاحبزادی صالحہ بیگم

زوجہ نوابزادہ امین الاسلام (مرحوم)

پڑپوتی ٹیپو سلطان شہید

سن پیدائش و مقام ٹالی گنج کلکتہ ۱۸۸۰ع

تاریخ وفات و مقام ۳۰ ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ بروز شنبہ

۸ نومبر ۱۹۸۰ع کراچی (پاکستان)

صالحہ بیگم کی رحلت ہائے ہائے
ہے رہین ِ رنج و غم دل ہو کہ جان
تھیں یہ مرحومہ امین ِ عشق حق
زندگی ان کی تھی یکسر امتحان
جنت الفردوس میں پائیں جگہ
صالحہ بیگم خجستہ خاندان

۱۹۸۰ع

فراق صالحہ بیگم ہے سن انیس سو اسّی
امین اسلام کی جان ِ وفا ٹیپو کی پڑ پوتی
لب ِ تسنیم پہنچی خاک ٹالی گنج کلکتہ
ہوئیں فردوس آسودہ امام اسلام کی امّی

الحاج احمد ابراہیم ہارون جعفر کے مرقد سے جانب شمال چند قدم کے فاصلے پر تحریک آزادی کے ایک نامور مجاہد چوہدری احمد خان کی قبر ہے ۔ ان کا مکمل تعارف لوح مزار پر ان الفاظ میں کرایا گیا ہے :

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ جل جلالہ　　　　یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اللھم صلی علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک وسلم

قال اللہ تعالیٰ

ان الذین قالوا ربنا ثم استقاموا فلا خوف علیھم ولاھم یحزنون ۔
صدق اللہ العظیم

ہمارے شفیق والد بزرگوار

چوہدری غلام احمد خان مرحوم و مغفور

ولد

چوہدری عبادان خان مرحوم و مغفور

قوم مسلم راجپوت

پیدائش ماہ اپریل ۱۸۹۹ء

موضع سادوا ۔ تحصیل گڑھ شنکر، ضلع ہوشیار پور (بھارت)

تاریخ وفات ۴ مئی ۱۹۷۵ء ۷ بجے شام کراچی

سوگواران غلام سرور خان غلام حیدر خان غلام ربانی خان

کتبے کے دوسری جانب یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرقد

چوہدری غلام احمد خان مرحوم و مغفور

نے برصغیر کی آزادی میں اہم کردار ادا کیا ۔ تحریک آزادی وطن میں جانی و مالی قربانی پیش کرتے ہوئے ۱۹۴۷ء میں وطن مالوف سے ہجرت کر کے ارض پاک میں تشریف لائے اور پاک وطن میں آسودہ ہوئے ۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

سوگواران

غلام سرور خان غلام حیدر خان غلام ربانی خان

Marfat.com

چوہدری غلام احمد خان کی قبر کے برابر جانب مشرق ایک عظیم مجاہد حاجی نور علی خان کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کا مکمل تعارف لوح مزار پر ان الفاظ میں مرقوم ہے :

آرام گاہ

آزاد سرزمین شموزو - اتمان خیل باجوڑ ملاکنڈ ایجنسی صوبہ سرحد کا پروردہ اور چینی ترکستان کا نامور سوداگر جو اقبال کا بندہ صحرائی اور مرد کوہستانی بھی تھا -

ایک مرد مومن ایک مرد غازی
ایک مرد مجاہد ایک عابد شب بیدار
ایک زاہد بے مثال ایک سراپا جلال و جمال

حاجی نور علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جس نے تحفظ وطن کی خاطر اپنی جوانی کا ایک عرصہ انگریزوں اور چینی ترکستان (میں) کمیونسٹوں سے برسر پیکار رہتے ہوئے گذارا -

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

سوگواران

حافظ محمد اکبر خان حافظ محمد یوسف حافظ محمود الحسن

کتبے کے دوسری جانب یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ جل جلالہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللھم صلی علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک وسلم

قال اللہ تعالیٰ

یا یتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ

Marfat.com

فادخلی فی عبادی و ادخلی جنتی

ھو المجیب الذی ترجی شفاعۃ

لکل ھول من الاھوال مقتحم

مولائی صلی وسلم دائماً ابدا

علی حبیب خیر الخلق کلھم

(قصیدہ بردہ)

مرقد پر انوار

ہمارے پیارے اور عظیم ابا جان

حاجی نور علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جن کا سراپا اقبال کے مرد مومن کی کامل تصویر اور ان کے **اس** شعر کی مکمل تفسیر بھی

نرم دم گفتگو گرم دم جستجو
رزم ہو یا بزم ہو پاک دل و پاکباز

بتاریخ ۷ ماہ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۶ ماہ اکتوبر ۱۹۸۱ع

بروز منگل بعد از نماز عشاء ۹ بجے شب

اس دنیائے ناپیدار سے دارالبقا کی ابدی زندگی کی طرف سفر کر گئے - اللہ تعالٰی ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے -

انا للہ و انا الیہ راجعون

سوگواران

حافظ محمد اکبر خان حافظ محمد یوسف حافظ محمود الحسن

رحمانیہ مسجد سے پچاس میٹر کے فاصلے پر جانب مغرب ایک خاندانی احاطۂ قبور کے اندر مشہور تاریخ دان اور پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کے روح رواں جناب ڈاکٹر سید معین الحق محو خواب ابدی ہیں۔ قیام پاکستان سے قبل مرحوم علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں شعبۂ تاریخ سے وابستہ

Marfat.com

تھے۔ انھوں نے جوہر آفتابچی کی تصنیف "تذکرۃ الواقعات" کا اردو میں ترجمہ کیا ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رب لا تذرنی فرداً وانت خیر الوارثین

مرقد

ڈاکٹر سید معین الحق مرحوم و مغفور

الراجع برحمت اللہ و بشفاعت خاتم النبیین

محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

وفات

بروز جمعہ ۱۹ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ

مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۹ء

انا للہ و انا الیہ راجعون

مونسِ ما در لحد فضل خدا تنہا بس است
سایۂ از ابر رحمت قبرِ پوش ما بس است

رحمانیہ مسجد کے جنوب مغربی کونے سے اندازاً پچاس میٹر جانب جنوب مشہور شاعر اور ڈرامہ نگار سید سعید الرحمٰن المتخلص بہ سرور بارہ بنکوی دفن ہیں ۔ ان کا انتقال ڈھاکہ میں ہوا تھا لیکن میت کراچی لا کر دفن کی گئی ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سرور بارہ بنکوی

ولادت
۳۰ جنوری ۱۹۳۰ء

رحلت
۱۳ اپریل ۱۹۸۰ء

Marfat.com

نعت

اللہ اللہ میرا ایسا رتبہ اور میں
جاگتی آنکھوں سے دیکھوں خوابِ طیبہ اور میں

دم بخود ہیں آج دونوں میری دنیا اور میں
بارگاہ صاحبِ یٰسین و طٰہٰ اور میں

مجھ کو اذنِ باریابی اور اس انداز سے
آپؐ پر قربان میرے اجداد و آباء اور میں

آج ان آنکھوں کو بینائی کا حاصل مل گیا
رو بروئے گنبد خضرا کا جلوہ اور میں

میں جہاں ہوں اب مجھے محسوس ہوتا ہے سرور
جیسے پیچھے رہ گئے ہوں میری دنیا اور میں

سرور بارہ بنکوی کی قبر سے جانبِ شمال مغرب پانچ میٹر کے فاصلے پر مشہور شاعر شارب بہرائچی کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ ان کے اشعار ان کے لوح مزار پر کندہ ہیں ۔ ان کا مجموعۂ کلام میری نظروں سے نہیں گزرا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کہیں ہے دل کہیں ہے روح یہ کیا ترتیبِ ہستی ہے
مدینہ میرا مسکن ہے تو کعبہ ہے وطن میرا
رسول اللہ بڑھتا جا رہا ہے شمع یاراں
محبت میں سرک جاتا ہے چہرے سے کفن میرا
(شارب بہرائچی)

سید شوکت علی ہاشمی شارب بہرائچی مرحوم و مغفور
ولادت ۱۹۲۸ء ضلع بہرائچ (یو پی) ہندوستان
وفات ۶ رمضان المبارک ۱۴۰۷ ہجری مقدس
مطابق ۴ مئی ۱۹۸۷ء بروز دو شنبہ
بوقت ۶ ۱/۶ بجے شام کراچی

Marfat.com

سرور بارہ بنکوی کی قبر سے جانبِ شمال دس میٹر کے فاصلے پر عبدالحفیظ سلیم المتخلص بہ حفیظ ہوشیار پوری کی ابدی آرام گاہ ہے۔ ان کی نسبت ہوشیار پور کی طرف ضرور ہے لیکن ان کا مولد موضع دیوان پور ضلع جھنگ ہے جہاں ان کے بزرگ ہوشیار پور سے آکر آباد ہوئے ہوں گے۔ حفیظ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ۱۹۳۴ء میں فلسفہ میں ایم اے کی ڈگری لی اور ۱۹۴۰ء میں ریڈیو سے منسلک ہوگئے۔ انہوں نے کراچی، حیدرآباد اور لاہور کے ریڈیو اسٹیشنوں میں بحیثیت ریجنل ڈائریکٹر کام کیا۔ انہیں اردو غزل کا بزرگ شاعر تسلیم کیا جاتا ہے۔ انہیں تاریخ گوئی کا بڑا ملکہ تھا اور انہوں نے ایک ہزار سے زائد تاریخیں کہی ہیں۔ انہوں نے سندھ میں لکھی جانے والی کئی فارسی مثنویاں مرتب کی ہیں۔ ان کے لوحِ مزار پر یہ عبارت کندہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حفیظ ہوشیارپوری

پیدائش ۵ جنوری ۱۹۱۲ء

وفات ۱۰ جنوری ۱۹۷۳ء

سوئیں گے حشر تک کہ سبکدوش ہو گئے
بارِ امانت غمِ ہستی اتار کے

حفیظ

حفیظ ہوشیار پوری کی قبر سے اندازاً بیس میٹر جانب جنوب مشہور عالمِ دین اور مفسر سید طفیل حسن رضوی محوِ خواب ابدی ہیں۔ تفسیر نگاری میں ان کی ایک خاص طرز تھی جو ان کے ساتھ ہی ختم ہوگئی۔ ان کے لوحِ مزار پر یہ عبارت کندہ ہے:

۷۸۶

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ابوالنظر حکیم سید طفیل حسن رضوی امروہوی

مفکرِ قرآن

Marfat.com

تاریخ پیدائش: ۱۷ ستمبر ۱۹۰۰ء امروہہ

تاریخ وفات : ۸ اپریل ۱۹۵۲ء کراچی

جناب ابوالنظر سید طفیل حسن رضوی امروہوی کی قبر سے جانب جنوب چند قدم کے فاصلے پر کراچی کے ایک گمنام شاعر سید اصغر علی غافل کی آخری آرام گاہ ہے ۔ ان کا کلام ابھی تک کسی نے جمع کر کے کتاب کی صورت میں شائع نہیں کیا ۔ ان کے لوح مزار پر کندہ ان کے ایک شعر سے ان کی افتاد طبع کا اندازہ لگایا جا سکتا ۔ کتبے پر مرقوم پوری عبارت یوں ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سچ ہے امید پہ قائم دنیا غافل
وعدہ حشر نہ ہوتا تو قیامت ہوتی

سید اصغر علی غافل

۴ جولائی ۱۹۷۴ء

محمود حسین خان کی قبر سے قریب ہی کراچی کے ایک ممتاز صحافی ، دانشور، مؤرخ اور مصنف احمد عبداللہ کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ ان کی ایک تصنیف
An Observation : Perspective of Pakistan
کراچی سے تنظیم پبلشرز نے شائع کی ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ربنا امنا فاغفرلنا و ارحمنا و انت خیر الراحمین

سینئر صحافی دانش ور مؤرخ اور مصنف

احمد عبداللہ

ولد شیخ غلام رسول

Marfat.com

تاریخ پیدائش جمعہ ۵ اگست ۱۹۲۱ء
تاریخ وفات جمعہ ۲۹ ستمبر ۱۹۸۳ء

اسی قبرستان کے شمال مشرقی گوشے میں ایک چھتری کے نیچے برعظیم پاک و ہند کے نامور فلمی اداکار چارلی کی قبر ہے ۔ چارلی اپنے دور میں مزاحیہ اداکاری کے لیے مشہور تھا ۔ اس کی قبر کے سرہانے جو لوح نصب ہے اس پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
الحاج نور محمد چارلی
ولد حاجی علی محمد
تاریخ پیدائش : ۷ جنوری ۱۹۱۱ء
تاریخ وفات : ۱۸ رمضان ۱۴۰۳ھ
مطابق : ۳۰ جون ۱۹۸۳ء
بروز جمعرات

نور محمد چارلی کی قبر سے قریب ہی بندو خان کی قبر ہے ۔ مرحوم میرٹھ کے رہنے والے تھے اور آزادی کے بعد کراچی منتقل ہوگئے ۔ انھوں نے نمائش میں کباب پراٹھے کا سٹال لگایا اور شہرت حاصل کر لی ۔ بعد ازاں انھوں نے ایم اے جناح روڈ پر کباب پراٹھے کی دکان کھول لی۔ انھوں نے کروڑوں روپے اس دکان سے کمائے اور اب ایک شاندار عمارت ایم اے جناح روڈ پر کھڑی ہے جس میں درجنوں افراد کباب پراٹھے تیار کرنے میں مصروف ہیں ۔ مرحوم کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت منقوش ہے :

ابا جی
پاکستان میں پراٹھہ کباب کی صنعت کے بانی
الحاج بندو خان صاحب

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرحوم الحاج بندو خان ولد سالار بخش

تاریخ وفات ۱۲ صفر المظفر ۱۳۰۸ھ

مطابق ۶ اکتوبر ۱۹۸۷ع بروز منگل

عمر ۹۵ سال

کراچی کے مشہور کبابی بندو خاں کی قبر سے جانب مشرق دس میٹر کے فاصلے پر شکور احمد المعروف بہ رعنا اکبر آبادی محو خواب ابدی ہیں - ان کا کلام غزال رعنا ، منظومات رعنا اور رباعیات رعنا کے عنوانات سے شائع ہو چکا ہے - ان کا شمار اچھے شاعروں میں ہوتا ہے - ان کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آرام گاہ

حضرت رعنا اکبر آبادی

پیدائش ۱۸۹۴ع

وفات ۱۵ جنوری ۱۹۷۹ع

دوران علالت آخری شعر مرحمت فرمایا

شباب آپ کا ہو لاکھ بے وفا رعنا
مگر نہ جائے گا یہ نام کا شباب کبھی

بندو خان کی قبر سے جانب جنوب بیس میٹر کے فاصلے پر کراچی کے معروف ماہر تعلیم پروفیسر سید احمد وحشی کی آخری آرام گاہ ہے - ان کے تخلص سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ وہ شاعر بھی تھے لیکن ان کا کلام میری نظر

Marfat.com

سے نہیں گذرا - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرحوم

پروفیسر سید احمد وحشی

ولد

سید حنیف

تاریخ وفات ۱۰ محرم الحرام ۱۴۰۷ھ

مطابق ۱۶ ستمبر ۱۹۸۶ء بروز منگل

بوقت ۶ بجے صبح

سید رئیس احمد جعفری کی قبر سے پچاس میٹر جانب شمال مغرب مشفق خواجہ کے والد بزرگوار ، مجلہ "اسلام" اور "الاسلام" کے مدیر شہیر خواجہ عبدالوحید کی ابدی آرامگاہ ہے۔ مرحوم ایک علمی خاندان کے فرد تھے - ان کے سسر میر امیر بخش لاہور کے ایک قدیم ناشر تھے جنھوں نے مطبع کریمی کے نام سے ایک پریس لگایا تھا - خواجہ صاحب کے ایک بھائی خواجہ عبدالمجید تھے جنھوں نے جامع اللغات تحریر فرمائی اور حالی پر بھی قلم اٹھایا - ان کے برادر زادے کرنل خواجہ عبدالرشید نے بھی علمی دنیا میں تہلکہ مچا دیا تھا - وہ ایک فزیشن کی بجائے ایک ادیب کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے تھے - ان کی ایک بھتیجی صوفیہ مجید طوری نے "ادبستانِ صوفیہ" کے نام سے کئی علمی ادارے قائم کیے - مشہور موسیقار خواجہ خورشید انور بھی ان کے قریبی عزیز تھے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل من علیھا فان و یبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

خواجہ عبدالوحید

پیدائش ۳ جنوری ۱۹۰۱ء

وفات ۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء

Marfat.com

خواجہ عبدالوحید کی قبر سے پچاس میٹر جانبِ مشرق عربی زبان و ادب کے نامور محقق ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شعبہ عربی کے سربراہ اور ادارۂ تحقیقات اسلامی کے ڈائریکٹر علامہ عبدالعزیز میمن محوِ خواب ابدی ہیں - ان کے تلامذہ میں ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو اور ڈاکٹر خورشید احمد فارق خاص طور پر قابل ذکر ہیں - علامہ مرحوم کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

علامہ عبدالعزیز میمن

تاریخ ولادت ۲۳ اکتوبر ۱۸۸۸ء

تاریخ وفات ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء

مطابق بروز جمعہ ۲۳ ذیقعد ۱۳۹۸ھ

عبدالعزیز میمن کے مزار کے ساتھ شیخ فضل احمد کشمیر والا کی قبر ہے - موصوف شکیل ایکسپریس لمیٹڈ کے بانی تھے - اس ٹریول ایجنسی کے علاوہ مال روڈ راولپنڈی پر ان کا ایک شاندار ہوٹل بھی ہے - ان کے مزار کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

اللہ

الحاج شیخ فضل احمد کشمیر والا

ولد

شیخ محمد اسحٰق مرحوم

تاریخ وفات

۸ ذیقعد ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۱ نومبر ۱۹۷۶ء

بروز جمعرات

بمقام راولپنڈی

Marfat.com

ملیح آباد لکھنؤ کے نواح میں ایک مردم خیز قصبہ ہے جس کی خاک سے عبدالرزاق ملیح آبادی اور جوش ملیح آبادی جیسے عالم اور شاعر اٹھے ہیں۔ اسی قصبے کے رہنے والے شہاب ملیح آبادی بھی تھے جن کی آخری آرام گاہ علامہ عبدالعزیز میمن کی قبر سے جانب جنوب بیس میٹر کے فاصلے پر ہے۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

التفات احمد خان شہاب ملیح آبادی

تاریخ وفات

۱۶ اپریل ۱۹۶۷ء بروز جمعرات

شہاب دل گرفتہ سے نہ پوچھو اس پہ کیا گذری
بس آؤ اس سے مل لو ختم افسانہ خدا حافظ

شہاب ملیح آبادی کی قبر سے جانب جنوب مغرب پندرہ میٹر کے فاصلے پر ایک خوبصورت چھتری کے نیچے محمد عبدالمجید ڈپٹی سیکریٹری اطلاعات و نشریات، حکومت پاکستان محو خواب ابدی ہیں۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و یبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

آخری آرام گاہ

محمد عبدالمجید صاحب

ڈپٹی سیکریٹری اطلاعات و نشریات

تاریخ وفات

۱۸ محرم الحرام ۱۳۹۴ھ

بمطابق ۱۱ فروری ۱۹۷۴ء

بروز پیر

Marfat.com

قبرستان سوسائٹی کے جنوب مغربی کونے میں چھوٹے دروازے کے عین سامنے مشہور سماجی کارکن اور جمعیت الفلاح کراچی کے روح رواں پروفیسر ایم اے ایچ صدیقی کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Prof. M.A.H. SIDDIQI
T. Pk, B.Sc; M.A.M.S; D.L.O.
F.R.C.S; F.I.C.S; F.C.P.C; F.A.C.S.
born at Basti, U.P. INDIA
on 12-7-1902
Lucknow 1921 To 1941
Lahore 1941 To 1953
Karachi 1953 To 1971
Died at Lahore
27th August 1971

ایم اے ایچ صدیقی کی قبر کے سرہانے کراچی کے معروف ماہر تعلیم پروفیسر ایم اے مجید استراحت فرما رہے ہیں ۔ ان کی قبر کا کتبہ بھی انگریزی زبان میں مرقوم ہے ۔ لاہور میں برطانوی دور حکومت کے کئی مسلمان I.C.S. افسروں کی قبریں ہیں جن پر مشہور انگریز شاعر ملٹن کے درد انگیز اشعار کندہ ہیں ۔ شاید یہ بھی عوام سے ممتاز ہونے کا ذریعہ ہو ۔ کتبے کی عبارت یوں ہے :

Prof. M.A. MAJEED
of Harihans-Saran
Born 13th March 1901
Migrated Pak. 25 June 1955
Died 19th Sep. 1957

پروفیسر مجید کی قبر سے جانب شمال تیس میٹر کے فاصلے پر ایک اور ماہر تعلیم پروفیسر انوار اللہ شیخ کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ مرحوم اپنے دور کے ایک

Marfat.com

کامیاب اُستاد تھے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پروفیسر انوار اللہ شیخ

وفات ۱۶ شعبان ۱۴۰۲ھ

مطابق ۹ جون ۱۹۸۲ء

عمر ۷۵ سال

عبدالمجید کی ابدی آرام گاہ سے جانب قبلہ دس میٹر کے فاصلے پر ایک اور بڑے افسر محمد عبدالحمید خان ابدی نیند سو رہے ہیں - ان کا تعلق محکمہ ڈاک کے ساتھ تھا - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

محمد عبدالحمید خان

پوسٹ ماسٹر جنرل ریٹائرڈ

تاریخ وفات

بروز جمعہ بتاریخ ۹ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ

بمطابق ۸ مارچ ۱۹۶۸ء

انا للہ و انا الیہ راجعون

عبدالحمید کی قبر سے جانب جنوب تیس میٹر کے فاصلے پر ایک ماہر تعلیم اور حلقہ احباب بریلی کے روحِ رواں ذاکر حسین محو خواب ابدی ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Marfat.com

رب اغفر و ارحم و انت خیر الراحمین

ذاکر حسین

ایجوکیشن افسر اور سابق ہیڈ ماسٹر (بریلی)

ولد محمد حسین

تاریخ وفات ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ

مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۰ء

بروز پیر

ماسٹر ذاکر حسین کے قدموں میں پروفیسر ممتاز حسین قریشی کی قبر ہے - ان کی حیات اور کارناموں کے بارے میں کہیں سے معلومات نہیں مل سکیں - ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لوح مزار

پروفیسر ممتاز حسین قریشی

پسر

محمد بخش قریشی مرحوم

تاریخ ولادت یکم جنوری ۱۹۰۷ء

تاریخ وصال ۱۰ شعبان ۱۳۸۹ھ

مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۹ء بروز جمعرات

گھٹائیں ابر رحمت کی تری تربت پہ چھا جائیں
سدا حور و فرشتے آ کے تجھ پہ پھول برسائیں
میسر تجھ کو تربت میں سدا جنت کی راحت ہو
اٹھو آرام سے سوتے ہوئے روز قیامت کو

Marfat.com

قبرستان کی جنوبی دیوار کے ساتھ ، ایم اے مجید کی قبر سے جانب مشرق تیس میٹر کے فاصلے پر چوہدری محمد علی مرحوم ، سابق وزیراعظم پاکستان کے برادرِ اصغر چوہدری علی احمد کی ابدی آرام گاہ ہے - موصوف وفاق حکومت میں ایک بڑے عہدے پر فائز تھے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرحوم

ڈاکٹر علی احمد

ولد

چوہدری خیر الدین

پیدائش ننگل انبیاء ضلع جالندھر ۱۹۱۰ء

تاریخ وفات ٦ اکتوبر ۱۹٦۳ء

چوہدری علی احمد کی قبر سے جانب شمال بیس میٹر کے فاصلے پر ایک چھتری کے نیچے مشہور افسانہ نویس اور ادیب رئیس احمد جعفری ابدی نیند کے مزے لے رہے ہیں - ان کی تصانیف میں سے غدر ۱۸۵۷ء ، بہادر شاہ ظفر اور ان کا عہد ، سیرت آئمہ اربعہ ، تاریخ دولت فاطمیہ ، اسلامی جمہوریت ، اسلام اور رواداری ، اسلام اور عدل و احسان ، آن ، آنچ اور پچکولے خاص طور پر قابل ذکر ہیں - انھوں نے متعدد کتابوں کے عربی سے اردو میں ترجمے بھی کیے ہیں - ان تراجم میں سے ابن القیم کی زاد المعاد کا ترجمہ قابل قدر ہے - ان کے مزار کا کتبہ کتابی شکل کا ہے - اس کے ایک صفحے پر یہ عبارت درج ہے :

وما ارسلنٰک الا رحمة للعٰلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(سورۂ اخلاص)

Marfat.com

دوسرے صفحے پر یہ عبارت مرقوم ہے :

۷۸۶

سید رئیس احمد جعفری (ندوی)

جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت کو ملیں گے
کیا خوب قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور

پیدائش

۲۳ مارچ ۱۹۱۴ع

وفات

۲۷ اکتوبر ۱۹۶۸ع

رئیس احمد جعفری کی قبر سے جانب جنوب مشرق تیس میٹر کے فاصلے پر کراچی کے ایک ماہر تعلیم پروفیسر علی محمد خان قادری محو خواب ابدی ہیں - قبر کے کتبے سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ وہ صاحب دل انسان تھے اور ان کے کتبے کی عبارت کسی صاحب ذوق نے لکھوائی ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لے اڑی صبا شمیم بانٹنے کو چار سو
مہکتا ہے دشت دشت ہو گیا رشک چمن

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

آرام گاہ

پروفیسر علی محمد خان قادری

تاریخ وفات

۲۲ ستمبر ۱۹۶۸ع

بمطابق ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ

Marfat.com

قبرستان سوسائٹی کی شمالی دیوار کے ساتھ ہاکی کے مشہور کھلاڑی اور شاعر رشید تبسم محو خواب ابدی ہیں - ان کے مزار کی لوح ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح ہے ۔ ایک صفحے پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدفن

رشید تبسم

سیکریٹری کراچی ہاکی ایسوسی ایشن

وصال ۱۵ رجب ۱۳۹۶ھ

مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۷۶ع

روز بدھ سوا گیارہ بجے شب بعمر ۵۸ سال

دوسرے صفحے پر ان کی اپنی کہی ہوئی یہ رباعی مرقوم ہے :

کرتا ہے پریشان جو غم روز شمار
دیتی ہے تسلی تیری رحمت ہر بار
کچھ غم نہیں اب اپنے گناہوں کا مجھے
میں بندہ عاصی ہوں ترا تو غفار

تبسم

رشید تبسم کے سرہانے کی جانب تین میٹر کے فاصلے پر بہاول پور کے ایک ماہر تعلیم پروفیسر رفیق علی خان کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کا انتقال دوران ملازمت ہو گیا تھا - ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پروفیسر رفیق علی خان

بہاول پور

Marfat.com

تاریخ وفات ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ

مطابق ۳۰ اگست ۱۹۷۷ع

عمر ۵۲ سال

اسی قبرستان کے شمال مغربی کونے میں ایک چھتری کے نیچے سید اصغر علی شاہ محو خواب ابدی ہیں - موصوف برطانوی عہد کے آئی سی ایس آفیسر تھے جب کسی مسلمان کا آئی سی ایس ہونا کوئی معنی رکھتا تھا ۔ ان کی لوح مزار ایک کھلی کتاب کی طرح ہے - اس کے ایک صفحے پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سید اصغر علی شاہ

آئی سی ایس (ریٹائرڈ)

خدا کی تجھ پہ رحمت ہو محمدؐ کی شفاعت ہو
سدا میری دعا یہ ہے تجھے جنت میں راحت ہو

دوسرے صفحے پر یہ عبارت مرقوم ہے :

جائے پیدائش لدھیانہ (ہندوستان)

تاریخ پیدائش ۳ اپریل ۱۹۱۳ع

جائے وفات کراچی (پاکستان)

تاریخ وفات ۲۱ ستمبر ۱۹۷۱ع

چراغ علی المخاطب بہ اعظم یار جنگ (م ۱۸۹۵ع) سرسید احمد خان کے دست راست تھے ۔ ان کا شمار اپنے دور کے فاضل ترین علماء میں ہوتا تھا - وہ متعدد زبانیں جانتے تھے ۔ علم الکلام پر ان کی گہری نظر تھی - انہوں نے انگریزی میں *Reforms Under The Muslim Rule* کے عنوان سے ایک معرکہ آرا کتاب لکھی جو سلطان عبدالحمید خان کے نام معنون کی - ان کے فرزند ارجمند سید عزیز علی اپنے والد کی وفات کے وقت صرف چار سال کے

Marfat.com

تھے - انھوں نے ماہر تعمیرات کی حیثیت سے بڑا نام پیدا کیا - مرحوم قیام پاکستان کے بعد کراچی چلے آئے تھے - ان کا مرقد قبرستان کے جنوب مشرق کونے میں ہے اور لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(آیت الکرسی)

سید عزیز علی

چیف آرکیٹکٹ حیدر آباد دکن

ولد

چراغ علی الخطاب اعظم یار جنگ

تاریخ ولادت ۷ اگست ۱۸۹۱ء

تاریخ وفات ۱۴ دسمبر ۱۹۷۴ء

Marfat.com

قبرستانِ ڈرگ کالونی

کراچی ایئر پورٹ سے شہر کی جانب جاتے ہوئے شاہراہ فیصل (سابقہ ڈرگ روڈ) پر کالونی گیٹ سے قریب ایک قبرستان ہے جو ڈرگ کالونی کے قبرستان کے نام سے موسوم ہے - قبرستان کی جنوبی دیوار سے قریب وہ ریلوے لائن ہے جو کراچی کو لاہور سے ملاتی ہے - لائن کے پار شاہ فیصل کالونی (سابقہ ڈرگ کالونی) ہے - اس قبرستان میں اسی کالونی سے میتیں تدفین کے لیے لائی جاتی ہیں -

Marfat.com

قبرستان ڈرگ کالونی میں اگر مغربی دروازے سے داخل ہوں تو پچیس میٹر کے فاصلے پر جانب جنوب مشہور شاعر عابد حسین المتخلص بہ اخگر مرادآبادی کی قبر ہے - ان کا کلام اخبارات و جرائد میں چھپتا رہا ہے لیکن ابھی کسی اسکالر نے اسے مرتب کرنے کی کوشش نہیں کی ہے - اخگر کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے - اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ　　　　یا محمدؐ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

عابد حسین مرحوم (اخگر مراد آبادی)

ولد محمد حسین

تاریخ وفات ۹ ذیقعد ۱۳۹۲ھ

مطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۷۲ع

بروز جمعہ

کہو کہ شورشِ عالم یہاں چلی آئے
بڑا سکون میرے گوشۂ مزار میں ہے

☆

جو کوئی مومن کرے اس پر نظر
فاتحہ للہ پڑھے اس قبر پر

اخگر مراد آبادی کی قبر سے قریب ہی مشہور مرثیہ گو شاعر امیر حسن رسوا میرٹھی کی ابدی آرام گاہ ہے - محمد اسلام میرٹھی عرف مستان شاہ نام کے ایک مجاور ان کی قبر کی دیکھ بھال کرتے ہیں - انھی کی نشاندہی پر مجھے رسوا کی قبر ملی - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ　　　　　　　　　　　　　　　　یا محمدؐ

جب اپنا وقت تھا دنیا میں اب تیرا زمانہ ہے
برائے فاتحہ دشوار ہاتھوں کو اٹھانا ہے
خدا کا خوف کھا تجھ کو بھی اسی بستی میں آنا ہے
ترس کھا منظرِ گورِ غریباں دیکھنے والے

مرقد

شاعر اہلبیت امیر حسن رسوا میرٹھی

ولد نیاز علی گوہر

تاریخ وفات

۱۹۷۸ء

یا علی　　　　　　　　　　　　　　　　یا فاطمہ

۱۰ صفر المظفر ۱۳۹۸ھ مطابق ۲۰ جنوری[1]

بروز جمعۃ المبارک بوقت صبح ۷ بجے داعی اجل کو لبیک کہا

یا حسن　　　　انا للہ و انا الیہ راجعون　　　　یا حسین

رسوا میرٹھی کی قبر سے جانب جنوب دس میٹر کے فاصلے پر ایک طبیب حاذق اور پیر طریقت حکیم شاہ ثناء اللہ حسامی کا مرقد ہے - کراچی کے قبرستانوں میں ایسے بہت سے حضرات دفن ہیں جو پیر طریقت تھے اور انھوں نے طبابت کو ذریعۂ معاش بنایا ہوا تھا - حسامی بھی ان میں سے ایک تھے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حکیم شاہ ثناء اللہ حسامی

ولد

شاہ محمد رضا

---

۱ - سن اوپر لکھا ہوا ہے -

Marfat.com

تاریخ وفات

۱٦ صفر المظفر ۱۴۰۹ع

بمطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۸۸ء

حکیم شاہ ثناء اللہ حسامی کے سرہانے ایک خوشنما چھتری تلے ایک طبیب محمد اختر صادق محو خواب ابدی ہیں - مرحوم شاعر بھی تھے اور صادق تخلص کرتے تھے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حکیم محمد اختر صادق

۲٦ نومبر ۱۹۷۵ع بروز چار شنبہ

مطابق

۲۱ ذیقعد ۱۳۹۵ھ

اسی چھتری تلے جانب مشرق ان کی اہلیہ کی قبر ہے - ان کا انتقال ۱۳ اپریل ۱۹۷۰ع کو ہوا تھا -

---

اسی قبرستان کے جنوب مغربی گوشے میں ایک اور مرثیہ گو شاعر مظہر عابدی مچھلی شہری کی قبر ہے - ان کے حالات زندگی معلوم نہیں ہوسکے، صرف کتبے سے ان کے بارے میں تھوڑی سی معلومات مل جاتی ہیں - کتبے پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ یا محمد یا علی یا فاطمہ یا حسن یا حسین

آیت الکرسی . . .

شاعرِ اہلبیت

مولوی سید علی مظہر عابدی مچھلی شہری

ولد سید انیس عابدی مچھلی شہری

Marfat.com

ولادت ۱۹۰۸ع بمقام قصبہ سہڑ ضلع جون پور ، یو پی
وفات مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۷۶ع مطابق ۱۶ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ
بوقت سوا چھ بجے شام بروز پیر

اسی قبرستان کے شمال مشرق گوشے میں مچھلی شہر کے ایک گم نام شاعر اے ایم چشتی المتخلص بہ اثر کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ ان کا کلام مختلف جرائد کی فائلوں میں منتشر پڑا ہے اور ابھی کسی صاحب ذوق اسکالر نے اسے مرتب نہیں کیا ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

۱ **اے ایم چشتی اثر**

پیدائش ۵ ستمبر ۱۹۲۰ع (مچھلی شہر)

وفات ۳ اگست ۱۹۸۳ع (کراچی)

ہاتف غیبی نے یہ مجھ سے کہا
محو ہیں فردوس میں چشتی اثر

۱۹۸۳ع
" داخل جنت شدہ"
۱۴۰۳ھ

قبرستان کے وسط میں جنوبی دیوار سے قریب ایک نامور عالم دین مولانا محمد ہادی حسن کا مقبرہ تعمیر ہو رہا ہے ۔ موصوف جامعہ نعیمیہ مراد آباد کے فاضل تھے اور انھیں صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی سے شرف تلمذ تھا ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

یا اللہ جل جلالہ — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و استغفروا اللہ ان اللہ غفور رحیم

Marfat.com

حضرت مولانا محمد ہادی حسن نعیمی

نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ فاضل جامعہ نعیمیہ مراد آباد (یو پی)

خطیب و امام

مرکزی جامع مسجد ایئر پورٹ (کراچی)

تاریخ وصال ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ

مطابق ۲۵ جنوری ۱۹۸۴ع

بروز چہار شنبہ بوقت ۸½ بجے صبح عمر ۷۵ سال

قطعہ تاریخ وفات

مست تھے عشقِ حبیبِ کبریا میں اور مگن
خدمت دینِ مبین کی دل کو کیسی تھی لگن

جامعہ نعیمیہ کے فاضلِ کامل تھے یہ
اور گلستانِ نعیمی کے گلِ خندہ دہن

دارِ فانی چھوڑ کر واصل الی اللہ ہو گئے
موتِ عالم موتِ عالم ہے بصد رنج و محن

نعمتوں سے جنت الفردوس کی ہوں سرفراز
رحمت حق ان کی تربت پر رہے سایہ فگن

اے نعیمی بے تامل کہہ دے تاریخ وفات
مظہر انوار شانِ مولوی ہادی حسن

۱۹۸۴ع

اسی قبرستان کے وسط میں مسجد کے پیچھے ایک مرثیہ گو شاعر ممتاز باندوی کی قبر ہے - مرحوم کا آبائی وطن باندہ تھا اور وہ کہنہ مشق شاعر تھے - ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد الرسول[1] اللہ
اشہد ان علیاً حجۃ اللہ
یا اللہ

یا محمد — یا فاطمہ

(اسمائے دوازدہ آئمہ اطہار)

ثنا خوان نبی و عترت اطہار

حضرت سید ممتاز حسین ممتاز مانیوی

ابن

سید عترت حسین مرحوم

تاریخ و مقام ولادت

۱۷ فروری ۱۹۰۵ع ضلع باندہ یو پی انڈیا

تاریخ و مقام وفات

۲۷ جنوری ۱۹۸۸ع مطابق ۷ جمادی الثانی[2] کراچی

مقطع

کیا خبر ممتاز اگلے سال تک جیتا ہے کون

۲۳۸۸

یک زبان ہو کر پکارو سوگوارو السلام

۹۸۰

۲۳۸۸ — ۹۸۰ = ۱۴۰۸ھ

ممتاز مانیوی کی قبر سے قریب ہی ابن حسن نام کے ایک بزرگ محو خواب ابدی ہیں - ان کا آبائی وطن منڈوا سادات ضلع فتح پور ہسوہ (یو پی) تھا - صاحب قبر تو اتنے اہم نہیں ہیں لیکن ان کا لوح مزار بڑا خوشنما ہے جو محفوظ کر لینے کے لائق ہے -

---

۱ - یہاں الرسول کی بجائے رسول ہونا چاہیے -
۲ - یہاں ہجری سن نہیں دیا - (۱۴۰۸ھ) -

Marfat.com

اللہ　　　علی　　　محمد[3]
فاطمہ　　　حسین　　　حسن[1]

جب کر چکے ختم ابنِ حسن زیست کی میعاد
رحلت سے ہوا ان کی ، شکستہ دلِ اولاد
مصرع سن ہجری کا ملا بادلِ اندوہ
ہیں ابنِ حسن گلشنِ فردوس میں اب شاد

۱۳۹۳ھ

سید ابن حسن

ولد

سید مہدی حسن مرحوم ساکن منڈوا سادات

ضلع فتحپور (یو پی)

تاریخ وفات ۷ ستمبر ۱۹۷۷ء

مطابق ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ

بروز چہار شنبہ سوا گیارہ بجے شب

عمر ۷۹ سال

متمنی سورۂ فاتحہ

معروف ماہرِ غالبیات عبدالوہاب مسلم ضیائی (م ۴ جون ۱۹۷۷ء) اسی قبرستان میں دفن ہوئے تھے ، لیکن اب ان کی قبر کا نشان بھی مٹ چکا ہے - سدا رہے نام اللہ کا -

---

۱ - کتبے پر یہی ترتیب دی ہے -

Marfat.com

قبرستانِ سخی حسن

یہ کراچی کا بڑا قبرستان ہے - فیڈرل بی ایریا، نارتھ ناظم آباد اور بفر زون کی میتیں یہیں دفن ہوتی ہیں - اس قبرستان کی جنوبی دیوار تک نارتھ ناظم آباد کا علاقہ ہے لیکن قبرستان انتظامی اعتبار سے نارتھ کراچی کا حصہ ہے -

Marfat.com

قبرستان سخی حسن میں صدر دروازے سے داخل ہوں تو دائیں ہاتھ سب سے پہلی قبر مشہور صحافی اور شاعر رئیس امروہوی کی نظر آتی ہے انھیں تاریخ گوئی میں ملکہ حاصل تھا ۔ ان کی کہی ہوئی تاریخیں سیکڑوں کی تعداد میں الواح پر موجود ہیں ۔ ان کے لوح مزار پر ان کے برادر اصغر محمد تقی کی لکھی ہوئی یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ رئیس امروہوی کی ابدی آرام گاہ ہے

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات

بل احیاء و لکن لا تشعرون

ناد علیا مظہر العجائب تجدہ عونا لک فی النوائب

کل ھم و غم سنجلی بنوتک یا محمد

بولایتک یا علی یا علی یا علی

رئیس امروہوی کا پورا نام سید محمد مہدی عرف اچھن تھا ۔ ان کی پیدائش ۲۱ ماہ شوال ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۱۴ع بروز دو شنبہ نو اور دس بجے دن کے درمیان ہوئی اور ۹ صفر ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۲ ستمبر ۱۹۸۸ع یوم جمعرات جب وہ اپنی لائبریری میں سوانح عمر لکھ رہے تھے تو شام کے ۵ بج کر ۴۰ منٹ پر ایک خونخوار گولی لگنے سے ایک گھنٹے بعد لیاقت میڈیکل ہاسپٹل میں شہید ہوگئے ۔ اس میں انھوں نے لکھا تھا کہ یہ ان کی آخری تحریر ہوگی ۔ اس تحریر کے بیسویں صفحے پر ان کے خون کے دھبے پڑے ہوئے ہیں ۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

عبارت لکھنے کی تاریخ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۸ع

سید محمد تقی

تعویذ کے جانب چپ یہ تاریخ کندہ ہے :

Marfat.com

قطعہ تاریخ شہادت

برادر معظم سید محمد مہدی رئیس

شاعر ، علیم نفیس ، صحافی ، ادب نویس
خدمت گذار قوم ہر اک فرد کا انیس
خدمت کا ملک و قوم کی اختر صلہ ہے یہ
ہو کے شہید آج گئے خلد میں رئیس

۱۴۰۹ھ

اختر نقوی ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۸ء

(ایضاً)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعہ تاریخ وفات حضرت رئیس امروہوی

راست گویم آن گل صد رنگ پیدا کے شود
آنکہ می بخشد گلستان را بہ ہر عنوان جمال
بہر تاریخ وفاتش گو بصد رنج و ملال
آن رئیس امروہوی آن شاعر بے جاد و فعال

۱۴۰۹ھ

حسن شاہجلالی علیگ

تعوید پر جانب راست یہ تاریخ درج ہے :

قطعہ تاریخ وفات

جناب شان الحق حقی

جی گھڑی بھر کو نہ بہلا تھا کہ آئی دل میں
یاد پھر اس کی ، وہی دل سے نہ جانے والی
سال رحلت ہوا اک نالہ جانکاہ کے ساتھ
"وا رئیس الشعرا مصر سخن کا والی"

۱۹۸۸ء

Marfat.com

(ایضاً)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعہ تاریخ وفات شہید لوح و قلم

حضرت رئیس امروہوی (مرحوم)

ز ہے وہ موت کہ جس موت کا یہ عالم ہو
ہر ایک سینہ ہو بریاں ہر آنکھ پُرنم ہو
کسے نصیب ہوا بزم مرتبہ ایسا
کہ شہر رئیس قلم کا ماتم ہوا

۱۹۸۸ء

رفیق کار ہمدم و دمساز
بزم انصاری

رئیس امروہوی کی قبر سے دس میٹر جانب مشرق ، حضرت محمد حسین صابری دہرہ دون والے کی درگاہ سے متصل مشہور مصور صادقین محو استراحت ہیں - انھوں نے قرآنی خطاطی کو اپنا موضوع بنایا تھا - وہ ایک خاص طرز تحریر کے موجد تھے جس کے نمونے ہمارے عجائب گھروں کی زینت ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صادقین

ولد

سید سبطین احمد نقوی

تاریخ وفات ۱۰ فروری ۱۹۸۷ء

مطابق ۱۱ جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ

سخی حسن کے قبرستان میں صدر دروازے سے داخل ہوتے ہی بائیں ہاتھ دس میٹر کے فاصلے پر روزنامہ جنگ کراچی اور "اخبار جہاں" کے کالم نگار حافظ بشیر احمد غازی آبادی کی قبر ہے - ان کا دینی کالم بڑے ذوق و شوق

Marfat.com

کے ساتھ پڑھا جاتا تھا - اُن کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حافظ بشیر احمد

(غازی آبادی)

تاریخ وفات ۶ ربیع الثانی ۱۴۰۸ھ

مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۸۷ع

اے روح سفر تو انھیں ناموں سے نہ پہچان

کل اور کسی نام سے آ جائیں گے یہ لوگ

☆

جان کر منجملہ خاصانِ میخانہ تجھے

مدتوں رویا کریں گے جام و پیمانہ تجھے

شمیم احمد شمیم

حافظ بشیر احمد غازی آبادی کی قبر سے جانب شمال بارہ میٹر کے فاصلے پر کراچی کے ایک زندہ دل عالم دین یعسوب الرحمٰن عثمانی آرام فرما ہیں - ان کی قبر کے کتبے پر بڑی دلچسپ عبارت مرقوم ہے - ملاحظہ فرمائیے :

۷۸۶

کل نفس ذائقۃ الموت

یعسوب الرحمٰن عثمانی

عرف سِلّا جیون

جنت کا طوطا - جنت کا پھول

تاریخ وفات ۱۹ صفر المظفر ۱۳۹۱ھ

مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۷۱ع

بروز جمعہ

بوقت نماز عصر

Marfat.com

مثلاً جیون مرحوم کی قبر سے جانب شمال مغرب پندرہ میٹر کے فاصلے پر ریڈیو پاکستان کے معروف افسر ظفر احمد مرحوم کی ابدی آرام گاہ ہے۔ انہوں نے ایک عرصہ دراز تک ریڈیو پاکستان میں ملازمت کی ہے۔ ان کا انتقال عرشہ جہاز پر اٹلی کے قریب ہوا تھا۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ریڈیو آفیسر ظفر احمد

ولد

مشتاق احمد

تاریخ وفات ۷ شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ

مطابق ۶ مارچ ۱۹۹۰ء

مقام وفات ایم وی سعودی مکہ [۱]

(نزد اٹلی)

ظفر احمد مرحوم کی آخری آرام گاہ سے جانب مشرق پندرہ میٹر کے فاصلےپر نواب مکران کی اہلیہ بانک دُر بی بی کی قبر ہے۔ مرحوم بلوچستان کے معروف سردار محراب خان گچکی کی نور نظر تھیں۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے:

یا اللہ

یا محمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بانک دُر بی بی

بنت محراب خان گچکی

بیگم نواب مکران

تاریخ وفات ۱۵ اگست ۱۹۷۱ء

مطابق ۲۳ جمادی الآخر ۱۳۹۱ھ

۱۔ ایم وی سعودی مکہ ایک جہاز کا نام ہے۔ جس کے عرشے پر ظفر احمد کا انتقال ہوا تھا۔

Marfat.com

بانک دور بی بی کی قبر سے جانب شمال مشرق تیس میٹر کے فاصلے پر مشہور ڈرامہ نویس خواجہ معین الدین آرام فرما رہے ہیں - انہوں نے "لال قلعے سے لالو کھیت تک" اور "غالب بندر روڈ پر" دو ڈرامے لکھ کر بڑا نام پیدا کیا - ان کا شمار پاکستان میں فن ڈرامہ نگاری کے بانیوں میں ہوتا ہے - ان سے بڑی نسل جس میں امتیاز علی تاج ، عابد علی عابد اور خادم محی الدین شامل ہیں ، انگریزی دور کی پیداوار تھی - اس لیے خواجہ معین الدین کو پہلا پاکستانی ڈرامہ نویس کہنا بیجا نہ ہوگا - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یاایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ
فادخلی فی عبادی و ادخلی جنتی
آرام گاہ
خواجہ معین الدین
بابائے ڈرامہ
تاریخ وفات ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ
مطابق ۹ نومبر ۱۹۷۱ء
اے خوش آن منعم کہ چون درویش زیست
در چنین عصرے خدا اندیش زیست

خواجہ معین الدین کی ابدی آرام گاہ سے جانب شمال مشرق بیس میٹر کے فاصلے پر قبرستان کی شمالی دیوار کے قریب ایک ماہر تعلیم پروفیسر قیصر حسن بختیاری کی قبر ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
پروفیسر قیصر حسن بختیاری
تاریخ وفات
۳ شوال المکرم ۱۳۹۱ھ
مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۷۱ء
انا للہ و انا الیہ راجعون

Marfat.com

حافظ غازی آبادی کی قبر سے جانب شمال چند میٹر کے فاصلے پر کراچی کے معروف ماہر تعلیم پروفیسر خلیق الزماں کی آخری آرام گاہ ہے ۔ ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پروفیسر خلیق الزماں

ولد

قمر الزماں

تاریخ وفات ۷ صفر ۱۳۹۴ھ بروز ہفتہ

مطابق ۲ مارچ ۱۹۷۴ء

معین الدین کی قبر سے جانب شمال تیس میٹر کے فاصلے پر مشہور ادیب اور شاعر منظور احمد افسر امروہوی کا مزار ہے ۔ انھوں نے انجمن ترقیٔ اردو کے مخطوطات کی فہرست تیار کی تھی ۔ اس کے علاوہ انھوں نے تابش۔ خیال اورمصحفی : حیات و کلام کے عنوانات سے دو کتابیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں ۔ ان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعہ تاریخ وفات

حضرت افسر امروہوی

پیدائش ۹ دسمبر ۱۸۹۶ء

وفات ۹ فروری ۱۹۸۴ء

آہ وہ منظور احمد افسر امروہوی
کیا وہ فانی ہے جو یوں خدمت لافانی کرے

تذکرہ ، تاریخ ، شعر ، انشا ، ادب فن سخن
کون ہے اب جو ہر اک مشکل کو آسانی کرے

Marfat.com

نامور ہو اور بخاموشی گذارے زندگی
کم سخن ہو اور تکمیل سخن دانی کرے
اس نے جو روشن کیا تھا بزمِ یاراں میں رئیس
اس چراغِ فن کو قدرت اور نورانی کرے
تربتِ مرحوم پر دل نے کہا بعد "طواف"
۹۶
آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
۲۰۸۰

از حضرت رئیس امروہوی

(۲۰۸۰ — ۹۶ = ۱۹۸۴ء)

افسر امروہوی کی قبر سے جانب شمال مشرق تیس میٹر کے فاصلے پر مشہور ادیب ، نقاد اور شاعر مجنوں گورکھپوری کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ ان کی تصانیف میں سے خواب و خیال ، ادب اور زندگی ، غالب شخص اور شاعر ، دوش و فردا ، سراب ، سنگھاسن بتیسی ، شعر اور غزل ، گردش ، پردیسی کے خطوط ، تنقیدی حاشیے ، شوپنہار ، سمن پوش اور نقوشِ افکار خاص طور پر مشہور ہیں ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

احمد صدیق

مجنوں گورکھپوری

تاریخ پیدائش منگل ۱۰ مئی ۱۹۰۴ء

مطابق ۲۳ صفر ۱۳۲۲ھ

تاریخ وفات ہفتہ ۴ جون ۱۹۸۸ء

مطابق ۱۸ شوال ۱۴۰۸ھ

Marfat.com

مجنوں گورکھپوری کی قبر سے پندرہ میٹر جانب شمال مشرق کراچی کے مشہور ماہر تعلیم پروفیسر عارف حفیظ مرزا آسودۂ خاک ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

۷۸۶

پروفیسر عارف حفیظ مرزا

ولد

حافظ حفیظ الحسن

تاریخ وفات ۱۷ رجب ۱۴۱۰ھ

مطابق ۱۳ فروری ۱۹۹۰ع

بوقت ۱۲ بج کر ۵۵ منٹ رات

حافظ بشیر احمد غازی آبادی کی قبر سے دس بارہ میٹر آگے لب سڑک علامہ محمود احمد عباسی اور ان کی اہلیہ شکیلہ بیگم (م ۱۴ ستمبر ۱۹۷۵ع) کی قبریں ہیں۔ علامہ صاحب امروہہ کے رہنے والے تھے۔ حکیم فرید احمد عباسی اور داؤد عباسی علامہ مرحوم کے خاندان کے افراد تھے - علامہ محمود احمد نے خلافتِ معاویہ و یزید ، تحقیق مزید، تحقیق سید و سادات اور تبصرہ محمودی بر ہفوات مودودی لکھ کر بڑا نام پیدا کیا - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

محمود احمد عباسی

تاریخ وفات

۱۰ مارچ ۱۹۷۴ع

Marfat.com

علامہ محمود احمد عباسی کی قبر سے ذرا آگے نفیس اکیڈمی کے بانی اور مشہور ناشر چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندری کی آخری آرام گاہ ہے - موصوف گاہندراں تحصیل نکودر ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے اور انھیں داغ دہلوی کے شاگرد لبھو رام جوش ملسیانی سے شرف تلمذ تھا - انھوں نے حیدرآباد دکن میں کتابیں چھاپنے کا کام شروع کیا تھا اور تقسیم ملک کے بعد کراچی آکر یہی کام آگے بڑھایا - ان کی قبر پر جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندری

ولد چوہدری رحمت علی

تاریخ پیدائش ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۵ع

تاریخ وفات ۱۰ رجب ۱۴۰۱ھ

مطابق ۱۵ مئی ۱۹۸۱ع

چوہدری اقبال سلیم گاہندری کی قبر کے سرہانے مشہور ماہر تعلیم اور سرسید کالج کے نامور استاد پروفیسر حامی الدین استراحت فرما رہے ہیں - انھوں نے تعلیم کے موضوع پر قلم اٹھایا تو کئی کتابیں لکھ ڈالیں - ان میں سے *History of Muslim Education* خاص طور پر مشہور ہے - انھوں نے میکس ایسٹ مین کی ایک انگریزی تصنیف کا "رفقائے عظیم" کے عنوان سے اردو میں ترجمہ کیا ہے - سید الطاف علی بریلوی مرحوم نے حیات حافظ رحمت خان لکھی تو پروفیسر موصوف نے اسے انگریزی لباس پہنا دیا - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پروفیسر محمد حامی الدین خان

ولد حافظ معز الدین

Marfat.com

تاریخ وفات ۱۸ ربیع الاول ۱۳۰۵ھ
مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۸۴ء
بروز جمعرات

علامہ محمود احمد عباسی کی قبر سے چند قدم آگے چوراہے میں جانب چپ بیخود دہلوی کے فرزند صادق دہلوی کا مزار ہے۔ موصوف بھی شاعر تھے لیکن اپنے والد کی موجودگی میں زیادہ شہرت نہ پا سکے۔ بیخود دہلوی کا انتقال آزادی سے تھوڑا عرصہ پہلے دہلی میں ہو گیا تھا اور وہ درگاہ خواجہ باقی باللہ میں آرام فرما ہیں۔ صادق دہلوی کے مزار پر جو کتبہ نصب ہے، اس پر یہ عبارت مرقوم ہے:

۷۸۶
انا للہ و انا الیہ راجعون
قیام آخر
سید سمیع احمد صادق دہلوی غفرلہ
انتقال
۱۷ رجب المرجب ۱۳۰۶ھ
مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۸۶ء

سائے سے بھی اپنے دُور دُور آیا ہوں
دوہرا ہے نشہ، نشے سے چور آیا ہوں
صادق بھی ہوں، بیخود کا جگر گوشہ بھی
پڑھتا ہوا یا ربِ غفور آیا ہوں

صادق دہلوی کی قبر سے اندازاً دس میٹر جانب جنوب مشرق، چورا ہے سے ملحقہ چار دیواری کے اندر ایک معروف شاعر خلیل آذری محو خواب ابدی ہیں۔ تلاش کے باوجود مجھے ان کا مجموعۂ کلام کتابی شکل میں نہیں ملا۔ ان

Marfat.com

کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کل نفس ذائقۃ الموت

خلیل آذری

جے پوری

۱۹۱۴ء — ۱۹۸۱ء

خلیل آذری کے سرہانے ایک اور شاعر ابن حسن شاد کی آخری آرام گاہ ہے - ان کا کلام بھی مطبوعہ صورت میں مجھے نہیں ملا - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انا للہ و انا الیہ راجعون

لوح مزار

سید ابن حسن شاد

یوم وفات

۲۷ اگست ۱۹۸۲ء

مطابق ۷ ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ

بروز جمعہ بعمر ۶۷ سال

ہوئے ہنگامہ دنیا سے آزاد
سوئے جنت گئے ابن حسن شاد

علامہ محمود احمد عباسی کی قبر سے چند قدم کے فاصلے پر ایک وسیع احاطے میں مشہور نو مسلم انگریز بزرگ شہید اللہ فریدیؒ کا مزار پُر انوار ہے - مزار کے سرہانے کتبہ تو نہیں لگایا گیا لیکن دروازے کی پیشانی پر یہ

Marfat.com

عبارت درج ہے :

وسیلتنا الی اللہ الصمد

شیخ المشائخ حضرت شاہ

شہید اللہ فریدی رحمۃ اللہ علیہ

۱۷ رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ[1]

موصوف نے نو عمری میں اپنے بھائی لیونارڈ فاروق کے ساتھ اسلام قبول کر لیا تھا - نواب بہاولپور محمد صادق خامس عباسی مرحوم نے انہیں اپنی سرپرستی میں لے لیا - فاروق صاحب کا انتقال ۱۹۳۵ء میں لاہور میں ہوا اور وہ حضرت سید علی ہجویری کی درگاہ کے احاطے میں دفن ہوئے -

شہید اللہ فریدی حضرت محمد ذوق شاہ صاحبِ "سرّ دلبراں" کے مرید تھے اور مؤخر الذکر بزرگ کا انتقال عین حج کے موقع پر میدان عرفات میں ہوا تھا - ذوق شاہ، حضرت شاہ وارث حسن کوڑہ جہاں آبادی کے مرید تھے اور مؤخر الذکر بزرگ کو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت ملی تھی -

شہید اللہ فریدی نے اپنے مرشد ذوق شاہ کے ملفوظات "تربیت العشاق" کے عنوان سے مرتب کیے تھے - کراچی کے بہت سے پڑھے لکھے حضرات شہید اللہ فریدی سے بیعت تھے -

حضرت فریدی کے مزار مبارک سے جانب مشرق ایک الگ کمرے میں ان کی اہلیہ محترمہ بیگم راشدہ محو خواب ابدی ہیں - ان کا انتقال ۱۵ مارچ ۱۹۹۰ء کو ہوا تھا -

---

شہید اللہ فریدی کی درگاہ کی مسجد کے بالمقابل سڑک کے پار پروفیسر شہاب الدین مغنی کی قبر ہے - صوبہ بہار میں مغنی نام کے کئی پروفیسر پیدا ہوئے ہیں جنھوں نے علمی دنیا میں نام پیدا کیا ہے - مرحوم شہاب الدین بھی انھی میں سے ایک ہیں - ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ

۱ - مطابق ۲۳ اگست ۱۹۷۸ء -

Marfat.com

عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پروفیسر شہاب الدین محمد مغنی

ولد

مطیع الحق مرحوم

تاریخ پیدائش یکم جنوری ۱۹۲۵ء

تاریخ وفات ۱۷ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ

مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۹۰ء

پروفیسر مغنی کی قبر سے سات میٹر جانب قبلہ کراچی کے مشہور عالم دین مفتی سید مسعود علی قادری کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ موصوف بریلوی مکتب فکر کے عالم دین تھے اور دینی حلقوں میں قدر کی نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرقد منور

شیخ الحدیث و التفسیر استاذ العلماء

مفتی سید مسعود علی قادری قدس سرہ العزیز

تاریخ وفات جمعہ ۵ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ

مطابق ۹ فروری ۱۹۷۳ء

قطعہ وفات

ایک عالم دین کا ہے یہ نظارۂ رحلت
وہ لرزہ بر اندام نظر آیا ہے مریخ

Marfat.com

یہ حسن سعادت ہے کہ ہاتف نے پکارا
مسعود کی تاریخ ہے مسعود تاریخ
۱۳۹۴ھ

مفتی مسعود علی قادری کے قدموں میں پانچ میٹر کے فاصلے پر ایک اور عالم دین محفوظ علی قادری محو استراحت ہیں۔ مرحوم بھی بریلوی مکتب فکر کے نمائندے تھے۔ ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت کندہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آخری آرام گاہ

سید محفوظ علی قادری

رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات ۲۰ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

مطابق ۲۷ جنوری ۱۹۸۱ع

بروز منگل

حضرت شہید اللہ فریدی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی عقبی شاہراہ پر لب سڑک کراچی کے ایک معروف ماہر تعلیم پروفیسر ابو ظفر کی ابدی آرام گاہ ہے۔ ان کی قبر کے سرہانے جو لوح نصب ہے اس پر یہ عبارت کندہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پروفیسر ابو ظفر عبدالواحد

تاریخ وفات ۲۰ شعبان ۱۴۰۴ھ بروز منگل

مطابق ۲۲ مئی ۱۹۸۴ع

Marfat.com

ابن حسن شاد کی قبر سے قریب ہی پروفیسر ابصار عالم کی آخری آرامگاہ ہے - موصوف سندھ یونیورسٹی میں تاریخ کے استاد تھے - جس زمانے میں راقم کیمبرج یونیورسٹی میں فضل اللہ بن روز بہانؒ کی سلوک الملوک پر کام کر رہا تھا ، ان دنوں پروفیسر صاحب بھی تحقیقی کام میں مصروف تھے - وہ زمانۂ طالب علمی میں جمعیت طلبہ اسلامی کے سرگرم رکن تھے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین

مرحوم

پروفیسر ابصار عالم

صدر شعبۂ تاریخ سندھ یونیورسٹی جام شورو

ولد

نواب حسین مرحوم

تاریخ وفات

بروز جمعرات ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء

مقام وفات حیدرآباد سندھ

برادر افتخار عالم ، ابرار عالم

پروفیسر ابصار عالم کی قبر سے جانب جنوب ایک چار دیواری کے اندر ایک جیسی دو پختہ قبریں ہیں - ان میں سے ایک سید شمس الحسن کی ہے اور دوسری ان کی اہلیہ کی - ان قبروں پر کتبے نصب نہیں ہیں - چار دیواری کے باہر "سید شمس الحسن" کے نام کا کتبہ نصب ہے - یہ بزرگ ۱۹۱۴ء تا ۱۹۴۸ء آل انڈیا مسلم لیگ کے آفس سیکریٹری رہے ہیں - ۱۹۴۸ء میں پاکستان آئے تو یہاں پاکستان مسلم لیگ کے آفس سیکریٹری مقرر ہوئے -

Marfat.com

کراچی کے اخبارات میں ان کے نام سے تاریخی دستاویزات چھپتی رہی ہیں۔ مرحوم مسلم لیگ کے بارے میں چلتا پھرتا انسائیکلو پیڈیا تھے۔ ان کا انتقال ۷ نومبر ۱۹۸۱ع کو ہوا تھا۔ع

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

قبرستان کے درمیان سے جو سڑک گزرتی ہے اس کے کنارے ہاکی کے ایک معروف کھلاڑی عبدالشکور کی قبر ہے۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے:

یا اللہ　　　　یا محمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

میجر عبدالشکور

ولد

عبدالغفور

۱۴ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ

مطابق ۲۶ اپریل ۱۹۷۵ع

عمر ۵۶ سال

میجر عبدالشکور کی قبر سے جانب مشرق سڑک کے پار ایک گھنی نیم کے تلے مشہور عالم اور مقالہ نگار عبدالصمد بزمی انصاری محو خواب ابدی ہیں۔ مرحوم یکم اپریل ۱۹۱۳ع کو انبالہ میں پیدا ہوئے۔ ابتداء میں شاعری سے لگاؤ رہا۔ بعد ازاں تحقیق کی طرف متوجہ ہوئے۔ انھوں نے انسائیکلو پیڈیا آف اسلام لائڈن کے لیے متعدد مقالے تحریر کیے۔ سرکاری ملازمت سے سبکدوشی کے بعد مرحوم ہمدرد سے منسلک ہوگئے اور ہمدرد کا انگریزی مجلہ اسلامک اسٹڈیز مرتب کرنے لگے۔ انھوں نے علامی سعد اللہ خان پر بھی بڑا عمدہ

Marfat.com

کام کیا ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

عبدالصمد بزمی انصاری

ولد

اللہ بخش انصاری

تاریخ وفات

۲۲ مارچ ۱۹۸۹ع بروز بدھ

مطابق ۱۳ شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ

قبرستان سخی حسن کے شمال مغربی حصے میں اندرونی سڑک کے کنارے بنگال کے نامور سیاسی رہنما ، تحریک آزادی کے صف اول کے مجاہد اور امیر المجاہدین مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی کے نائب علامہ راغب احسن محو استراحت ہیں - انھوں نے فنڈلے شیراز جی کی ایک انگریزی تصنیف کا ترجمہ "افلاس ہند اور اس کے متعلقہ معاشی مسایل" کے عنوان سے کیا تھا - ہمارے فاضل دوست محمد فرید الحق صاحب ایڈووکیٹ نے علامہ راغب احسن کے نام علامہ محمد اقبال کے خطوط "اقبال جہان دگر" کے عنوان سے شایع کر دیئے ہیں - ان خطوط کی اشاعت نے سیاسی حلقوں میں تہلکہ مچا دیا ہے - علامہ راغب احسن کی قبر سنت نبوی کے مطابق خام ہے لیکن اس کے سرہانے ایک لوح نصب ہے جو اب ٹوٹ چکی ہے - اس پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

علامہ راغب احسن

ولد

ریاض الدین احمد

تاریخ ولادت ۱۹۰۵ع

تاریخ وفات ۲۷ نومبر ۱۹۷۵ع

Marfat.com

بابا تاج الدین نا گپوری رحمہ اللہ سے کون واقف نہیں ۔ ان کا مزار نا گپور (بھارت) میں مرجع خلائق ہے ۔ اسی نام کے ایک بزرگ قبرستان سخی حسن میں بھی مدفون ہیں۔ ان کی درگاہ کے سامنے صوفی ظہیر الحسن رحمانی کا مقبرہ ہے ۔ مرحوم کا آبائی وطن چاند پور ضلع بجنور تھا لیکن ان کی ولادت ۱۹۱۶ع میں مانڈوی (کچھ) میں ہوئی ۔ انھوں نے ۱۹۵۲ع میں حضرت صوفی شاہ محمد فاروق چشتی صابری نظامی قدوسی قادری کے ہاتھ پر بیعت کی اور چشتی اور قادری سلاسل میں خلافت حاصل کی ۔ ان کے مزار پر جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ　　　لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ　　　یا محمد

قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین

ھو الحبیب الذی ترجی شفاعتہ،

لکل ھول من الاھوال مقتحم

آرام گاہ

حاجی الحرمین سلطان العاشقین پیر طریقت

صوفی سید محمد ظہیر الحسن رحمانی قدس سرہ

الملقب بہ عاشق رحمانی و کاتب رحمانی

خلیفہ مجاز قطب الاقطاب غوث الوقت

صدر الصدور خواجہ خواجگان شاہ محمد فاروق

الملقب محبوب رحمانی قادری چشتی صابری نظامی

تاریخ وفات ۴ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ

مطابق ۱۹ اگست ۱۹۸۷ع

حضرت ظہیر الحسن رحمانی کی قبر سے جانب شمال مشرق چالیس میٹر کے فاصلے پر لب سڑک امام باڑہ حسینیہ سجادیہ کراچی کے پیش نماز اور خطیب محبوب الحسن ہاشمی کی قبر ہے ۔ ان کا شمار کراچی کے مشہور شیعہ علماء میں

Marfat.com

ہوتا تھا - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

اللہ

محمد

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل

ناد علی . . . . الخ

علی حسن حسین زین العابدین باقر جعفر صادق موسیٰ کاظم علی رضا

علی تقی علی نقی حسن عسکری محمد مہدی

حضرت مولانا سید محبوب الحسن ہاشمی

ولد

حضرت مولانا سید شبیر حسن قبلہ

سابق پیش نماز و خطیب

حسینیہ سجادیہ کراچی

تاریخ وفات ۱۶ ذوالحجہ ۱۴۰۷ھ

بروز بدھ

مطابق ۱۲ اگست ۱۹۸۷ء

محبوب الحسن ہاشمی کی قبر سے جانب شمال مغرب تیس میٹر کے فاصلے پر ولی محمد خاں خلش نام کے ایک شاعر کی آخری آرام گاہ ہے - ان کے کتبے کے دونوں طرف عبارت مرقوم ہے - اندر کی جانب یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین

مرحوم

ولی محمد خان

Marfat.com

ولد

سردار خان

تاریخ وفات

۱۹ رجب المرجب ۱۴۰۹ھ

مطابق ۲٦ فروری ۱۹۸۹ء

بروز بدھ

باہر کی جانب یہ عبارت کندہ ہے :

پیارے دوست

ولی محمد خان خلش

ہوا چلے نہ چلے یہ عمل مقدر ہے
چراغ جو بھی جلے گا کبھی بجھے گا ضرور

علامہ راغب احسن مرحوم کے مزار مبارک سے جانب جنوب چند قدم کے فاصلے پر مشہور محقق اور ادیب خواجہ رضی حیدر کے والد بزرگوار مولانا قاری احمد پیلی بھیتی کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کے مزار پر جو کتبہ نصب ہے وہ حافظ یوسف سدیدی مرحوم کے تلمیذ رشید عبدالسلام سدیدی کے قلم معجز رقم کا شاہکار ہے - اس پر یہ عبارت درج ہے :

یا اللہ

یا محمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھو الحی القیوم ابداً ابداً ذوالجلال والاکرام

برحمتک استغیث

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مولانا حکیم قاری احمد پیلی بھیتی

ولد

سلطان الواعظین مولانا عبدالاحد ولد مولانا وصی احمد

محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

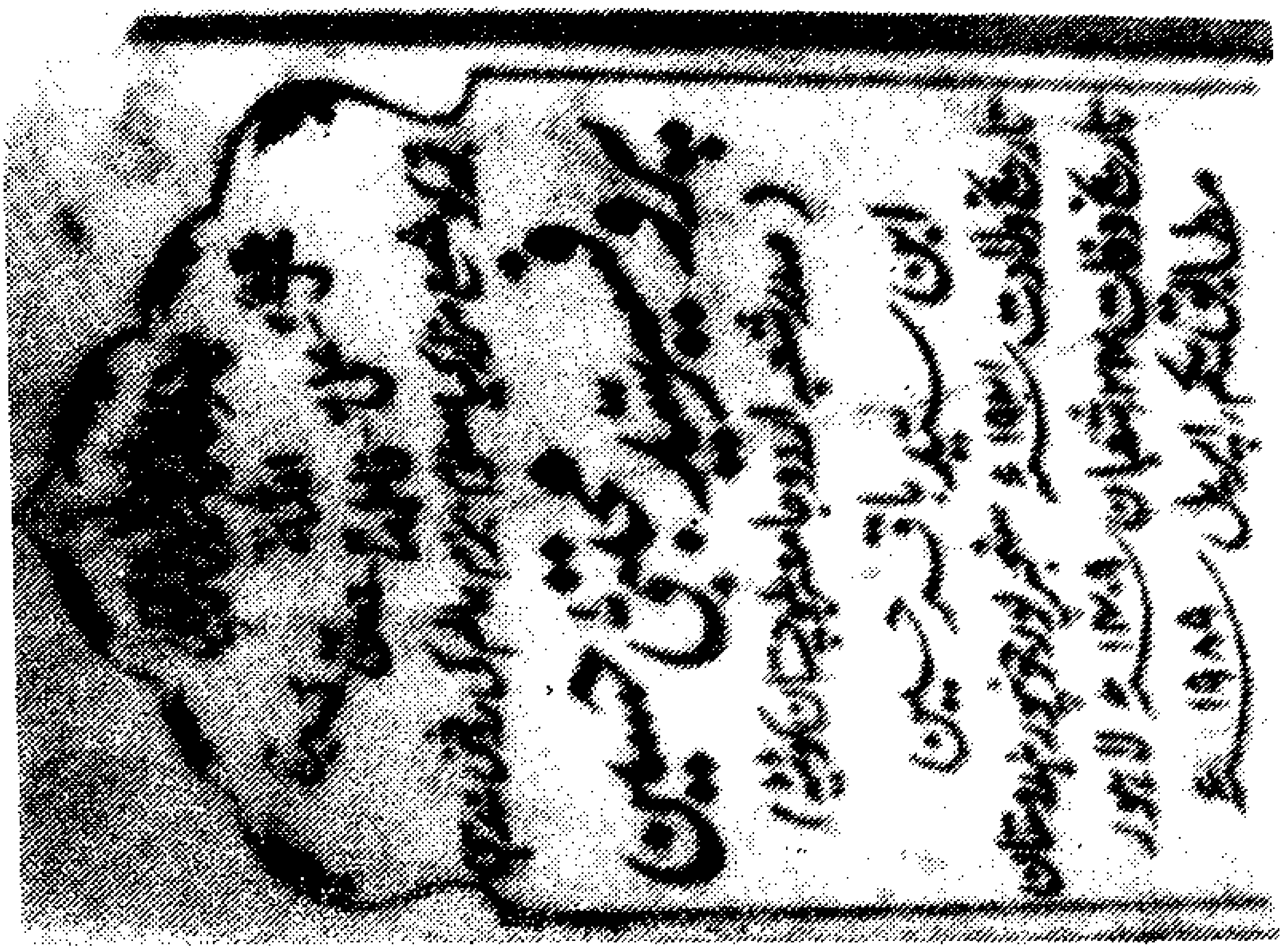

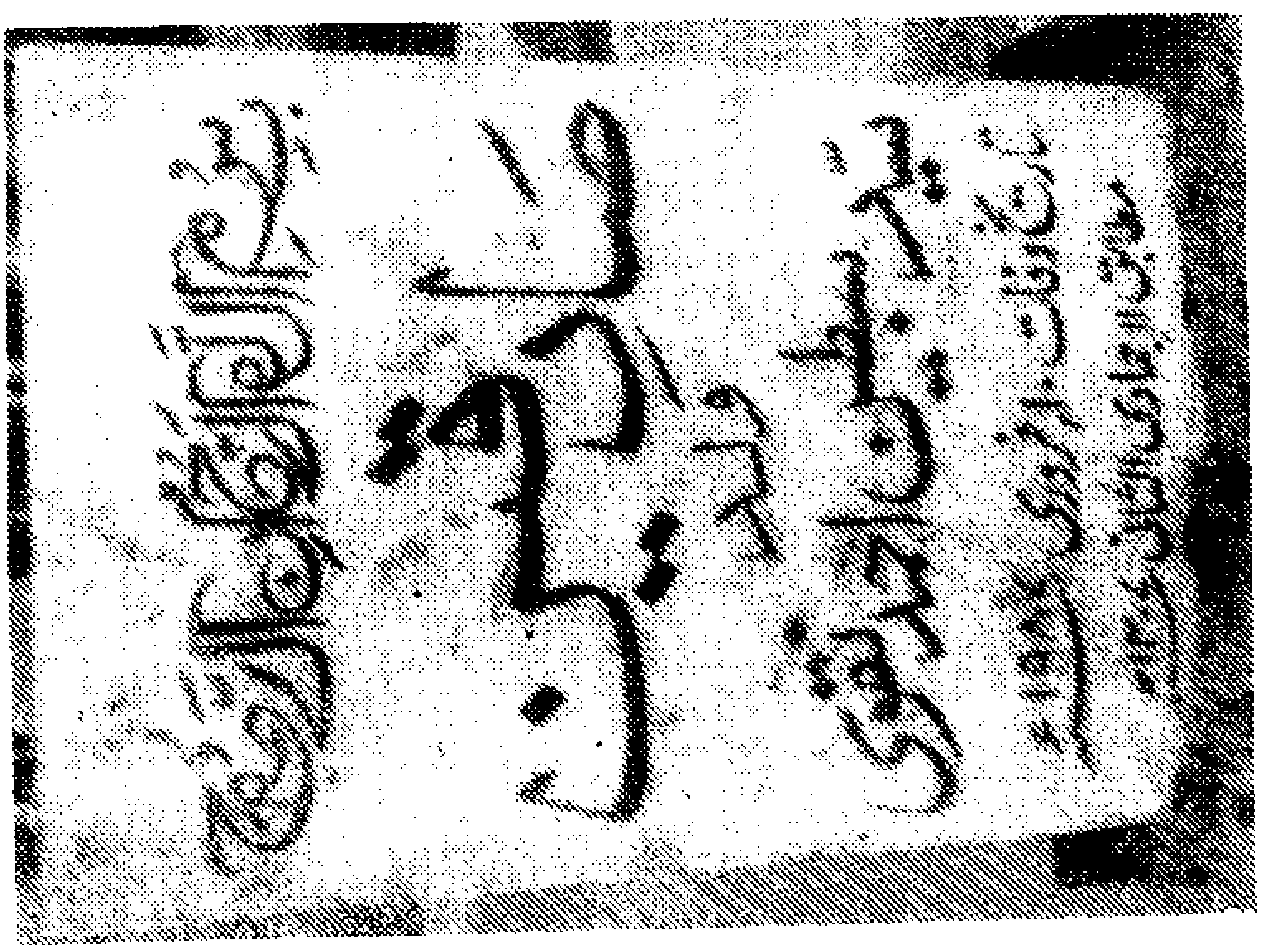

Marfat.com

انا للہ و انا الیہ راجعون
عمر ۹۰ سال

عمر ۹۰ سال

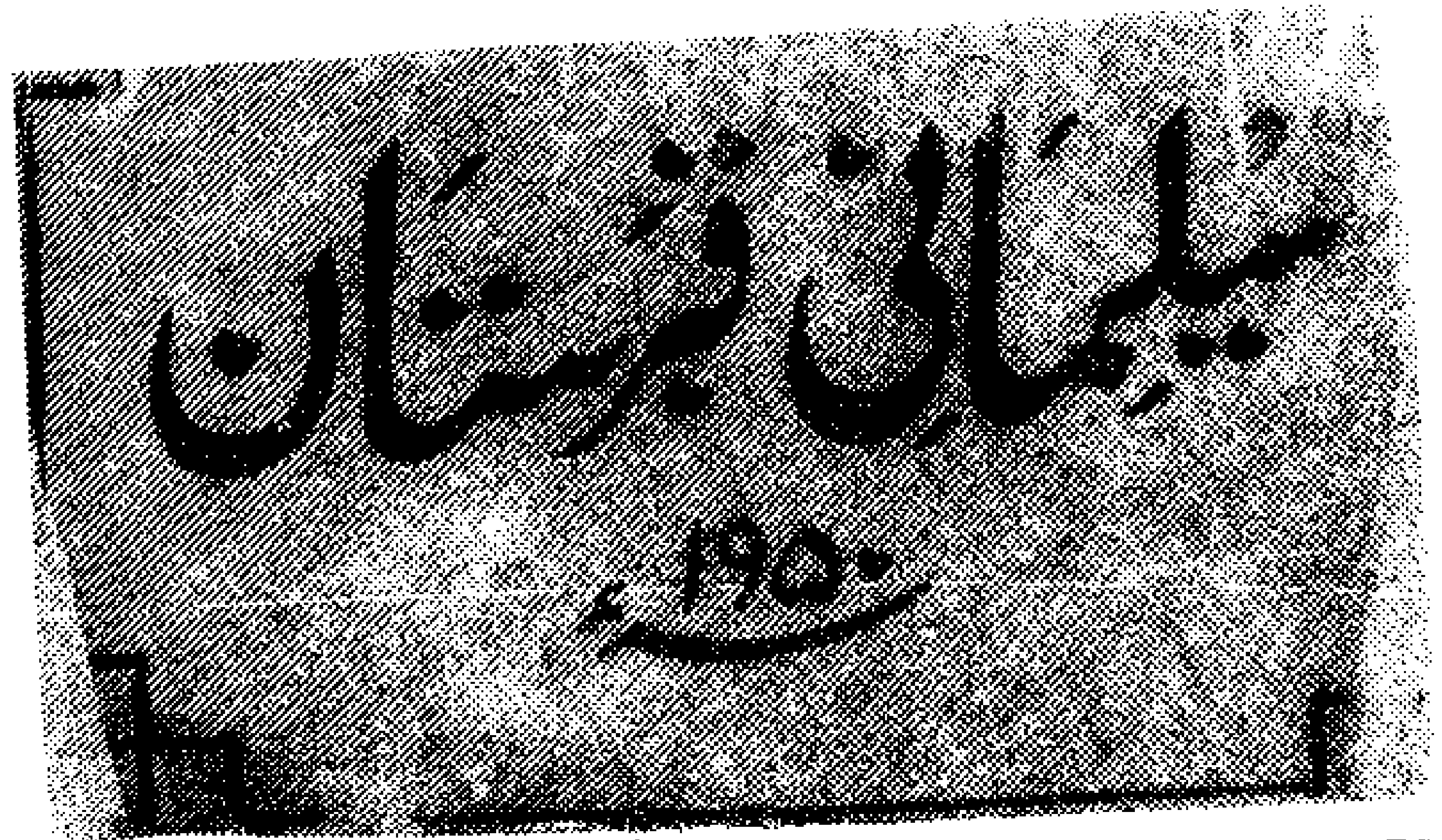
سلیمانی قبرستان
۱۹۵۰ء

Marfat.com

نواسۂ

شاہ عبدالکریم خلیفۂ اعظم حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادیؒ

تاریخ وفات

۱۳ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ

بمطابق ۱۳ مئی ۱۹۷۶ع بروز جمعہ عمر ۶۵ سال

مولانا پیلی بھیتی کے مزار سے چھ میٹر جانب شمال مشہور شاعر ، ادیب اور نقاد امیر حسنین جلیسی کی آخری آرام گاہ ہے - ان کے تنقیدی مضامین کا مجموعہ "بت خانہ شکستم من" کے عنوان سے چھپ چکا ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

مرحوم

حاجی قاضی امیر حسنین جلیسی ،بدایونی)

ولد

قاضی غلام سبطین

تاریخ وفات

۲۹ محرم الحرام ۱۳۰۹ھ

مطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۸۸ع

بروز پیر عمر ۶۹ سال

قاضی صاحب کی قبر سے متصل جانب مشرق ان کی رفیقۂ حیات افضل بتول کی قبر ہے - ان کا انتقال ۵۸ سال کی عمر میں ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۷ع کو ہوا تھا-

---

قبرستان سخی حسن کی شمال مغربی دیوار کے ساتھ دکن کے مشہور مؤرخ سید محمد بیدری ابدی نیند سو رہے ہیں - انھوں نے "تاریخ مدرسۂ محمود گاواں" کے عنوان سے ایک گراں قدر کتاب اپنی یادگار چھوڑی ہے - ان کے پاس گولکنڈہ اور بیجا پور کے قدیم مسکوکات کا نادر ذخیرہ تھا ، جس پر مختلف جرائد میں فیچر لکھے گئے تھے - ان کے مزار کا کتبہ خطاطی کا بہترین نمونہ

Marfat.com

ہے[۲] اور یہ اس قابل ہے کہ اسے عجائب گھر میں محفوظ کر لیا جائے - اس کی عبارت یوں ہے :

یا اللہ

یا محمد[۳]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آیت الکرسی۔۔۔۔

حاجی سید محمد بیدوی مؤرخ دکن مرحوم

ولد

سید اسد اللہ مرحوم و مغفور

متوطن ضلع بیدر شریف

(حیدر آباد دکن)

تاریخ وفات ۱۶ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ

بوقت صبح ۸ بجے

مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۷۵ء بروز اتوار

عمر ۷۵ سال

سید محمد بیدری کی قبر سے جانب جنوب تیس میٹر کے فاصلے پر مشہور نقاد اور اردو زبان و ادب کے استاد پروفیسر سید مجتبٰی حسین کی آخری آرام گاہ ہے - مرحوم ترقی پسند ادیبوں کی ایک کانفرنس میں شرکت کی غرض سے لاہور آئے ہوئے تھے - واپسی کے موقع پر لاہور ایئر پورٹ کے قریب ان کی کار، جسے ڈاکٹر طارق عزیز چلا رہے تھے، حادثے کا شکار ہوگئی اور سید صاحب موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ

محمد علی فاطمہ حسن حسین

پروفیسر سید مجتبٰی حسین

(صدر شعبہ اردو جامعہ بلوچستان کوئٹہ)

Marfat.com

ابن سید باقر حسین

تاریخ ولادت ۱۹۲۱ع سنجر پور ، جونپور ، ہندوستان

تاریخ وفات ۲۳ شعبان ۱۴۰۹ھ لاہور

مطابق یکم اپریل ۱۹۸۹ع

سخی حسن کے شمال مغربی گوشے میں ، سید محمد بیدری کی قبر سے جانب جنوب مغرب ، لب سڑک مشہور ماہر تعلیم پروفیسر علاء الدین احمد کی قبر ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے ۔ جو ان کا مکمل تعارف کراتی ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پروفیسر علاؤ الدین[1] احمد

سابق پروفیسر نظام کالج حیدر آباد دکن ، مدراس یونیورسٹی

تاریخ ولادت ۱۵ جنوری ۱۸۹۶ع

تاریخ وفات ۲۶ دسمبر ۱۹۷۵ع

یوم جمعہ کراچی

نوشاد علی خاں حشر کے مرقد سے بالکل قریب راجستھان کے ایک تاریخ گو شاعر حافظ عبیداللہ ٹونکی ابدی نیند سو رہے ہیں ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کل نفس ذائقۃ الموت

---

۱ ۔ اصولاً علاء الدین ، بہاء الدین ، ضیاء الدین میں "و" نہیں ہوتا ۔

Marfat.com

[stamp]

اللہ

محمد علی

فاطمہ

حسن حسین

اے راہ چلنے والو کچھ پڑھ کے بخش جاؤ
گر ہو خیال تم کو اس میری بے بسی کا

حافظ عبیداللہ مرحوم

تاریخ گو

فرزند حافظ احمد ریاست ٹونک کی پیدائش ۱۹۱۵ء کی ۵ تاریخ صبح ۵ بجے لبیک فرشتہ کی صدا پہ ۔ مکہ معظمہ کی زیارت کی۔ مدینہ منورہ کی زیارت کی ۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس عزت سے مشرف کرے ۔ بندۂ خاکسار نے کی ہے۔

تاریخ وفات ۱۴ جنوری ۱۹۸۷ء

پروفیسر علاء الدین احمد کی قبر سے جانب جنوب تیس میٹر کے فاصلے پر معروف شاعر نوشاد علی خان حشر محو استراحت ہیں ۔ ان کا کلام علمی رسالوں میں چھپتا رہا ہے لیکن کلیات کی شکل میں کسی نے مرتب نہیں کیا ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نوشاد علی خان حشر

ولد

مردان علی خان

تاریخ پیدائش ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۱ء

تاریخ وفات ۱۹ دسمبر ۱۹۸۶ء بروز جمعہ

Marfat.com

سب روگ زندگی کے ہوئے ختم آج حشر
آخر کو موت آ ہی گئی التجا کے بعد

قبرستان سخی حسن میں اگر جنوبی راستے سے داخل ہوں تو اس شاہراہ پر جو مشرق کی جانب جاتی ہے بائیں ہاتھ ایک شاندار گنبد نظر آتا ہے ۔ اس گنبد کے نیچے سید نظام الدین قادری سروری کا مزار ہے لیکن قبر کے سرہانے کتبہ نصب نہیں ہے ۔ مزار کے دروازے کی پیشانی پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا غوث الاعظم دستگیر ما

مزار اقدس

اعلیٰ حضرت سید نظام الدین قادری سروریؒ

وصال ۶ صفر ۱۴۰۳ھ

مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۸۲ء

نظام الدین سروریؒ کے مزار سے دس میٹر جانب شمال مغرب مشہور اشتراکی ادیب سبط حسن کا مسکن ہے ۔ موصوف انباری ضلع اعظم گڑھ کے رہنے والے تھے ۔ وہ مدتوں تک ہفت روزہ لیل و نہار کے مدیر رہے ۔ انھوں نے ”موسیٰ سے مارکس تک“ اور ”ماضی کے مزار“ جیسی کتابیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں ۔ ان کی قبر کے تعویذ پر یہ عبارت مرقوم ہے :

”آدم بے نظیر سبط حسن“

۱۴۰۶ھ

وفات ۲۰ اپریل ۱۹۸۶ء

(تحریر شان الحق حقی)

سید نظام الدین سروری کے روضۂ مبارک سے چالیس میٹر جانب جنوب مشہور شاعر ذبیحی ڈبائیوی کی قبر ہے ۔ ڈبائی ضلع علی گڑھ کا ایک مشہور

Marfat.com

قصبہ ہے جو علی گڑھ سے بذریعہ ریل مراد آباد جاتے ہوئے راستے میں پڑتا ہے۔ ان کا کلام مختلف رسائل و جرائد میں چھپتا رہا ہے لیکن ابھی تک اسے کسی نے (میرے علم کے مطابق) مرتب نہیں کیا ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

عاشق علی ذبیحی

ولد

ڈاکٹر ولایت علی

تاریخ وفات ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

مطابق ۲۴ جون ۱۹۸۳ع

قبرستان سخی حسن میں درگاہ سروری سے تیس میٹر جانب شمال مغرب مشہور مترجم ، مصنف اور اُستاد پروفیسر رشید احمد ارشد محو استراحت ہیں ۔ ان کا تعلق عیدگاہ دہلی کے آئمہ کے خاندان سے تھا ۔ انہوں نے تاریخ ابن خلدون ، عوارف المعارف ، الکامل ابن اثیر ، الوحی المحمدی اور حیات ابن قیم کو عربی زبان سے اردو کے قالب میں ڈھالا ہے ۔ حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی کی سوانح حیات " حیاتِ باقی " بھی اُن کی علمی یادگار ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

باسمہٖ تعالیٰ

مرقد

پروفیسر مولانا حافظ سید رشید احمد ارشد

سابق صدر شعبۂ عربی کراچی یونیورسٹی

ولد

سید عظمت علی شاہ مرحوم

Marfat.com

تاریخ پیدائش یکم مئی ۱۹۱۳ء

تاریخ وفات ۲۰ دسمبر ۱۹۸۴ء

مطابق ۲۶ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ بروز جمعرات

حافظ رشید احمد ارشد مرحوم و مغفور کے ابدی مستقر سے جانب مشرق بیس میٹر کے فاصلے پر منشی امین الدین قریشی کی قبر ہے - ان کا مکمل تعارف ان کے لوح مزار پر کرا دیا گیا ہے - و ھو ہذا :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

منشی امین الدین قریشی دہلوی

نائب صدر دہلی مسلم لیگ

نشتر کالونی گلبہار کراچی

وفات ۱۷ جنوری ۱۹۸۳ء

ہیں شام و سحر تجھ سے یہ التجائیں

کرم دمبدم ان پہ رحمان کر دے

حافظ رشید احمد ارشد کی قبر سے پندرہ میٹر جانب شمال مغرب مشہور ادیب ، مصنف ، مترجم اور اُردو کالج کے شعبۂ اُردو کے صدر ڈاکٹر محمد ایوب قادری محو استراحت ہیں - انھوں نے فرحت الناظرین اور مآثرالامرأ کا ترجمہ کیا - ان کا ڈاکٹریٹ کا مقالہ : ''اُردو کے ارتقاء میں علماء کرام کا حصہ ۱۸۵۸ء تک'' ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور سے طبع ہو چکا ہے - مرحوم کو روہیلکھنڈ کی تاریخ پر بڑی دسترس تھی - اُن کے مزار پر جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پروفیسر محمد ایوب قادری

Marfat.com

تاریخ وفات ۱۹ صفر المظفر ۱۴۰۴ھ

مطابق ۲۵ نومبر ۱۹۸۳ء

بروز جمعہ

ایوب قادری کی آخری آرامگاہ سے قریب ہی ایک اور علم دوست بزرگ سید مظفر الدین ندوی محو خواب ابدی ہیں ۔ انھوں نے ایم اے مگلے کی نقشے پر ایک انگریزی تصنیف کا اردو میں ترجمہ کیا تھا جو دارالمصنفین اعظم گڑھ سے طبع ہو چکا ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اسلامیات کے ماہر استاد ، ادیب اور دانشور

جناب ڈاکٹر پروفیسر سید مظفر الدین ندوی

ولد

مولوی سید عبداللہ مرحوم

تاریخ وفات

۱۸ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

مطابق ۱۸ جون ۱۹۸۴ء

انا للہ و انا الیہ راجعون

قبرستان کے وسط میں گندے نالے سے قریب نقشبندی مجددی سلسلے کے ایک پیر طریقت الحاج مختار حسن محو خواب ابدی ہیں ۔ ان کا روحانی تعلق پیر سید جماعت علی شاہ علی پوریؒ کے خاندان کے ساتھ ہے ۔ حضرت جماعت علی شاہؒ کے دو بزرگ خلفاء جناب حامد حسن بچھرایونی اور جناب ذاکر علی پاپوش نگر کے قبرستان میں محو استراحت ہیں ۔ الحاج مختار حسن کی قبر کے سرہانے جو

Marfat.com

کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آیت الکرسی

مرحوم

الحاج مختار حسن نقشبندی جماعتی

ولد سخاوت علی مرحوم

خلیفہ الحاج پیر سید نور حسین شاہ

جماعتی نقشبندی علی پور سیداں

تاریخ وفات

۱۳ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ

مطابق ٦ مارچ ۱۹۸۵ء بروز بدھ

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

سبزۂ نو رستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

الحاج مختار حسن نقشبندی کی قبر سے جانب جنوب مشرق بیس میٹر کے فاصلے پر قاضی امانت علی قریشی محو خواب ابدی ہیں ۔ ان کی کنیت ابو الخیال اور تخلص تسکین تھا ۔ مرحوم کا آبائی وطن بٹالہ تھا لیکن ان کی عمر کا بیشتر حصہ لاہور میں گذرا ۔ موصوف کو اقبال اور تاجور کا قرب حاصل تھا ۔ انھوں نے "مشرق و مغرب" اور "مسلمان عورت" کے عنوانات سے دو علمی یادگاریں چھوڑی ہیں ۔ راقم برسوں ان کے پڑوس میں رہا ہے ۔ آخری عمر میں ان پر عشق رسول ؐ کا اتنا غلبہ ہوگیا تھا کہ آنحضرت ؐ کا نام مبارک سنتے ہی ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے تھے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللھم صلی علی سیدنا محمد عدد ما فی علم اللہ

صلواۃ دائمۃ بدوام ملک اللہ

Marfat.com

قاضی امانت علی قریشی

ولد

قاضی برکت علی قریشی

تاریخ وفات

۱۱ اکتوبر ۱۹۷۸ء

مطابق ۷ ذیقعد ۱۳۹۸ھ

قاضی امانت علی تسکین کے قدموں میں مائل بہ شرق کراچی کے معروف صحافی حافظ محمد اسلام کی قبر ہے - موصوف کئی اخبارات سے وابستہ رہے لیکن وفات کے وقت وہ روزنامہ جنگ کے چیف رپورٹر تھے - ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حافظ محمد اسلام

چیف رپورٹر روزنامہ جنگ

ولد

محمد علی

تاریخ وفات ۸ صفر ۱۳۹۹ھ بروز پیر

مطابق ۸ جنوری ۱۹۷۹ء

محمد اسلام کی قبر سے جانب شمال تیس میٹر کے فاصلے پر مشہور شاعر ساجد جے پوری کی آخری آرام گاہ ہے - مرحوم نعت بڑی اچھی لکھتے تھے اور یہی ان کی شہرت کا سبب بنی - ان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت کندہ ہے :

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا غفور یا ملک

۱۳۹۸ھ

تربت پاک ابوالعجز ساجد علی اسدی

۱۳۹۸ھ

حضرت ساجد علی ساجد اسدی جے پوری
تھا لقب ابوالعجز اور تھے شاعر نعتِ نبی

اب کہاں پائیں تجھے اے عابدِ شب زندہ دار
آہ تیری روح پاک اب داخلِ جنت ہوئی

۱۹۷۸ع

تاریخ وفات ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ

مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ع

بروز منگل

ساجد علی اسدی جے پوری کی قبر سے دس میٹر جانب شمال ایک اور شاعر سید محمد رضا رضوی کی ابدی آرام گاہ ہے - موصوف غزل کے علاوہ مرثیہ بھی اچھا کہتے تھے - ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے ، اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

۷۸۶

محمد علی فاطمہ حسن حسین

شاعر جناب سید محمد رضا رضوی

ولد

سید بندے علی مرحوم

ولادت ۱۹۲۵ع

Marfat.com

جائے ولادت اٹاوہ انڈیا بھارت

وفات ۷ جولائی ۱۹۸۸ء

بروز جمعرات

جائے وفات کراچی

مدفن سخی حسن قبرستان

قبرستان سخی حسن کے وسط سے ایک گندہ نالہ گذرتا ہے جس سے ہر وقت متعفن ہوا اٹھتی رہتی ہے ۔ اسی نالے کے پاس ایک ماہر تعلیم محمد حفیظ زیدی آرام فرما رہے ہیں ۔ کاش ان کے لواحقین ان کی میت کسی اچھی جگہ دفن کرتے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

آیت الکرسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرحوم

پروفیسر ڈاکٹر سید محمد حفیظ زیدی

ولد

سید عبارت حسین زیدی

تاریخ پیدائش ۲۹ دسمبر ۱۹۲۹ء

تاریخ وفات ۲۳ شعبان ۱۴۰۶ھ

مطابق ۳ مئی ۱۹۸۶ء

بروز ہفتہ

پروفیسر حفیظ زیدی کی قبر سے دس میٹر جانب مشرق کراچی کے ایک شاعر منظر کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ مرحوم حسین گنج ضلع سارن (بہار) کے رہنے

Marfat.com

والے تھے اور قیام پاکستان کے بعد کراچی چلے آئے تھے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ

و خلیفتہ بلا فصل

اللہ

محمد فاطمہ علی

حسن حسین

کل من علیھا فان

منظر عباس عظمی المتخلص[1] منظر

ولد عنایت حسین

وطن سابق حسین گنج ضلع سارن (بہار)

ولادت ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ع

وفات بروز جمعرات ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ

مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۷۸ع

گندے نالے کے قریب ہی مشہور مؤرخ ، صحافی اور ماہر تعلیم مرزا علی اظہر برلاس کی قبر ہے - مرحوم قیام پاکستان سے قبل جے پور میں سیشن جج کے عہدے پر فائز رہ چکے ہیں - ۱۹۴۶ع میں مرزا صاحب روزنامہ ڈان دہلی کے جنرل منیجر تھے - آزادی کے بعد کراچی آ کر انھوں نے عبداللہ کالج کی بنیاد رکھی- ان کی تصانیف میں سے "اودھ پر انگریزوں کا غاصبانہ قبضہ" اور *King Wajid Ali Shah* خاص طور پر قابل ذکر ہیں - انھوں نے ۸۹ برس عمر پائی - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ

وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل

---

۱ - اصولاً المتخلص کے بعد "بہ" لکھنا ضروری ہے -

Marfat.com

مرزا علی اظہر برلاس

ولد

مولانا محمد شاہ مرزا

تاریخ وفات ۲۷ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ

مطابق ۵ فروری ۱۹۸۹ع

قبرستان سخی حسن کے وسط میں مین روڈ سے ذرا ہٹ کر سید الطاف علی بریلوی کی ابدی آرام گاہ ہے۔ مرحوم "حیات حافظ رحمت خان" کے مصنف اور آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کے سیکریٹری اور روح رواں تھے۔ ان کا شمار سرسید گرلز کالج کے بانیوں میں ہوتا ہے۔ اب کراچی کی ایک سڑک بھی ان کے نام منسوب ہوگئی ہے۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سید الطاف علی (بی اے علیگ) بریلوی

ولد سید اسحٰق علی

بانی آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس

سرسید گرلز کالج

وہ معلم وہ مصنف وہ ادیب

جن کے الطاف ہیں دنیا میں جلی

قبر الطاف علی پر لکھ دو

"روضہ اقدس الطاف علی"

۱۴۰۷ھ

رئیس

پیدائش جنوری ۱۹۰۵ع

Marfat.com

وفات ۲۳ ستمبر ۱۹۸۶ء

مطابق ۱۸ محرم الحرام ۱۴۰۷ھ

سید نظام الدین قادری سروریؒ کے مزار مبارک کے پاس سے جو سڑک گذرتی ہے وہ جہاں جا کر ختم ہوتی ہے وہاں سے اگر بائیں ہاتھ مڑ جائیں تو لب سڑک ایک مسقف مزار کی دیوار کے ساتھ حافظ عتیق الرحمٰن برادر جسٹس تنزیل الرحمٰن کی آخری آرام گاہ ہے ۔ مرحوم کا انتقال لاہور میں کار کے ایک حادثے میں ہوا تھا ۔ ان کے ساتھ ہی ہمدرد لاہور کے منیجر کریم خان بھی جان بحق ہوئے تھے ۔ حافظ صاحب ہمدرد فاؤنڈیشن سے وابستہ تھے اور وہ لاہور میں روح افزا کی فیکٹری کے معاینے کے لیے جا رہے تھے کہ راستے میں حادثہ پیش آ گیا ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

باسمہٖ تعالیٰ

حافظ عتیق الرحمٰن

ولد

حافظ خلیل الرحمٰن

تاریخ وفات ۱۲ شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ

مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۸۹ء

حافظ عتیق الرحمٰن مرحوم کی قبر سے جانب شمال پچاس میٹر کے فاصلے پر سڑک کے کنارے ڈاکٹر محمد لئیق اعظم کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ مرحوم کراچی یونیورسٹی میں سماجی بہبود کے شعبہ کے صدر اور مشرقی پاکستان طلبہ ایکشن کمیٹی کے چیئرمین رہ چکے ہیں ۔ ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ڈاکٹر پروفیسر لئیق اعظم

Marfat.com

ولد

محمد زبیر اعظم

تاریخ پیدائش یکم جنوری ۱۹۵۲ء

مقام پیدائش برہ پورہ بھاگلپور بہار

تاریخ وفات ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ

مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۸۹ء

بروز پیر

پروفیسر لئیق اعظم کے پہلو میں دائیں جانب ان کے والد مرحوم محمد زبیر اعظم کی ابدی آرام گاہ ہے۔ ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

محمد زبیراعظم ولد شرافت حسین مرحوم

تاریخ پیدائش یکم جنوری ۱۹۱۵ء

مقام پیدائش برہ پور بھاگلپور بہار

تاریخ وفات ۱۶ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ

مطابق ۲ مئی ۱۹۸۰ء

بروز جمعہ

حافظ عتیق الرحمٰن کی قبر سے پندرہ میٹر جانب مغرب نواب وقار الملک مرحوم کے فرزند مشتاق احمد محو خواب ابدی ہیں۔ ایک بار انھوں نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اپنے والد بزرگوار کے خطوط جمع کر رہے ہیں۔ ان کے لوح مزار

Marfat.com

پر یہ عبارت مرقوم ہے :

اللہ

آخری آرام گاہ

ہمارے پیارے ابا

مشتاق احمد

فرزند نواب مشتاق حسین وقار الملک

تاریخ وفات ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ

مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۸۴ع

بعمر ۸۳ سال

مشتاق احمد مرحوم کی قبر سے جانب مشرق تیس میٹر کے فاصلے پر قائداعظم کے سیکریٹری سید مطلوب الحسن محو استراحت ہیں ۔ انھوں نے

1. *Muhammad Ali Jinnah, A Political Study,*
2. *Jinnah, Quaid Azam Muhammad Ali,*

کے عنوانات سے دو قابل قدر کتابیں لکھی ہیں ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مطلوب الحسن سید

سابق سیکریٹری قائداعظم ، رکن مجلس شوریٰ

ولد

محمود الحسن سید

پیدائش ۸ مارچ ۱۹۱۵ع

وفات ۲۵ اپریل ۱۹۸۴ع

بروز بدھ ۲۲ رجب ۱۴۰۴ھ

Marfat.com

لئیق اعظم کی قبر سے جانب شمال مغرب بیس میٹر کے فاصلے پر مشہور شاعر وجیہہ الدین فضلی ساحر محو خواب ابدی ہیں ۔ ان کی عمر زیادہ نہیں ہوئی تاہم وہ تاریخ کے صفحات پر اپنا نام رقم کر گئے ہیں ۔ ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کل من علیھا فان و یبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

محمد وجیہہ الدین فضلی ساحر

ولد محمد حبیب الدین فضلی

پیدائش ۱۵ جنوری ۱۹۵۰ع

۲۵ ربیع الاول ۱۳۶۹ھ حیدر آباد دکن

وصال ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۹م

۳ ذی قعدہ ۱۳۹۹ھ برلن (مغربی جرمنی)

تاریخ وفات

خلد میں آج ہیں وجیہہ الدین
ان کی رحلت بھی کیا قیامت ہے
بست و دوم تھی ماہ اکتوبر
روح میں ان کا رنجِ فرقت ہے
صرف انتیس سال کی تھی عمر
نوجوانی کی موت آفت ہے
راحتِ خاطرِ حبیب الدین
آج زینت فزائے جنت ہے
لکھدو مرحوم کی لحد پہ رئیس
"کنج مغفور" سالِ رحلت ہے
۱۳۹۹ھ

Marfat.com

وجیہہ الدین فضلی کی قبر سے جالب جنوب مغرب پچیس میٹر کے فاصلے پر سڑک کے کنارے ایک چھتری تلے مشہور ادیب اور شاعر کنور اطہر علی خان المعروف بہ اطہر نفیس محو خواب ابدی ہیں - موصوف ۱۹۳۳ع میں پیدا ہوئے اور ۴۷ سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے - ان کا مجموعہ کلام "کلام" کے عنوان سے طبع ہو چکا ہے - وہ دوسرا مجموعہ مرتب کر رہے تھے کہ پیغام اجل مل گیا - ان کی قبر کا کتبہ عجائب گھر میں محفوظ کرنے کے لائق ہے - اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ

مرضیۃ فادخلی فی عبادی و ادخلی جنتی

اطہر علی خاں

المعروف

اطہر نفیس

تاریخ وفات

۱۲ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ

مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۸۰ع

بروز جمعۃ المبارک بوقت ۴۵ - ۴ بجے صبح صادق

وہ عشق جو ہم سے روٹھ گیا اب اس کا حال بتائیں کیا
کوئی مہر نہیں کوئی قہر نہیں پھر سچا شعر سنائیں کیا

قبرستان سخی حسن کے جنوب مشرق کونے میں مشہور گلوکار عبدالشکور بیدل کی قبر ہے - مرحوم ریڈیو پاکستان سے وابستہ تھے - ان کی عمر کا زیادہ تر حصہ لاہور میں گذرا اور آخری عمر میں ملازمت کے سلسلے میں کراچی منتقل ہو گئے - ان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت درج ہے :

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ

یا محمد

اللھم صلی اللہ محمد . . . . حمید مجید

(عاشقِ رسول)

عبدالشکور بیدل

ولد

میاں محمد عبداللہ ہاشمی مرحوم

تاریخ وفات

۳۰ رجب المرجب ۱۴۰۹ھ

مطابق ۹ مارچ ۱۹۸۹ء

بروز جمعرات

عبدالشکور بیدل کی قبر سے قریب ہی ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ایک فرزند مولانا عتیق احمد ندوی کی آخری آرام گاہ ہے۔ ندوی ہونے کے باوجود انہوں نے علمی دنیا میں زیادہ شہرت نہیں پائی۔ ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت کندہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مولانا عتیق احمد ندوی

ولد

شیخ نوازش حسین

پیدائش ۱۳۱۷ھ

مطابق ۱۸۹۷ء

وفات ۲۵ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ

Marfat.com

مطابق ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء

بوقت سوا پانچ بجے شام

عبدالشکور بیدل کی قبر سے جانب شمال مغرب چند قدم کے فاصلے پر مشہور شاعر عیش ٹونکی کا مرقد ہے۔ ٹونک راجستھان کی واحد مسلم ریاست تھی - اس ریاست میں صاحبزادہ آفتاب احمد خان ، محمد عمران خان ، صاحبزادہ شوکت علی خان ، حافظ محمود شیرانی ، اختر شیرانی اور مولانا عبداللہ ٹونکی ، مولانا محمد طلحہ اور برکات احمد جیسے فضلاء پیدا کیے ہیں - عیش ٹونکی کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

عیش ٹونکی

ولد

محمد میاں

تاریخ پیدائش ۱۹۱۹ء

تاریخ وفات ۱۴ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ

مطابق ۷ مارچ ۱۹۸۵ء

بروز جمعرات

اے میری عمر رواں کیا تجھے سوغات میں دوں
میرے دامن میں تو اب تک بھی نہ دنیا ہے نہ دین

مولانا عتیق احمد ندوی کی قبر سے جانب مشرق تیس میٹر کے فاصلے پر ہفت روزہ بیباک ٹنڈو محمد خان کے مدیر شہیر اور نامور صحافی حافظ ایم آر

Marfat.com

انصاری لکھنوی آرام فرما رہے ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ربنا اغفرلی ولوالدی و للمومنین یوم یقوم الحساب

ترجمہ

اے ہمارے رب مغفرت فرما ہماری اور ہمارے والدین کی اور تمام مسلمانوں کی حساب کے دن

قابل صد احترام میاں حکیم حافظ

ایم آر انصاری لکھنوی عفی اللہ عنہ

بانی ہفت روزہ بیباک ٹنڈو محمد خان

تاریخ پیدائش ۲۱ اپریل ۱۹۰۷ء

تاریخ رحلت

۱۴ ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ

مطابق ۷ جنوری ۱۹۸۵ء بروز پیر

دعائے مغفرت کے لیے عاجزانہ استدعا ہے

حافظ بشیر احمد غازی آبادی کی قبر سے جو سڑک قبرستان کی مشرق دیوار کی جانب جاتی ہے اس کے آخری سرے پر علامہ محمد اقبال کے بڑے فرزند آفتاب اقبال کی آخری آرام گاہ ہے - ان کا انتقال لندن میں ہوا تھا لیکن میت کراچی لائی گئی - پہلے انہیں کورنگی میں حضرت مفتی محمد شفیع دیو بندی کے احاطۂ قبور میں دفن کرنے لگے تھے لیکن ان کے عقاید واضح نہیں تھے - بعض لوگ انہیں قادیانی سمجھتے تھے اس لیے مفتی صاحب کے قریب انہیں جگہ نہ مل سکی - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آفتاب اقبال

فرزند اکبر

Marfat.com

علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال

تاریخ پیدائش : ۲۳ جون ۱۸۹۸ء

تاریخ وفات : ۱۳ اگست ۱۹۷۹ء

(یہی عبارت انگریزی زبان میں بھی مرقوم ہے - تعویذ کے دونوں جانب آیت الکرسی اور چاروں قل منقوش ہیں)

آفتاب اقبال کے پہلو میں جانب قبلہ ان کے فرزند وقار اقبال کی ابدی آرام گاہ ہے - علامہ اقبال کے پوتے ہونے کے باوجود وقار نے نام پیدا نہیں کیا - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

وقار اقبال

فرزند آفتاب اقبال

پوتا علامہ اقبال

تاریخ ولادت ۴ ستمبر ۱۹۴۸ء

تاریخ وفات ۲۲ دسمبر ۱۹۸۸ء

VICAR-IQBAL

Son of Aftab Iqbal

Grandson of Allama Iqbal

Date of Birth 4th Sept. 1948

Date of Death 22nd Dec. 1989

وقار اقبال کی قبر سے متصل جانب قبلہ وحیدہ روش کی آخری آرام گاہ ہے - مرحومہ نے عورتوں کی تعلیم اور تربیت کے لیے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

یا اللہ　　　　　　　　　　یا محمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Marfat.com

٣١٠

وحیدہ روش

دختر مرزا روش بیگ جالندھری

سابق ہیڈ مسٹریس سردار محمد گرلز ہائی اسکول

بانی دارالقرآن (فی سبیل اللہ) لاہور

مرحومہ بہت خوبیوں کی مالک تھیں نیک ہمدرد خدا ترس ہر ایک
کی بے لوث خدمت کرنے والی ہستی تھیں ۔

تاریخ پیدائش ۱۰ اپریل ۱۹۲۰ء
تاریخ وفات ۱۴ جولائی ۱۹۸۹ء
سوگوار رشیدہ بیگم ، آزاد اقبال ، نوید اقبال

آفتاب اقبال کی قبر سے جانب جنوب مائل بہ مشرق سات میٹر کے فاصلے پر ممتاز ناول نگار اور مصور غم علامہ راشد الخیری کے فرزند ارجمند صادق الخیری کا مرقد ہے ۔ مرحوم ۱۱ مئی ۱۹۱۵ء کو پیدا ہوئے اور ایم اے تک تعلیم پائی ۔ ان کا تعلق محکمہ نشر و اشاعت کے ساتھ تھا ۔ ان کی تصانیف میں سے نشیمن ، اے عشق کہیں لے چل ، بنت قمر ، منجھدار ، شمع فروزاں ، یا حبیبی ، حشر بداماں اور اپنی خود نوشت سوانح عمری "میری زندگی فسانہ" قابل ذکر ہیں ۔ ان کا انتقال ۷۲ سال کی عمر میں ہوا ۔ ان کے بھائی رازق الخیری بھی کراچی میں قبرستان پاپوش نگر میں محو خواب ابدی ہیں ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

۷۸۶

صادق الخیری

ولد

علامہ راشد الخیری

تاریخ وفات ۱۸ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ
مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۸۹ء
بروز جمعرات

Marfat.com

ادیب شہیر صادق الخیری کے مرقد سے جانب جنوب تیس میٹر کے فاصلے پر بہار کے ایک نامور شاعر افسون عظیم آبادی کا مدفن ہے - مرحوم ایک کہنہ مشق شاعر تھے اور ان کا کلام ادبی رسائل میں چھپا کرتا تھا - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ

محمد علی

فاطمہ

حسن حسین

خادم بو تراب کا مدفن
ایک عالی جناب کا مدفن
آئیے پڑھیے فاتحہ پڑھیے
یہ محسن نواب کا مدفن

سید محسن نواب افسون عظیم آبادی

متوفیٰ یکم جنوری ۱۹۹۰ء

بعمر ۸۰ سال

بدایوں اتر پردیش (یو پی) کا ایک قدیم شہر ہے جس کی خاک پاک سے بڑے نامور صوفیاء ، علماء اور فضلاء پیدا ہوئے ہیں - اسے سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کا مولد اور سلطان تاج الدین یلدوز کا مدفن ہونے کا شرف حاصل ہے - اکبر اعظم کے درباری مؤرخ عبدالقادر صاحبِ "منتخب التواریخ" کی نسبت بھی اسی خطۂ پاک کی طرف ہے - مقامی لوگ اسے مدینۃ الاولیاء کہتے ہیں -

افسون عظیم آبادی کی ابدی آرام گاہ سے جانب قبلہ صرف سات میٹر کے فاصلے پر بدایوں کے ایک معروف شاعر عاجز بدایونی آسودۂ خاک ہیں - ان کا کلام کہیں دیکھنے میں نہیں آیا - تاہم ان کی قبر کا کتبہ محفوظ کر لینے کے لائق ہے - اس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Marfat.com

قاضی اشفاق حسین عاجز بدایونی

تاریخ ولادت ۷ نومبر ۱۹۳۶ء
تاریخ وفات ۱۱ ستمبر ۱۹۷۹ء
مطابق ۱۸ شوال ۱۳۹۹ھ

شکوہ کسی سے کیا کروں کس کو کہوں میں بے وفا
مجھ سے وفا نہ کر سکی دیکھ لو زندگی میری

قیام پاکستان سے قبل محمد عظیم پریم راگی نے پورے ملک سے اپنے کمال فن کا لوہا منوایا تھا - جس دن ریڈیو سے مرحوم کا پروگرام نشر ہونا ہوتا تھا، سامعین پہلے سے ہمہ تن گوش ہو کر ریڈیو کے سامنے بیٹھ جاتے تھے - ان کا نام محمد عظیم اور خطاب پریم راگی تھا ، جو خواجہ حسن نظامی دہلوی نے انہیں عطا کیا تھا - ان کی وفات کی خبر لاہور کے کسی اخبار میں نہیں چھپی لیکن چہلم کا اشتہار روزنامہ نوائے وقت لاہور میں مورخہ ۹ فروری ۱۹۶۵ء کو شائع ہوا تھا - ان کی قبر کا بھی ہنوز کوئی سراغ نہیں ملا - صادق الخیری کی قبر سے تیس میٹر جانب جنوب ان کی بیٹی گلِ رعنا کا مرقد ہے - مرحومہ کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

گلِ رعنا
بنت
محمد عظیم پریم راگی
تاریخ وفات ۱۰ شعبان ۱۴۱۱ھ
مطابق ۲۶ فروری ۱۹۹۱ء
بروز منگل
مقام شاہ عقیق

کس چین سے سوئی ہے تو پیاری رعنا
آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

Marfat.com

آفتاب اقبال کی قبر سے جانب شمال مشرق چالیس میٹر کے فاصلے پر ممتاز شاعر وحید حسن قیسی محو خواب ابدی ہیں - ان کی کہی ہوئی تاریخیں میں نے کئی الواح پر کندہ دیکھی ہیں ۔ ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

محترمی جناب وحید حسن قیسی
تاریخ وفات
۴ رجب المرجب ۱۴۰۹ھ
مطابق ۱۰ فروری ۱۹۸۹ع
بروز جمعہ بوقت ۱۲ بجکر ۳۰ منٹ دوپہر

جب کر چکی برباد تو کہتی ہے یہ دنیا
قیسی بڑا معصوم ہے معلوم نہیں تھا
شمیم قیسی

وحید حسن قیسی کی قبر سے جانب مشرق قبرستان کی مشرقی دیوار سے قریب ایک اور شاعر وصی اکبر آبادی کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کا کلام بھی ابھی کسی نے مرتب نہیں کیا - ان کے دو شعر لوح مزار پر کندہ ہیں جس سے ان کے طرز سخن کا کچھ اندازہ ہوتا ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اللہم صلی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک وسلم

محمد وصی اللہ وصی (اکبر آبادی)
ولد محمد احمد
تاریخ وفات ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۹۶ھ بروز جمعرات
مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۷۶ع
بوقت $3\frac{1}{2}$ بجے سہ پہر عمر ۷۶ سال

Marfat.com

تدفین ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۹۶ھ بعد نماز جمعہ
۳ بجے سہ پہر

یہ نہ دیکھا کہ لٹ گئے ہم لوگ
اے قضا تجھ کو اپنے کام سے کام

جاؤ پیارے وصی خلد کو جاؤ
یاں رہے گا بس خدا کا نام

وصی اکبر آبادی کی قبر سے جانب شمال دیوار سے قریب بیس میٹر کے فاصلے پر مولوی حبیب احمد نسیم متھراوی کا مرقد ہے۔ اسی قبرستان میں صبا متھراوی (م ۱۹۸۸ع) بھی دفن ہیں۔ وہ بڑے اچھے تاریخ گو تھے۔ انھوں نے ہی نسیم متھراوی کی تاریخ وفات کہی تھی۔ مولوی صاحب کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا غفور یا محمود
۱۴۰۶ھ

مولوی حبیب احمد نسیم متھراوی کا جلوہ آگین پاک مزار
۱۴۰۶ھ
وفات ۵ صفر المظفر ۱۴۰۶ھ
مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۵ع یوم شنبہ بعمر ۷۰ سال
"بے حد صاف تاریخ"
۱۴۰۶ھ

صفر کی پانچ کو عزم سفر جہاں سے کیا
ہوئے دیار حرم کو رواں حبیب احمد

یقین و صبر کی مشعل تھی دستِ ایماں میں
رہ وفا میں تھے روشن نشاں حبیب احمد

حریمِ خلد میں حوریں بھی دیکھ کر بولیں
وہ آئے ماہ رخ و گلفشاں حبیب احمد

Marfat.com

سروش بولا صبا - سال انتقال نسیم
ہے صاف "پاک چراغِ جناں حبیب احمد"
۱۴۰۶ھ
مجروح رنج و ملال دل صبا متھراوی

آفتاب اقبال کی قبر سے جانب جنوب تیس میٹر کے فاصلے پر ٹین کی چھت کے نیچے اثرؔ ملیح آبادی نام کے ایک شاعر آرام فرما ہیں - ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللھم صلی علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد
و بارک وسلم
و قل رب اغفر و ارحم و انت خیر الراحمین
ان اللہ مع الصابرین
ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار
لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین

الحاج قاضی سید محمد شریف اثر ملیح آبادی
ولد سید محمد کاظم علی
تاریخ وفات ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ
مطابق ۱۴ مئی ۱۹۷۹ع
بروز دو شنبہ بوقت صلوٰۃ عصر

آفتاب اقبال کی قبر سے جانب شمال پچاس میٹر کے فاصلے پر قبرستان کی مشرقی دیوار کے قریب حاجی شمس الدین احمد حنفی کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کا آبائی وطن بدوئی ضلع بنارس تھا اور وہ کراچی میں قالینوں کا کاروبار کرتے تھے - تاریخ پر ان کی بڑی گہری نظر تھی اورکراچی کے دینی حلقوں میں مرحوم بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے- انھوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سیرت طیبہ پر ایک کتاب بھی لکھی ہے - راقم

Marfat.com

کے ساتھ ان کے بڑے دوستانہ تعلقات تھے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸۶
حاجی شمس الدین احمد حنفی
ولد
شیخ امان اللہ
تاریخ پیدائش ۱۹۱۱ء
تاریخ وفات ۳۰ شعبان ۱۴۰۹ھ
مطابق ۷ اپریل ۱۹۸۹ء
بروز جمعہ عمر ۷۸ سال

شمس الدین حنفی مرحوم کی آخری آرام گاہ سے جانب جنوب مغرب چالیس میٹر کے فاصلے پر حکیم سید علی جعفر حاتمی محو خواب ابدی ہیں ۔ ان کا روحانی تعلق بابا تاج الدین ناگپوری (م ۱۹۲۵ء) کے سلسلے سے تھا ۔ موصوف کو فن طب پر بھی عبور حاصل تھا ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
حکیم سید علی جعفر حاتمی
تاجی درباری (شاہ پوری)
والد
سید فرقان علی
تاریخ پیدائش ۹ محرم الحرام ۱۳۳۸ھ
تاریخ وفات ۲۵ صفر المظفر ۱۴۰۰ھ
مطابق ۱۴ جنوری ۱۹۸۰ء
بروز پیر

حکیم سید علی جعفر حاتمی کی قبر سے جانب جنوب مغرب پچیس میٹر کے فاصلے پر مشہور شاعر اور تاریخ گو رفیع احمد صبا متھراوی کی ابدی آرام گاہ

Marfat.com

ہے - ان کی کہی ہوئی تاریخیں ماہنامہ قومی زبان میں چھپا کرتی تھیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا غفور یا حکیم پاک
۱۴۰۹ھ

صبا متھراوی کی مرکز امید قبر
۱۴۰۹ھ

مبارک آثار آرام گاہ صبا متھراوی
۱۹۸۸ع

حاضر ہے گنہگار صبا یا رب کریم
حاضر ہے خطا کار یا رب کریم

عاصی ہے مگر اس کا وفا ہے شیوہ
حاضر ہے وفا دار صبا یا رب کریم
۱۴۰۹ھ

دل کو اپنے لاکھ سنبھالا دارو درمان عام کیا
الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا

سعی بے جا تیری قسمت کہدے صبا تو سال اجل
۱۵۶
دیکھا اس بیماری دل نے آخر کام تمام کیا
۱۹۸۸ع

رحمت کے فرشتے دیں صدائے بخشش
پہنچے مرے والد کو ندائے بخشش

سنتا ہے دعاؤں کو تو سن لے یا رب
ان کے لیے عالم کی دعائے بخشش

تاریخ وفات ۲۱ صفر المظفر ۱۴۰۹ھ
مطابق ۴ اکتوبر ۱۹۸۸ع

Marfat.com

کتبے کے باہر کی جانب یہ عبارت مرقوم ہے :

صبا متھراوی

اے بحرِ کرم بہرِ کرم جوش میں آ جا
اے بارش گلزارِ ارم جوش میں آ جا
مرحوم کی تربت کو گلزار بنا دے
کھلتے ہیں جو فردوس میں وہ پھول کھلا دے
صبا متھراوی

وسیم فاضلی ، صبا فاضلی ، نسیم فاضلی اور تسلیم فاضلی کا شمار کراچی کے اہل علم میں ہوتا ہے - اول الذکر کے علاوہ باقی تینوں حضرات اب وہاں پہنچ گئے ہیں جہاں جا کر کوئی واپس نہیں آتا - وسیم فاضلی گورنمنٹ سٹی کالج ناظم آباد میں استاد ہیں اور نظم و نثر پر یکساں قدرت رکھتے ہیں -

نسیم فاضلی کا مرقد ، صبا متھراوی کے مد فن سے جانب شمال پندرہ میٹر کے فاصلے پر ہے اور ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

محمد نسیم فاضلی
ولد
محمد ابراہیم فاضلی
تاریخ وفات
یکم ربیع الاول ۱۴۰۰ھ
مطابق ۲۰ جنوری ۱۹۸۰ع

آشنا ہیں مگر ندیم نہیں ہے زمانہ مگر کلیم نہیں
گلستاں ہے مگر بہار کہاں غم زدہ جان ہے مگر نسیم نہیں

صبا متھراوی کی قبر سے جانب جنوب تیس میٹر کے فاصلے پر تحریک پاکستان کے ایک گرم جوش سپاہی، قائداعظم کے قریبی ساتھی اور مسلم لیگ

Marfat.com

کے رہنما نواب زاہد علی خان کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ مرحوم علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے فارغ التحصیل تھے اور انھوں نے دو بار یو پی سے اسمبلی کے انتخاب میں حصہ لیا ۔ انھیں دوبار سندھ کی گورنری پیش کی گئی لیکن انھوں نے قبول نہ کی ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آرامگاہ

نوابزادہ زاہد علی خان

ولد

نواب لیاقت حسین خان

پیدائش ۷ مئی ۱۹۰۹ء بروز جمعہ

وفات ۲۵ اگست ۱۹۸۹ء بروز جمعہ

قبرستان کی مشرقی دیوار کے ساتھ شمس الدین حنفی کی قبر سے قریب حضرت ظفر احمد تھانوی رحمہ اللہ کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ ان کی حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ساتھ قرابتداری تھی ۔ مرحوم ۱۹۰۵ء میں تھانہ بھون میں پیدا ہوئے ۔ ابتدائی دینی تعلیم کے بعد مکینیکل انجینئرنگ میں ڈپلوما حاصل کیا اور انگلستان جا کر مزید تربیت حاصل کی ۔ ان کا تقرر بمبئی پورٹ ٹرسٹ میں بطور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہوا ۔ ۱۹۲۸ء میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ سے بیعت ہوئے اور ۱۹۴۴ء میں مرشد کامل نے انھیں مجاز صحبت کیا ۔ "بزم اشرف کے چراغ" میں ان کا تفصیلی ذکر موجود ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

مولانا ظفر احمد تھانوی

ولد

رشید احمد تھانوی

تاریخ وفات ۲ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ

مطابق ۱۹ اگست ۱۹۸۵ء

Marfat.com

مولانا ظفر احمد تھانوی کی آخری آرام گاہ سے جانب قبلہ دس میٹر کے فاصلے پر دہلی کے ایک نامور شاعر کریم دہلوی محو خواب ابدی ہیں ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
آیت الکرسی
حکیم کریم الدین خان کریم دہلوی
ولد
حکیم حشمت اللہ خان دہلوی
تاریخ وفات
بروز چہار شنبہ
۱۲ رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ
مطابق ۸ ستمبر ۱۹۷۶ء

ان کے پہلو میں جانب مشرق ان کی اہلیہ ارجمند بانو کی قبر ہے۔ مرحومہ کا انتقال ۲۴ مئی ۱۹۸۵ء کو ہوا تھا ۔

اسی قبرستان کی شمالی دیوار کے ساتھ کراچی کے ایک معروف ماہر تعلیم اور علم دوست بزرگ جناب فریدالدین محو خواب ابدی ہیں ۔ ان کی علم دوستی کا منہ بولتا ثبوت جناح کالج کراچی ہے جس کے وہ بانی مبانی تھے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
فرید الدین احمد خان
ولد
مولوی شمس الدین احمد خان
تاریخ پیدائش ٦ ستمبر ۱۹۰۳ء آگرہ
تاریخ وفات یکم ستمبر ۱۹۹۰ء
بروز ہفتہ

Marfat.com

شمالی دروازے سے قبرستان سخی حسن میں داخل ہوں تو پچاس میٹر کے فاصلے پر سڑک کے کنارے دکن کے ایک معروف شاعر صبا حیدر آبادی کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پیارے ابا

کریم خان صبا حیدر آبادی

ولد

عزیز خان

تاریخ وفات ۱۹ جمادی الاول ۱۳۹۶ھ

مطابق ۲۰ مئی ۱۹۷۶ع

بروز جمعرات

سخی حسن کے شمالی دروازے سے تیس میٹر جانب جنوب مشہور شاعر ڈاکٹر عبدالمجید خان وحشی آسودۂ خاک ہیں - ان کے لوح مزار پر ان کا اپنا کلام کندہ ہے - پوری عبارت یوں ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ڈاکٹر عبدالمجید خان وحشی

تاریخ وفات ۲۴ جنوری ۱۹۸۳ع بروز پیر

کس نے یہ داغِ دل ابھارے نئے نئے
نکلے ہیں آسمان پہ تارے نئے نئے

وہ دل پہ ڈالتے ہیں نگاہیں نئی نئی
جینے کے مل رہے ہیں سہارے نئے نئے

اللہ آج برق و نشیمن میں چل نہ جائے
تنکے نئے نئے ہیں شرارے نئے نئے

Marfat.com

کشتیٔ غم کو عشق کے طوفاں میں چھوڑ دے
ملتے ہیں روز کس کو سہارے نئے نئے

ہے سخت کشمکش میں میری کشتیٔ حیات
موجیں نئی نئی ہیں کنارے نئے نئے

کیا ذکر آشیاں کا گلستاں کی خیر ہو
خود گل اگل رہے ہیں شرارے نئے نئے

لیتا نہ بارِ عشق ازل میں خطا معاف
کچھ دل نیا تھا کچھ تھے اشارے نئے نئے

وحشی کا نام آیا زباں پر تو ایک بار
تم نے ہزار نام پکارے نئے نئے

(وحشی)

وحشی کی قبر سے دس میٹر کے فاصلے پر جانب چپ بابا محمد نجم احسن نگرامی محو خواب ابدی ہیں - نگرام ضلع لکھنؤ میں امیٹھی کے قریب ایک معروف قصبہ ہے جس کی خاک پاک سے کئی عالم اور صوفی پیدا ہوئے - بابا جی ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۰ء میں نگرام میں پیدا ہوئے - انھوں نے ۱۹۱۶ء میں لکھنؤ یونیورسٹی سے بی اے اور ۱۹۱۸ء میں الہ آباد یونیورسٹی سے ایل ایل بی کیا- ۱۹۲۶ء میں مرحوم نے حضرت اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور چھ سال بعد مرشد نے انھیں مجاز صحبت بنا دیا - ۱۹۵۴ء میں موصوف بھارت سے ہجرت کر کے کراچی چلے آئے - بابا جی بڑے اونچے پایہ کے شاعر تھے - " بزم اشرف کے چراغ " میں ان کا نمونۂ کلام موجود ہے -

ان کے لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

۷۸۶

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

نشانِ سرقد

Marfat.com

حضرت بابا محمد نجم احسن نگرامی
نور اللہ مرقدہ
مجاز صحبت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۹ رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ
مطابق ۱۵ ستمبر ۱۹۷۶ء
چہار شنبہ ۷ بجے صبح

یادگار شب نگاہ لطف ساقی رہ گئی
اک فسانہ رہ گیا اک یاد باقی رہ گئی

بابا نجم احسن نگرامیؒ کے مزار شریف سے جانب قبلہ سڑک کے کنارے حضرت مولانا حکیم قاری احمد پیلی بھیتی کی اہلیہ محترمہ اور مشہور اسکالر خواجہ رضی حیدر کی والدہ ماجدہ سیدہ خاتون رحمہا اللہ کی ابدی آرام گاہ ہے۔ مرحومہ کا تعلق مشہور شاعر سید ضامن حسین "گویا" جہاں آبادی کے خاندان سے تھا۔ ان کی شادی ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء کو حکیم قاری احمد صاحب سے ہوئی۔ حضرت شاہ فضل رحمن گنج مرادآبادی رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز حضرت فضل حق رحمانی نے نکاح پڑھایا - شادی کے ایک سال بعد آں محترمہ مولانا حامد رضا خان بریلوی سے بیعت ہوئیں اور بقیہ عمر یاد خدا میں گذار دی - ان کی وفات پر علامہ رشید ترابی کے فرزند ارجمند نصیر ترابی نے ان کی تاریخ وفات کہی :

بہت دنوں سے یہ حجرہ اداس ہے لیکن
دعا بہ لب پئے برکت ہیں سیدہ خاتون
فضائے حبس عناصر سے انتقال کے بعد
"ہوائے قریۂ جنت ہیں سیدۂ خاتون"

۱۹۹۱ء

مرحومہ کے مزار پر جو کتبہ نصب ہے وہ حافظ محمد یوسف سدیدی مرحوم کے تلمیذ رشید عبدالسلام سدیدی کے قلم کا شاہکار ہے - عبدالسلام صاحب دائیں ہاتھ سے معذور ہیں اس لیے وہ بائیں ہاتھ سے اتنا خوش خط لکھتے ہیں

Marfat.com

کہ کوئی دائیں ہاتھ سے بھی کیا لکھے گا - یہ کتبہ عجائب گھر میں محفوظ کرنے کے لائق ہے - لوح مزار پر یہ عبارت مرقوم ہے :

الم حمعس ن المص حٰم یٰسن کھیعص امین

یا اللہ

یا محمد ﷺ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو الحی القیوم ابداً ابداً ذوالجلال والاکرام

برحمتک استغیث

اہر مطہر سیدہ خاتون مرحومہ

۱۹۹۱ء

زوجہ

مولانا حکیم قاری احمد پیلی بھیتی ؒ

نبیرۂ اصغر

حضرت علامہ وصی احمد محدث سورتی ؒ

خلیفۂ افضل

اویس دوران حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مراد آبادی قدس سرہ العزیز

تاریخ وفات : ۲۰ جنوری ۱۹۹۱ء

بمطابق ۳ رجب المرجب ۱۴۱۱ھ

عمر ۶۵ سال

Marfat.com

قبرستان سخی حسن میں سید سمیع احمد صادق ابن بیخود دہلوی کے مرقد کے قریب چوراہے سے جو سڑک قبرستان کے شمالی دروازے کی طرف جاتی ہے ، اس پر چند قدم کے فاصلے پر ایک قبر کے سرہانے جلی حروف میں "سید غالب رضا رضوی" لکھا ہوا ہے ، جو دور سے نظر آتا ہے - رضوی کے ابدی مسکن سے چھٹی قبر مشہور ادیب مرزا ظفر الحسن کی ہے - مجھے اور خواجہ رضی حیدر کو تلاش بسیار کے باوجود مرزا صاحب کی قبر نہ مل سکی ، میں اس کی نشاندہی کے لیے ان کی اہلیہ محترمہ اور ڈاکٹر معین الدین عقیل کا شکر گزار ہوں -

مرزا ظفرالحسن صاحب طرز ادیب تھے - انھوں نے اپنی ذہانت، بذلہ سنجی اور اسلوب نثر کے باعث غیر معمولی مقبولیت حاصل کی - مرحوم جامعہ عثمانیہ کے گریجوایٹ تھے - انھوں نے سقوط حیدرآباد کے بعد ۱۹۴۸ع میں ہجرت کی اور ریڈیو پاکستان سے منسلک ہوگئے - ملازمت سے سبکدوشی کے بعد انھوں نے کراچی میں - ادارۂ یادگار غالب - قائم کیا اور اپنا کتب خانہ اس ادارے کو دے دیا - اس ادارے سے ایک مجلہ "غالب" کے عنوان سے شائع ہوتا ہے -

مرزا صاحب افسانہ نویس تھے - ان کے افسانوں کا پہلا مجموعہ "محبت کی چھاؤں" کے عنوان سے ۱۹۳۹ع میں شائع ہوا - اس کے بعد انھوں نے کئی ڈرامے لکھے جو بڑے مقبول ہوئے - طنز و مزاح ان کا مخصوص میدان تھا - ان کی تصانیف میں سے "ذکر یار چلے"، "دکن اداس ہے یارو" اور "پھر نظر میں پھول مہکے" قابل ذکر ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی　　　　یا قیوم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللھم صلی علٰی سیدنا و مولینا محمد و علٰی آلہ[1] سیدنا و مولینا محمد و بارک وسلم

مرزا ظفر الحسن

ولد

مرزا نور الحسن

---

۱ - یہاں آلہ کی بجائے آل ہونا چاہیے -

Marfat.com

تاریخ پیدائش ۳ جون ۱۹۱۹ء

تاریخ وفات ۴ ستمبر ۱۹۸۴ء

برفت آں بانی صد بزم و صد کار حسن مرزا
ادیب باصفا و کان جوہر یار من مرزا
۱۴۰۴ھ

(شان الحق حقی)

Marfat.com

Marfat.com

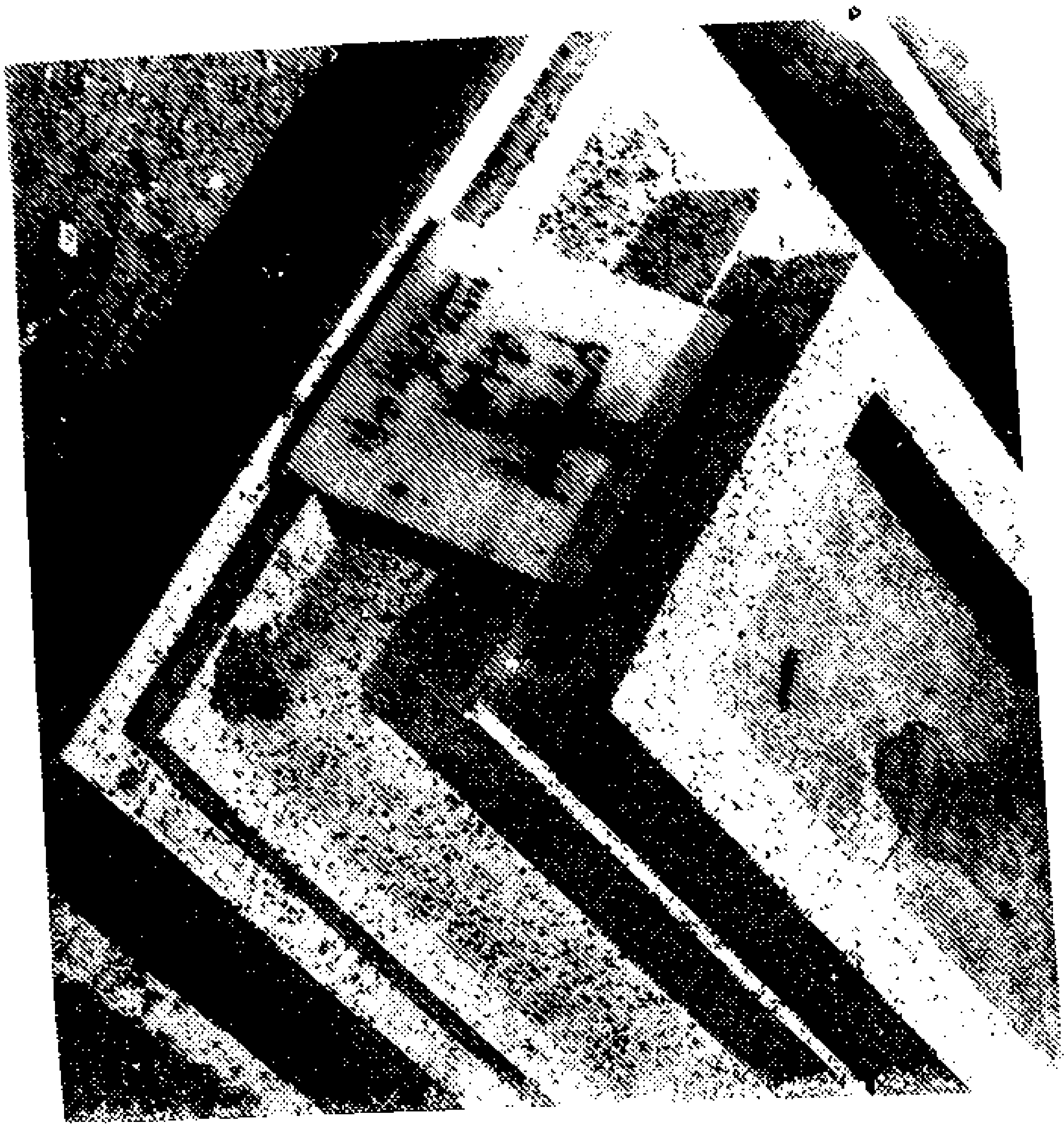

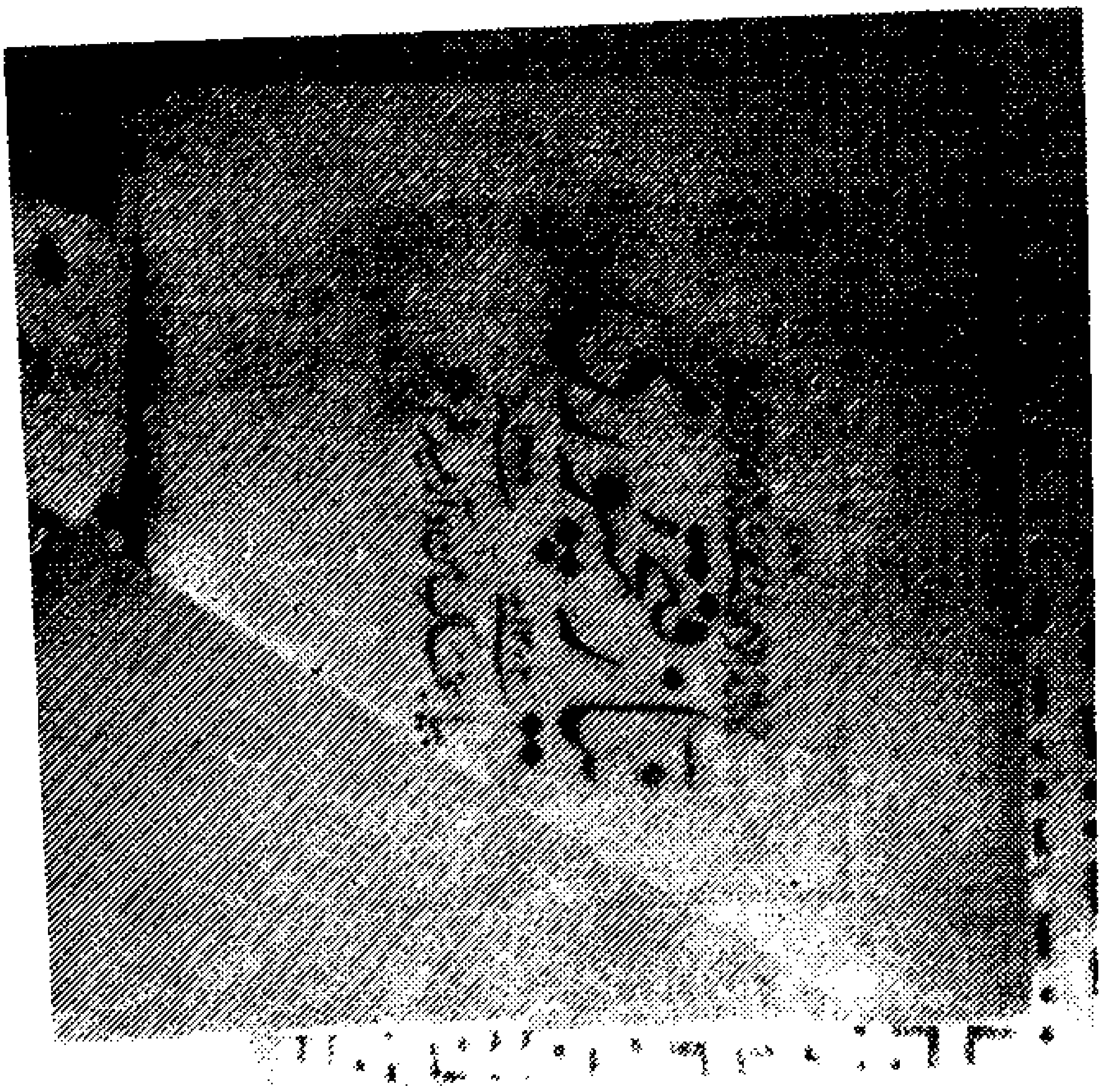

Marfat.com

متفرق قبور

کراچی میں بہت سے چھوٹے چھوٹے قبرستان ہیں جن میں دو یا تین سے زیادہ مشاہیر دفن نہیں ہیں - اسی طرح بعض حضرات کی قبریں مختلف اداروں کے اندر بنائی گئی ہیں - اس لیے انہیں یکجا کر دیا گیا ہے -

Marfat.com

جامعہ ملّیہ ملیر کی جامع مسجد کی شمالی دیوار کے ساتھ جامعہ ملّیہ کے بانی ، ڈھاکہ یونیورسٹی اور کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ، مشہور مؤرخ اور ڈاکٹر ذاکر حسین خان صدر جمہوریہ ہند اور ڈاکٹر یوسف حسین خان پرو وائس چانسلر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے بھائی ڈاکٹر محمود حسین خان کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کی قبر کے تعویذ پر سرہانے کی جانب یہ عبارت منقوش ہے :

ڈاکٹر محمود حسین مرحوم

۱۵ جولائی ۱۹۰۷ء — ۱۰ اپریل ۱۹۷۵ء

اللھم اغفرلہ و ارحمہ و سکنہ فی الجنة

تعویذ کے جانب مغرب یہ عبارت مرقوم ہے :

واجعلنی من ورثة جنة النعیم

اور جانب مشرق یہ عبارت کندہ ہے :

کل من علیھا فان و یبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

ڈاکٹر محمود حسین خان کی قبر سے جانب مشرق ان کے ایک رفیقِ کار اور جامعہ ملّیہ کے سیکریٹری اور معمار عبدالحی مرحوم محو خواب ابدی ہیں۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

قطعہ تاریخ وفات

ماسٹر عبدالحی سیکریٹری و معمار

جامعہ ملّیہ کراچی

دیکھیے اعتبارِ عبدالحی جامعہ شاہکارِ عبدالحی

زندگی میں رہا بہارِ مثال ہر طرف اختیارِ عبدالحی

Marfat.com

گلشنِ علم کی بہاروں میں آج بھی ہے بہارِ عبدالحی
بے غرض پر خلوص غیرت مند تھا یہی اعتبارِ عبدالحی
دین و ملت کی سربلندی تھا در حقیقت شعارِ عبدالحی
آج ہر شخص یاد کرکے انہیں ہو رہا ہے نثارِ عبدالحی
کیوں نہ ہر روز فاتحہ کے لیے
منتظر ہو مزارِ عبدالحی

تاریخ وفات ۲ دسمبر ۱۹۷۸ع بروز پیر

ایم اے جناح روڈ پر عیدگاہ کے صحن میں مسلم لیگ کے صفِ اول کے رہنما اور سندھ کے پہلے مسلمان گورنر سر غلام حسین ہدایت اللہ کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ ان کا انتقال ۴ اکتوبر ۱۹۴۸ع کو ہوا تھا ۔ ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

اللہ محمد
علی فاطمہ حسن حسین
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
(آیت الکرسی)
غلام حسین ہدایت اللہ
صوبہ سندھ کا پہلا مسلمان گورنر
وفات بتاریخ ۳۰ ماہ ذوالقعد ۱۳۶۷ھ [۱]
عمر ۶۹ سال

مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری، مولانا امجد علی صاحبِ "بہار شریعت" کے فرزند اور دارالعلوم امجدیہ ، عالمگیر روڈ کراچی کے بانی تھے ۔ مرحوم قومی اسمبلی کے رکن اور جمعیت العلماء پاکستان کے نائب صدر تھے ۔ ان کا انتقال ۷۳ برس کی عمر میں ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۹ع کو سانگھڑ میں ہوا اور انہیں اپنے تعمیر

---

۱ ۔ مطابق ۴ اکتوبر ۱۹۴۸ع ۔

Marfat.com

کردہ مدرسے کے ایک حجرے میں دفن کیا گیا - ان کی قبر پر کوئی کتبہ نصب نہیں ہے لیکن حجرے کے دروازے کی پیشانی پر یہ عبارت کندہ ہے :

آستانہ عالیہ شیخ الحدیث حضرت علامہ
عبدالمصطفٰی الازہری علیہ الرحمۃ

سخی حسن کے چوک میں ، جہاں سے بہزاد لکھنوی روڈ شروع ہوتی ہے، ایک وسیع احاطے کے اندر مشہور نعت گو شاعر بہزاد لکھنوی محوِ استراحت ہیں - ان کا کلام موجِ طہور ، کرم بالائے کرم ، موجِ نور ، بستانِ بہزاد اور ثنائے حبیب کے عنوانات کے تحت چھپ چکا ہے ، ان کے مزار پر جو کتبہ نصب ہے ، اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
عاشقِ رسول ؐ
حضرت بہزاد لکھنوی نیازی
عمر ۷۹ سال
تاریخ وصال ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ بروز جمعرات
مطابق ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۴ء بوقت ۶ بج کر ۲۵ منٹ شام (مغرب)
یوم تدفین جمعۃ الوداع

ایم اے جناح روڈ پر بندو خان کباب پراٹھہ والوں کے قریب الحمراء ریسٹورنٹ کے عقب میں پاکستان کے ایک نیک نام سیاست دان اور قائد استحکام پاکستان ظہور الحسن بھوپالی کا مقبرہ ہے - اس کے ساتھ اب ایک جدید طرز کی مسجد بھی تعمیر ہو گئی ہے - مرحوم کو چند غنڈوں نے دفتر میں بیٹھے ہوئے گولیوں کا نشانہ بنا دیا تھا - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ　　　　　　　　یا محمد

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Marfat.com

شہیدِ وطن

حضرت ظہور الحسن بھوپالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

قائدِ استحکامِ پاکستان کونسل

عمر ۳۶ سال

تاریخ شہادت ۲۳ ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ

مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۸۲ع

بروز پیر

یہ تمام عبارت ایک قوس کے درمیان لکھی ہوئی ہے اور قوس کے اندر سورۂ فاتحہ مرقوم ہے۔

کراچی کی مشہور کالونی فیڈرل بی ایریا میں سپر ہائی وے اور عزیز بھٹی شہید روڈ کے سنگم پر اسلامک کلچر اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے نام سے ایک عمارت دکھائی دیتی ہے۔ اس کے لان میں ایک قبر نظر آتی ہے جو مشہور شیعہ عالم ابنِ حسن جارچوی کی ہے۔ جارچہ دراصل چہار چاہ تھا، جو خورجہ کے نواح میں ایک مشہور قصبہ ہے۔ موصوف کا تعلق اسی جگہ سے تھا۔ انھوں نے "فلسفہ آلِ محمدؐ" کے عنوان سے ایک کتاب تحریر کی تھی اور محمد نذیر الدین کے ساتھ مل کر "ہندوستانی کی کتاب" قلمبند کی تھی۔ ان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت مرقوم ہے:

۷۸۶

اللہ

علی فاطمہ

محمد

حسن حسین

علامہ سید ابن حسن جارچوی

ابن

سید مہدی حسن

تاریخ پیدائش : ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ع

تاریخ وفات : ۱۶ جولائی ۱۹۷۳ع

مطابق : ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۹۳ھ

بروز دو شنبہ

Marfat.com

انجمن ترقیٔ اردو پاکستان کراچی کے صدر دفتر کے لان میں بابائے اردو مولوی عبدالحق کی قبر ہے - مولوی صاحب کا آبائی وطن ہاپوڑ تھا لیکن ان کی عمر کا بیشتر حصہ اورنگ آباد اور حیدرآباد دکن میں گذرا - قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد موصوف کراچی چلے آئے جہاں انھوں نے اردو کالج اور انجمن ترقیٔ اردو پاکستان کی بنیاد رکھی اردو زبان و ادب کے لیے ان کی خدمت ہمیشہ یاد رکھی جائے گی - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸۶

غفر اللہ لہٗ

۱۳۸۱ھ

بابائے اُردو

مولوی عبدالحق

پیدائش	وفات
۲۳ جمادی الاول ۱۲۸۷ھ	۱۴ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ
۳۰ اگست ۱۸۷۰ع	مطابق ۱۶ اگست ۱۹۶۱ع

پیر الٰہی بخش کالونی کی جامع مسجد کی جنوبی دیوار کے ساتھ ٹین کی چھت کے نیچے پیر الٰہی بخش مرحوم کی قبر ہے - موصوف نے تحریک خلافت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور پھر تحریک پاکستان میں شامل ہو گئے - وہ کچھ عرصہ تک سندھ کے وزیر اعلیٰ بھی رہے - ان کی قبر پر کتبہ نصب نہیں ہے لیکن مزار کی چوکھٹ کے اوپر ایک تختی لگی ہوئی ہے جس پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸۶

یا اللہ — یا محمدؐ

مزار

پیر الٰہی بخش

۲۵ شوال ۱۳۹۵ھ

بمطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۵ع

نارتھ کراچی ، بالکل نئی آبادی ہے - اس کے سیکٹر 7/D میں ایک قبرستان ہے جو ۵ مارچ ۱۹۶۳ع کو تدفین کے لیے کھولا گیا تھا - یہاں اس

Marfat.com

قدر سیم ہو گئی ہے کہ اس نے قبروں کے کتبے اور اینٹیں تک تباہ کر دی ہیں - اس قبرستان کے جنوبی حصے میں پروفیسر امانت اللہ خان کا مرقد ہے جس کے لوح پر ان کا مکمل تعارف مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

امانت اللہ خان

ولد

عطاء اللہ خان

تاریخ پیدائش ۲۱ نومبر ۱۹۲۱ع

تاریخ وفات ۲۰ جولائی ۱۹۸۸ع

Here lies the Librarian,
The founder and the First Chairman of Department of Library and Information Science University of Peshawar.

M. Amanatullah Khan

اسی قبرستان کے جنوب مشرق گوشے میں نازاں لطیف دہلوی نام کے ایک شاعر محو خواب ابدی ہیں - ان کے لوح مزار پر جو عبارت کندہ ہے ، وہ دل میں رکھ لینے کے لائق ہے :

۷۸٦

مثلِ ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو ترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا

مرحوم

مسیح اللہ خان

عرف نازاں لطیف دہلوی

تاریخ پیدائش ۱۹۱۳ع

تاریخ وفات ۸ ستمبر ۱۹۸۹ع بروز جمعہ

گود میں سلا کے مٹی کی دیکھو دل سے بھلا نہیں دینا
التجا ہے یہ اپنے بچوں سے نقشِ آخر مٹا نہیں دینا

دیکھو رنجش نہ ہو کوئی غم میں ورنہ تڑپوں گا میں اسی غم میں
ماں کا تمہیں تو اب سہارا ہو بحر غم میں تم ہی کنارہ ہو

Marfat.com

اس کو تنہائی کا نہ اب خیال آئے　دیکھو دل میں اسکے نہ کچھ ملال آئے
دیکھو اک ہی تو ہے یہ ماں جائی　رکھنا اس کا خیال سب بھائی
یاد آؤں جو میں کبھی تم کو　میری تربت پہ سب چلے آنا
اور کہنا یہ سب یک زباں ہو کر
ذات تیری عظیم ہے مولا　سب کا رب کریم ہے مولا
بخش دے اب گناہوں کو　تو غفور الرحیم ہے مولا

✫

چلیں گے اے اجل سوئے عدم مرقد میں دم لے کر
تھکے ہارے مسافر ہیں ذرا کر لیں کمر سیدھی

مدرسہ مظہرالعلوم کھڈہ ، کراچی کا ایک تاریخی اور دینی ادارہ ہے جس کے ساتھ امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھیؒ کا تعلق رہ چکا ہے - اس ادارے کے ساتھ ایک یتیم خانہ ہے جس کے صحن میں سندھ کے مخیّر بزرگ اور مسلم لیگ کے روح رواں سر عبداللہ ہارون کی آخری آرام گاہ ہے - ان کا انتقال ۲۷ اپریل ۱۹۴۲ع کو ہوا تھا -

ان کی قبر پر ایک چھتری بنی ہوئی ہے جسے یونانی طرز کے آٹھ ستون سنبھالے ہوئے ہیں - قبر کے تعویذ پر آیت الکرسی اور سورۂ رحمٰن کندہ ہیں لیکن صاحب قبر کا نام کہیں درج نہیں ہے -

سر عبداللہ ہارون بڑے نیک نام سیاسی اور سماجی کارکن تھے اور آج تک ان کا نام بڑے احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے -

---

کراچی سے کوئٹہ جانے والی سڑک پر ایک چھوٹی سی بستی مجاہد آباد کے نام سے موسوم ہے - اس بستی میں لب سڑک تبلیغ کالج کی شاندار عمارت کھڑی ہے - یہ ایک دینی مدرسہ ہے جہاں مولانا سید طلحہ جیسے فاضل استاد پڑھاتے رہے ہیں - اسی مدرسے سے ایک انگریزی مجلہ **Yaqeen** چھپتا ہے -

مدرسے کے عقب میں ایک وسیع قبرستان ہے جس کے آخر میں ایک خوشنما بارہ دری میں کالج کے بانی مولانا طفیل احمد فاروقیؒ محو خواب ابدی ہیں - ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رب اغفر و ارحم و انت خیر الراحمین
مرقد
زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین
شیخ طریقت سلسلہ قادریہ مجددیہ
حضرت مولانا طفیل احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ
بانی و ناظم اعلی مدرسہ تعلیم الاسلام
و دارالتصنیف لمیٹڈ مجاہد آباد کراچی
خلیفہ
بعیت و ارشاد حضرت مولانا عبداللہ شاہ جلال آبادی قدس سرہ
وفات بروز یکشنبہ ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۹۹ھ
مطابق ۸ جولائی ۱۹۷۹ع

اس بارہ دری سے ملحق ایک وسیع چار دیواری کے شمال مشرق کونے میں قاری محمد حسن امروہوی محو استراحت ہیں ۔ مرحوم سبعہ کے قاری تھے اور ان کا شمار پاکستان کے نامور قرأ اور اس فن کے عظیم اساتذہ میں ہوتا ہے ۔ ان کے مزار پر جو کتبہ نصب ہے ، اس پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رب اغفر و ارحم و انت خیر الراحمین
فخر القرأ
قاری محمد حسن امروہوی رحمۃ اللہ علیہ
صدر شعبۂ تجوید و قرأت قرآن مجید
مدرسہ تعلیم الاسلام مجاہد آباد کراچی
وفات بروز چہار شنبہ ۸ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ
مطابق ۱۸ جون ۱۹۷۵ع

حاجی عبدالستار حاجی اسحاق سیٹھ تحریک پاکستان میں صف اول کے رہنماؤں میں شامل تھے ۔ مرحوم قائداعظم کے معتمد ساتھی تھے اور آخر دم تک مسلم لیگ میں رہے ۔ ان کی قبر کچھی میمن قبرستان ، گھاس منڈی میں

Marfat.com

ہے اور ان کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس کے اندر کی جانب یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرحوم حاجی عبدالستار حاجی اسحاق سیٹھ

(دستِ راست و رفیقِ کار قائداعظم محمد علیؒ جناح)

صدر کیرالہ صوبائی مسلم لیگ

رکن مجلسِ عاملہ کل ہند مسلم لیگ

رکن مجلس عمل کل ہند مسلم لیگ

و رکن مرکزی مجلسِ قانون ساز غیر منقسم ہند

۱۹۳۵ء تا ۱۹۴۵ء

ناظم اعلیٰ مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی غیر منقسم ہند

۱۹۳۵ء تا ۱۹۴۵ء

رکن مجلسِ دستور ساز غیر منقسم ہند ۱۹۴۵ء تا ۱۹۴۷ء

رکن مجلس دستور ساز بھارت منقسم ہند ۱۹۴۷ء تا ۱۹۴۸ء

سفیرِ اول پاکستان برائے مملکت مصر و مملکت سعودی عرب

۱۹۴۸ء تا ۱۹۵۲ء

ہائی کمشنر برائے پاکستان سری لنکا (سیلون)

۱۹۵۲ء تا ۱۹۵۶ء

ولادت تلیچری ۱۸۸۶ء وفات کراچی ۱۴ شوال المکرم ۱۳۰۸ھ

مطابق ۳۱ مئی ۱۹۸۸ء بروز سنگل ایک ساعت دوپہر

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

آمین

(باہر کی جانب یہی عبارت انگریزی زبان میں بھی منقوش ہے) -

Marfat.com

سعود آباد اور کھوکھرا پار کراچی کی دو نئی کالونیاں ہیں ، جو ملیر کے قریب واقع ہیں ۔ ان دونوں کالونیوں کا قبرستان مشترکہ ہے جو ایک با رونق چوک کے عقب میں ہے ۔ اسی قبرستان میں قدیم زبانوں کے ماہر ،ولانا ابو جلال ندوی کی قبر ہے لیکن تلاشِ بسیار کے باوجود اس کا سراغ نہیں لگا ۔ اسی قبرستان کے شمال مشرق گوشے میں شاہجہانپور کے ایک کہنہ مشق شاعر نور اللہ عیاض کا مرقد ہے ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ

و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ

آرام گاہ آخرین

قاضی نور اللہ عیاض

وطن مالوف : شاہجہانپور ، روہیلکھنڈ

تاریخ ولادت : ۲۱ نومبر ۱۸۸۸ء

تاریخ وفات : ۲۶ اگست ۱۹۶۶ء

۸ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ بروز جمعہ

از درِ او سنگہا برداشتم

بہرِ قبرِ خویش طرحے ساختم

اسی قبرستان کے جنوب مشرق گوشے میں بدایوں کے ایک عالم دین مولانا محمد احمد قادری بدایونی کی ابدی آرام گاہ ہے ۔ بدایوں کا مدرسہ شمس العلوم پورے برعظیم میں مشہور تھا ۔ مولانا مرحوم نے بھی اسی مدرسے میں تعلیم حاصل کی تھی ۔ ان کے لوح مزار پر یہ عبارت درج ہے :

۷۸۶

یا اللہ یا محمد

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مزار مبارک

مولانا الحاج محمد احمد صاحب قادری بدایونی

ابن مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

تاریخ پیدائش ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۱۹ھ
تاریخ وصال ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ
مطابق ٦ جنوری ۱۹۷۳ع یوم شنبہ
بعمر ۷۳ سال

اسی قبرستان کی مشرق دیوار کے ساتھ ایک گم نام شاعر محمد صدیق حسن خان اثر کی ابدی آرام گاہ ہے - ان کا کلام ابھی منصۂ شہود پر نہیں آیا - اسے مرتب کرنے کی ضرورت ہے - مرحوم کی قبر کے سرہانے جو کتبہ نصب ہے اس پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
وفات ۱۳ شوال ۱۳۹۰ھ
مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۷۰ع
ساکن $\frac{S.I}{4}$ سعود آباد

سعود آباد سے ذرا آگے ملیر ایکسٹنشن شروع ہو جاتی ہے - یہ ایک وسیع علاقہ ہے - اس کا ایک سیکٹر چمن کالونی کے نام سے موسوم ہے - چمن کالونی میں ایک برساتی نالے کے کنارے ایک قبرستان ہے جو " قبرستان لال شاہ " کہلاتا ہے - اس قبرستان میں نظر جعفری (م ۱۹۸۹ - ۷ - ۳۰) کی قبر ہے لیکن اس پر کتبہ نصب نہیں ہے - وہ بڑے اونچے پائے کے شاعر تھے - ان کا بیٹا حسن جعفری ان کا کلام جمع کر رہا ہے - اس قبرستان میں سب سے نمایاں قبر ایک نعت گو شاعر برق دہلوی کی ہے - قبر کے سرہانے نصب کتبے پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
عاشق رسول حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

سید فیض الحسن شاہ صاحب برق دہلوی
بن سید شریف الحسن شاہ صاحب مرحوم

Marfat.com

تاریخ وفات ۲۴ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ

مطابق ۳ دسمبر ۱۹۸۰ع

عشق نبی میں مَیں نے گزاری ہے زندگی
بخشش میری وسیلۂ خیرالانام ہو

مولانا عبدالحامد بدایونی ۱۸۹۸ع میں پیدا ہوئے - ان کی تعلیم و تربیت بدایوں میں ہوئی - تعلیم سے فراغت کے بعد انھوں نے مدرسہ شمس العلوم میں تدریس اور جامع مسجد میں خطابت شروع کر دی - مولانا دو قومی نظریے کے زبردست حامی تھی اس لیے انھوں نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر لی۔ مرحوم قرارداد لاہور کے مؤید تھے - انھوں نے سرحد کے استصواب میں ناقابل فراموش خدمات انجام دیں - قیام پاکستان کے بعد انھوں نے ۱۹۵۳ع میں تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں - مولانا کی تصانیف میں سے اسلام کا معاشی نظام اور سوشلزم ، کتاب و سنت غیروں کی نظر میں ، رپورٹ دورۂ کشمیر ، حرمت سود ، عائلی قوانین ، مشرق کا ماضی و حال ، اسلام کا زراعتی نظام عمل اور فلسفۂ عبادات اسلامی قابل ذکر ہیں - ان کا انتقال ۲۰ جولائی ۱۹۷۰ع کو ہوا اور انھیں جامعہ تعلیمات اسلامیہ ، منگھو پیر روڈ کے احاطے میں ایک بلند ٹیلے پر دفن کیا گیا - ان کی وفات کے بعد یہ ادارہ ختم ہو گیا تو حکومت سندھ نے وہاں مولانا عبدالحامد بدایونی گورنمنٹ کالج کھول دیا -

مولانا بدایونی کا ہشت پہلو مقبرہ ایک بلند ٹیلے پر ہے - عمارت کی پیشانی پر یہ عبارت درج ہے :

"مزار مقدس حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی"

قبر کے سرہانے کوئی کتبہ نہیں لگایا گیا - مزار کی حالت بھی مخدوش ہے - مقبرے کا صحن اور فرش گرد سے اٹے پڑے ہیں - مزار کے ارد گرد لوگوں نے ناجائز تجاوزات کرکے مکان تعمیر کر لیے ہیں - وہ رفعِ حاجت کے لیے مزار کی سیڑھیاں استعمال کرتے ہیں - اناللہ . . .

Marfat.com

عبدالحامد بدایونی کالج سے قریباً ایک میل کے فاصلے پر قصبہ کالونی ہے ۔ وہاں ایک قبرستان ہے اور اس سے زیادہ گندہ قبرستان میں نے آج تک نہیں دیکھا ۔ اس کے ارد گرد غریب مزدوروں کی آبادی ہے جن کے گھروں میں بیت الخلاء نہیں ہیں ۔ وہ قبرستان میں رفعٔ حاجت کے لیے آتے ہیں ۔ ۱۹۸۸ء کے لسانی فسادات میں اس علاقے کے عوام نے مخالف فریق کی قبروں کے کتبے توڑ ڈالے اور قبروں کے تعویذوں کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ۔ ان تلف ہونے والی قبروں میں ظفرالاحسن لاری (م ۱۹۷٦ء) کی قبر بھی ہے ۔

اس قبرستان کے وسط میں ایک گنبد تعمیر ہو رہا ہے ، جس کے نیچے شاہجہانپور کے ایک صوفیٔ باصفا سید محمد نبی میاں محو خواب ابدی ہیں ۔ ان کے مقبرے کی پیشانی پر یہ عبارت مرقوم ہے :

یا اللہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مزار مقدس

حضرت عاشق رسول فخر قادریت

محبوب فخر عالم شیخ طریقت و معرفت

شیخ المشائخ حضرت قلبہ و کعبۂ دارین

الحاج سید محمد نبی میاں

الجیلانی قادری چشتی برکاتی نوری فخری شاہجہانپوری

تاریخ وفات یکم رجب المرجب ۱۴۰۲ھ

مطابق ۲٦ اپریل ۱۹۸۲ء

بروز دو شنبہ

فیڈرل بی ایریا میں ضیاء الدین روڈ پر ضیاء الدین ہسپتال کے سامنے امام باڑہ حسینیہ سجادیہ کی حدود میں ایک شاندار مقبرے میں نامور عالم دین علامہ رشید ترابی محو خواب ابدی ہیں ۔ ان کے اعزا و اقارب "علی باغ" میں

Marfat.com

دفنائے گئے ہیں لیکن انھیں یہاں جگہ ملی ہے ۔ ان کی قبر کے تعویذ پر یہ عبارت مرقوم ہے :

مرقد ذاکر حسینؑ[1]

رضوان مآب خطیب عالم اسلام

رضا حسین بن شرف حسین

علامہ

رشید ترابی

طاب ثراہ

ولادت

۱۹۰۸ء ۹ جولائی ۲۹ جمادی الآخرہ ۱۳۲۲ھ

وفات

۱۹۷۳ء ۱۸ دسمبر ۲۳ ذوالقعدہ ۱۳۹۳ھ

تعویذ پر سرہانے کی جانب یہ عبارت کندہ ہے :

لکھ مرقد پہلے پھر " ذاکر" پھر تعارف نام حسینؑ

۳۳۴ + ۹۲۱ + ۱۳۸

۱۳۹۳ھ ۔ ان لفظوں میں ہجری سن کے اعداد و شمار حسابی ہیں ۔

گردوں سے ندا دی عیسیٰؑ نے اوپر بھی لحد کے دیکھ نسیم
سائے میں علم کے علامہ مرحوم رشید ترابی ہیں
۱۹۷۳ء

نسیم امروہوی

مقبرے کی دیوار پر جانب قبلہ ضیاء الحسن موسوی کی کہی ہوئی یہ تاریخ منقوش ہے :

۷۸۶

ہوک سی اٹھتی ہے دل میں دیکھ کر منبر کو آج
ہائے علامہ ترابی ہائے علامہ رشید

---

۱ ۔ اس مصرع سے سن وفات ۱۳۹۳ھ برآمد ہوتا ہے ۔

Marfat.com

اے حسن تاریخ رحلت فیض روح القدس ہے
دونوں مصرعوں سے ہے ظاہر عظمت علم فقید
اک گل بے رنگ ہے یا گوہر بے آب ہے
طور سیناء بے کلیم اللہ منبر بے رشید
۱۹۷۳ء

ضیاء الحسن موسوی

مشرق کی جانب دیوار پر یہ عبارت درج ہے :

نبی کی آل کی خدمت میں علامہ ترابی ہیں
لیے نذر عقیدت لے کے تقریروں کا گلدستہ
گذاری عمر منبر پر عزا خانے میں سوتے ہیں
وہی ماحول یعنی بعد رحلت بھی ہے پیوستہ
ذرا دیکھو لحد خود مصرع تاریخ کہتی ہے
سر بالیں علم ، مرکز سے آج اب بھی ہیں وابستہ
۱۳۹۳ھ

سید حسن امام

شاہ فیصل کالونی (سابقہ ڈرگ کالونی) اور عظیم پورہ کے درمیان ایک وسیع قبرستان ہے ۔ اس قبرستان کے آغاز میں ایک مسجد ہے اور اس کے جنوب میں تیس میٹر کے فاصلے پر آگرے کے ایک نامور شاعر نثار اکبر آبادی کا مرقد ہے ۔ ان کا مجموعہ کلام ہنوز منصہ شہود پر نہیں آیا ۔ اس قبرستان کی زمین بڑی نرم ہے اور قبریں بیٹھی جا رہی ہیں ، اس لیے ان کی قبر کا کتبہ محفوظ کر لینے کے لائق ہے ۔ کتبے پر یہ عبارت مرقوم ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Marfat.com

نثار احمد نثار اکبر آبادی

قبر شاید نثار جنت ہے
مرنے والا نہ لوٹ کر آیا

تاریخ پیدائش ۱۹۰۴ع بمقام آگرہ (انڈیا)

تاریخ وفات ۱۷ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ

مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۸۴ع بروز اتوار

عمر ۸۰ سال

اسی قبرستان کے جنوب مشرق گوشے میں سید محمد عباس زیدی کا مرقد ہے - وہ اس علاقے کے بڑے نامور فزیشن اور سماجی کارکن تھے - ان کی قبر کے اردگرد کی قبریں زمین نرم ہونے کی وجہ سے بیٹھ گئی ہیں - اس لیے ان کی قبر بھی چند روز کی مہمان ہے - ان کی قبر کے کتبے پر یہ عبارت منقوش ہے :

الله

محمد	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	علی
فاطمہ	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ	حسین
محمد باقر	علی ولی اللہ وصی رسول اللہ	زین العابدین
موسی کاظم	و خلیفتہ بلا فصل	جعفر صادق
محمد تقی		علی رضا
حسن عسکری		علی نقی
		محمد مہدی

کرے گی ناز اے عباس دنیائے وفا تجھ پر
مٹا کر ہستی فانی حیات جاودان بن جا

مرد آہن

ڈاکٹر سید محمد عباس زیدی

ابن سید ظفر عباس زیدی

Marfat.com

تاریخ وفات ۲۸ ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ

مطابق ۱۲ جون ۱۹۹۱ء بروز بدھ

عمر ۶۹ سال

ہم سے بچھڑے جو محمد عباس
اک اک لمحہ قیامت نکلا

دن بھی تاریک ہوئے رات کے ساتھ
یک بیک وہ سن ہجرت نکلا

سی پی اینڈ برار ہاؤسنگ سوسائٹی کے بلاک نمبر ۳ کی جامع مسجد کے جنوب مغربی گوشے میں ایک چار دیواری کے اندر تین قبریں ہیں ۔ ان میں سے درمیانی قبر قائد ملت نوابزادہ لیاقت علی خان مرحوم کے دستِ راست اور "بے تیغ سپاہی" جیسی بلند پایہ کتاب کے مصنف نواب صدیق علی خان کی ہے۔ مرحوم ناگپور کے رؤسا کے خاندان کے فرد اور مسلم لیگ کے مخلص کارکن تھے ۔ ان کا روحانی تعلق حضرت بابا تاج الدین ناگپوری" (م ۱۹۲۵ء) سے تھا ۔ ان کے لوح مزار پر جو اشعار کندہ ہیں ، وہ ان کی رفیقۂ حیات بیگم خورشید آراء کے لکھے ہوئے ہیں ۔ لوح پر یہ عبارت درج ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ

مرضیۃ فادخلی فی عبادی و ادخلی جنتی

"عقیدت کے آنسو"

ء وفات صدیق ملت نواب صدیق علی خان مرحوم

سوگوار

خورشید آرا بیگم اہلیہ نواب صدیق علی خان مرحوم

آزادیٔ ملت کا وہ جانباز مجاہد
جو قائداعظم کا تھا بے تیغ سپاہی

Marfat.com

جو قائد ملت کا رفیق دم آخر
تفسیر وفا کیشی و اخلاص پناہی

وہ مومن خود دار و خود آگاہ و جواں عزم
مشہور زماں جسکی رہی ژرف نگاہی

ہر طرح سے کی جس نے سدا قوم کی خدمت
لیکن کبھی شہرت ، نہ ستائش کبھی چاہی

سینہ کی زمین پاک وطن دیتے ہیں "خورشید"
صدیق علی خاں کی صداقت کی گواہی

نواب صاحب کی قبر کے کتبے پر تاریخ وفات درج نہیں ہے لیکن چار دیواری کے شمال مشرق کونے میں سنگ مرمر کی ایک سل نصب ہے اور اس پر یہ عبارت کندہ ہے :

ابدی آرام گاہ

مرحوم و مغفور

نواب صدیق علی خاں

تاریخ وفات

۱۳ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ

مطابق ۹ جنوری ۱۹۷۴ع

نواب صدیق علی خاں کی قبر سے جانب مشرق ان کی اہلیہ محترمہ خورشید آرا بیگم کی ابدی آرام گاہ ہے - مرحومہ بڑی اچھی شاعرہ تھیں اور انھوں نے دوکتابیں اپنی علمی یادگار چھوڑی ہیں - انھوں نے مولانا محمد علی جوہر (م ۱۹۳۱ع) کی وفات پر ایک زور دار مرثیہ لکھا تھا جس میں ان کے لیے "قائداعظم" کا لقب استعمال کیا تھا - بیگم صاحبہ نے P.E.C.H.S. میں ایک کالج قائم کیا تھا جو آن کے نام کی مناسبت سے خورشید گرلز کالج کہلاتا ہے - مرحومہ کے لوح مزار پر یہ عبارت منقوش ہے !

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة
مرضیة فا دخلی فی عبادی و ادخلی جنتی

خورشید آرا بیگم

اھلیہ نواب صدیق علی خان مرحوم
قطعہ تاریخ وفات

رفیق سفر تیرا خورشید آراء
کہ پہلا جمعہ ماہ رمضان ہوا ہے
کہا حق نے "خورشید جنت نشین"
۱۹۸۳ء
تیرے در کا دربان رضوان ہوا ہے

قطعہ برائے سنگ مزار مرقومہ
خورشید آراء بیگم

نہ شرق ہے باقی نہ مغرب ہے باقی
تہ خاک خورشید پنہاں ہوا ہے
ضیاء بار ہیں رحمتِ حق کی کرنیں
سحر زار خاکی شبستاں ہوا ہے

نواب صدیق علی خان مبرور کے پہلو میں جانب قبلہ سی پی اینڈ برار ہاؤسنگ سوسائٹی کے بانی اور مشہور مسلم لیگی راہنما سید عبدالہادی آسودۂ خاک ہیں ۔ ان کے لوح مزار پر ان کا تعارف ان الفاظ میں کرایا گیا ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Marfat.com

سید عبدالہادی

پیدائش ۱۸۹۵ء جبل پور ، سی پی ، بھارت

وفات ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء مطابق ۲۴ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ

بانی : سی پی اینڈ برار کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ کراچی

بانی : ہادی آباد کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی گلزار ہجری کراچی

بانی : ڈائریکٹر کراچی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز یونین لمیٹڈ

سرپنچ دکھنی مسلم جمعیت جبلپور

صدر انجمن اسلامیہ کمیٹی جبلپور

نائب جبلپور میونسپل کمیٹی

کونسلر آل انڈیا مسلم لیگ

ایک مثالی پیکر تھے وہ حسن سیرت میں
روشن ان کے نقش رہینگے جادۂ خدمت میں
حق سے ملا ہے ان کو صلہ یہ نیک شعاری کا
"سید عبدالہادی آگئے کاخ جنت میں"

۱۴۰۶ھ

شیر شاہ کالونی کراچی کا صنعتی علاقہ ہے - یہاں فیکٹریوں کے عقب میں ایک وسیع قبرستان ہے جس میں زیادہ تر مزدور پیشہ بلوچوں ، مکرانیوں اور سندھیوں کی قبریں ہیں - جس خطے میں بلوچوں کی قبریں ہیں وہ بڑا صاف ستھرا ہے اور اس کے گرد ایک چار دیواری بنا دی گئی ہے - عام قبرستان میں جھاڑ جھنکار کی کثرت ہے اور قبریں جھاڑیوں میں مستور ہیں - دن کے وقت بھی وہاں جاتے ہوئے خوف محسوس ہوتا ہے - انھی جھاڑیوں میں ایک خستہ حال قبر سید قاضی محمد عثمان کی ہے - مرحوم ۱۹۰۵ء میں بہار کے مشہور قصبے اوگانواں میں پیدا ہوئے لیکن ان کی عمر کا بیشتر حصہ کلکتہ میں گذرا - مرحوم مسلم لیگ کے صف اول کے قائد تھے - انھوں نے جب کلکتہ میونسپل کارپوریشن کے میئر کا الیکشن لڑنے کا عزم کیا تو قائداعظم نے اپنے دستخطوں

Marfat.com

کے ساتھ اپیل شائع کی اور انہیں کامیاب کرانے کے لیے ہر ممکن سعی بروئے کار لانے کا مشورہ دیا ۔ اس وقت کلکتے کی آبادی ستر لاکھ کے قریب تھی اور محمد عثمان بہاری ہونے کے باوجود کلکتے کے میئر بن گئے ۔ حکیم حبیب الرحمٰن کی تصنیف "آسودگان ڈھاکہ" کے مطالعہ سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ بنگال میں بسنے والے مسلمان خود کو بنگالی نہیں کہلاتے تھے اور یہ لفظ ہندوؤں کے لیے مختص تھا ۔ کلکتے کا یہ بے تاج بادشاہ آج کراچی میں ایک خستہ حال قبر میں سو رہا ہے اور ان کی قبر فاعتبروا یا اولی الابصار کا سبق دے رہی ہے ۔ اس مرد مجاہد کی قبر کے سرہانے نصب کتبے پر یہ عبارت کندہ ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سید محمد عثمان

ولد سید ظہیر الدین

تاریخ وفات ۱۸ شعبان ۱۳۹۵ھ

مطابق ۲۷ اگست ۱۹۷۵ع بروز چہار شنبہ

عمر ۶۹ سال

Marfat.com

رفتید ، ولے نہ از دلِ ما

Marfat.com

Marfat.com

"خفتگان کراچی" میں صرف اُن حضرات کو شامل کیا گیا ہے جن کی قبروں پر کتبے نصب ہیں ۔ مولانا احتشام الحق تھانوی، مولانا محمد یوسف بنوری، مفتی احمد الرحمٰن ، مولانا عبدالقدوس ہاشمی اور جناب ممتاز حسن جیسے بہت سے بزرگوں کی قبریں تو موجود ہیں لیکن ان پر کتبے نہیں لگائے گئے - یہ بھی ایک عجیب بات ہے کہ مولانا احتشام الحق تھانوی نے اپنے والد بزرگوار مولانا ظہور الحق کی قبر پر اور مولانا محمد یوسف بنوری نے اپنے والد ماجد مولانا محمد زکریا اور اہلیہ محترمہ کی قبروں پر کتبے نصب کروائے لیکن اپنے لیے اسے جائز نہ سمجھا - اسی طرح جناب ممتاز حسن نے اپنی اکلوتی بیٹی رفعت سلطانہ کی قبر پر بڑا دلکش کتبہ لگوایا لیکن اپنے لیے اسے پسند نہ کیا - مولانا عبدالستار سلفی دہلوی اور مولانا مسعود عالم ندوی یوسف پورہ میں دفن ہیں لیکن سلفی عقیدے کی رو سے ان پر کتبے نہیں لگائے گئے - مولانا تمنا عمادی نے تو باقاعدہ یہ وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر نہ تو کتبہ لگایا جائے ، نہ ہی اس پر دوبارہ مٹی ڈالی جائے اور نہ ہی کوئی ان کی قبر پر آئے - ایسی ہی وصیت توحید کے علمبردار ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی نے بھی کی تھی - اگر انہیں ایک روز کے لیے اختیار مل جاتا تو وہ پاکستان میں ایک پکی قبر باقی نہ رہنے دیتے -

ایسے بہت سے مشاہیر کراچی کے مختلف قبرستانوں میں دفن ہیں جن کی قبروں پر کتبے نہیں لگائے گئے - ایسے مشاہیر بھی ہیں جن کی قبروں کے اب نشان بھی باقی نہیں رہے - بعض قبروں کے کتبے چوری ہو گئے ہیں - ایسی قبریں بھی ضرور ہوں گی جو بار بار تلاش کے باوجود مجھے نہیں ملیں - اس لیے یہاں ان مشاہیر کے ناموں کی فہرست دی جا رہی ہے جو دفن تو ہوئے لیکن ان کی قبروں تک یا میری رسائی نہیں ہو سکی یا ان کے نشان مٹ چکے ہیں - ان حضرات کے بارے میں زیادہ معلومات درج نہیں کی گئیں کیونکہ مقتدرہ قومی زبان میری ایک تصنیف "وفیات مشاہیر پاکستان" شائع کر چکا ہے جس میں ان کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے - اسی طرح شعبہ تاریخ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے — وفیاتِ اعیانِ پاکستان — کے عنوان سے میری ایک

Marfat.com

کتاب شائع کی ہے جس میں ۱۵ اگست ۱۹۸۷ء سے لے کر ۳۱ دسمبر ۱۹۹۰ء تک فوت ہونے والے مشاہیر کا ذکر موجود ہے۔ اگر میں ان حضرات کی تاریخہائے ولادت اور وفات یہاں درج کر دیتا تو اُن دونوں کتابوں کی افادیت گھٹ جاتی۔ اس لیے جو حضرات ان مشاہیر کے بارے میں کچھ جاننا چاہتے ہوں وہ میری ان کتابوں سے استفادہ کریں۔

Marfat.com

آل حسن عابدی	ماہر تعلیم
ابن حسن برنی	فاضل
ابو جلال ندوی	قدیم زبانوں کے ماہر
احتشام احق تھانوی	عالم دین
احسن ، ایس ، ایم	ایڈمرل
احسن فاروقی ، ڈاکٹر	نقاد ، ناول نگار
احمد الدین انجم	بزرگ صحافی ، صوفی
احمد الرحمٰن ، مفتی	عالم دین
احمد رشید	سرسید احمد خان کے "پوتے"
اختر میاں جونا گڑھی	مؤرخ ، محقق
ارشد تھانوی ، مولانا	شاعر ، انشا پرداز
ارم لکھنوی ، شہنشاہ حسین	شاعر
اسعد شاہجہانپوری ، اصغر حسین	شاعر ، مجموعۂ کلام : وجدان سلیم
اشتیاق ، ایس ، محمد	بزرگ صحافی
اشرف ، ایس ، ایم	صحافی
اصغر گورکھپوری ، اصغر حسین	ادیب، عبرانی اور سنسکرت کے عالم
اظہار ملیح آبادی	شاعر ، صحافی
افضال حسین ، ماسٹر	پاکستان کا پرچم تیار کیا
اقبال حسین ، حکیم	ماہر طب
اکبر عادل	ماہر اقتصادیات
الیاس احمد ، پروفیسر	ماہر تعلیم
امین ترین	صحافی

Marfat.com

انجم اعظمی ، مشتاق احمد	ادیب ، شاعر
انعام اللہ جان ، جسٹس	ماہر قانون
بدر الحسن فاروقی	کھیلوں کے ماہر
بیگم حسن مخفی	شاعرہ ، ادیبہ
بیگم سیماب اکبر آبادی	اہلیہ علامہ سیماب
بیگم صفیہ	زوجہ سعادت حسن منٹو
بیگم عارفہ	رفیقۂ حیات سرور بارہ بنکوی
بیگم مجنوں گورکھپوری	اہلیہ مجنوں گورکھپوری
پیکر نقوی	صحافی
تحسین سروری ، کاظم علی	ادیب
تسنیم عالم منظر	طالب علم رہنما
تقی دہلوی	شاعر ، طبیب
تمنا عمادی ، حیات الحق محمد محی الدین	عالم دین
جمیل الدین خان ، پروفیسر	ماہر تعلیم
جمیل زبیری ، اے ، اے	صحافی
جونیجو ، آئی ، ڈی	بینکار
جہانگیر علی خان قدسی	اردو ، فارسی کے عالم
حبیب ابراہیم رحمت اللہ	گورنر پنجاب ، سندھ
حبیب الرحمٰن ، پروفیسر	ماہر تعلیم
حبیب اللہ ، حافظ	صنعتکار ، سابق میئر کراچی
حبیب الحسن	کرکٹ کے نامور کھلاڑی
حسن آخری ، سید محمد عظیم برخیا	شاعر ، صحافی
حسن امام	شاعر ، برادر حسین امام
حسن ریاض	صدر شعبہ صحافت جامعہ کراچی

Marfat.com

حسن عظیم آبادی ، سید حسن خان	شاعر
حسن علی جی رمل	گجراتی زبان کے ادیب ، شاعر
حسن محمود	شاعر ، ادیب
حسین احمد عباسی ، حکیم	ماہر طب
حشم لکھنوی	شاعر ، برادر ارم لکھنوی
حشمت اللہ خان رام پوری	عالم دین
حفیظ الدین صدیقی	سب رجسٹرار جامعہ کراچی
حمید ، ایس ، اے ، ڈاکٹر	نامور سرجن
حنیف	معروف اداکار
حیدر دہلوی، خیام الہند سید جلال الدین	شاعر ، مجموعۂ کلام "صبح الہام"
حیرت شملوی ، عبدالمجید	صحافی ، ادیب
خان رشید	صدر شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی
خانبہادر نقی محمد خان خورجوی	مصنف ، ادیب
خورشید علی مہر ، سید	شاعر
درد کاکوروی ، نذر علی	شاعر
راشد بر ہانپوری ، محمد مطیع اللہ	شاعر ، تاریخ گو
رقیہ خلیل عرب	واحد خاتون محدث
رئیس فروغ ، محمد یونس	شاعر
زبید احمد ، ڈاکٹر پروفیسر	عربی ادب کے ماہر ، مصنف
زین العابدین نقوی	ممتاز ماہر تعلیم ، مصنف
سبطین بدایونی	شاعر، ماہر تعلیم، مترجم سیرۃالنبی ۳
سردار رند	ممتاز زمیندار
سعیدہ عروج مظہر النساء بیگم	شاعرہ ، ادیبہ ، نقاد

Marfat.com

سلیم ناصر	ممتاز اداکار
سیف الدین ولیکا	ممتاز صنعتکار
سمیع	کارٹونسٹ ، ہمدرد اور کامریڈ سے تعلق رہا
سہیل بخاری ، ڈاکٹر سید محمد نقوی	نقاد ، محقق ، ماہر لسانیات
شاد جے پوری ، انور علی سید	تاریخ گو ، شاعر
شاہ حسن عطاء	مصنف ، مترجم
شبیر نیازی	بزرگ شاعر
شفاعت احمد ، دہلوی ، منشی	ممتاز خطاط
شکیل احمد	براڈ کاسٹر
شمیم احمد	ممتاز صحافی
شوکت جہاں	ماہر ریاضی ، معلمہ
شوکت کمال	صحافی
شہزاد خلیل	پروڈیوسر ، بہت سے ڈرامے فلمائے
شہنشاہ حسین	ممتاز قانون دان
شیدا جبلپوری ، احمد علی شاہ	ممتاز غزل گو شاعر
شیوا بریلوی	شاعر
صبا فاضلی	شاعر ، فلمساز
صبغت اللہ برنی ، پروفیسر	ماہر تعلیم
صولت علی خان	بانی صولت لائبریری ، رام پور
ضیاء القادری بدایونی ، مولانا	عالم دین
طالب الہ آبادی	شاعر
طفیل علی عبدالرحمٰن ، جسٹس	ماہر قانون

Marfat.com

ظفر الاحسن لاری	چیئرمین تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی قیام پاکستان کے بعد لاہور کے پہلے ڈپٹی کمشنر
ظفر الحسن ، مرزا	شاعر ، ڈرامہ نویس ، بانی غالب لائبریری
ظفر حسن نقوی امروہوی	مفسر ، ادیب ، شیعہ عالم دین
ظہیر الحسن لاری ، جسٹس	ماہر قانون
عابد علی بلہوری ، قاضی	قرآن پاک اور رحمۃ للعلمین کا ہندی میں ترجمہ کیا
عارف ہوشیار پوری	خطاط ، ادیب ، شاعر
عالم تاب تشنہ	شاعر
عباسی ، ایم ، ایم	چیف سیکریٹری وفاقی حکومت
عبدالبشیر آذری ، پروفیسر	ماہر تعلیم
عبدالحلیم شاہ کاکا خیل	مدرس ، شیخ التفسیر ، عالم دین
عبدالحمید ، ڈاکٹر قاضی	تحریک پاکستان کے سپاہی ، جامعہ ملیہ ملیر کے معمار
عبدالرحمن ، شمس العلماء	ماہر علوم اسلامیہ
عبدالعزیز شاہ جالی	چشتیہ جالیہ سلسلے کے پیر طریقت
عبدالغفار سلفی ، مولانا	عالم ، امیر انجمن غربا اہلحدیث
عبدالقادر	گورنر سٹیٹ بنک آف پاکستان
عبدالقادر گیلانی ، سید	سفیر عراق متعینہ پاکستان
عبدالقدوس بہاری	پیکر اخلاص ، تحریک پاکستان کے قائد
عبدالقدوس ہاشمی ، مولانا	اسکالر ، ماہر تقابل ادیان
عبداللہ مسدوسی ، علامہ	عالم ، مؤرخ ، محقق
عبدالمجیب ، خواجہ	استاد شعبہ زوالوجی کراچی یونیورسٹی

Marfat.com

عبدالمعید خان	آڈیٹر جنرل پاکستان
عبدالواحد سندھی ، مولانا	عالم ، مصنف ، استاد جامعہ ملیہ دہلی
عبرت صدیقی بریلوی	شاعر
عرش تیموری	شاعر ، صحافی ، ڈرامہ نویس
عزیز حمید مدنی	شاعر ، نقاد
عزیز حمیدی، سید	شاعر ، ادیب ، بانی بزم حمید
عشرت علی	صحافی
عصام عظم آبادی ، محمد عصام	نامور شاعر ، مجموعہ کلام "حرف تا حرف"
عظمت اللہ دہلوی	سماجی کارکن
عظیم النساء ، مسز صلاح الدین	مؤرخ
علی حسنین زیبا	شاعر
علی محمد حاجی محمد	ممتاز صنعتکار ، پاکولا مشروب تیار کرنے والے ، بانی غفوریہ مسجد
عمر منشی	انجینئر
فتح محمد شیفتہ	ڈپٹی چیف کنٹرولر درآمدات و برآمدات ، I.C.S.
غلام احمد مدنی	مجاہد تحریک آزادی ، کمشنر کراچی
غلام رسول ، جسٹس	ماہر قانون
غلام علی میمن	قانون کا چلتا پھرتا انسائیکلو پیڈیا
فاضل زیدی شاہ پوری ، سبط حسن	میر مجروح کے پوتے ، داغ پر پی-ایچ ڈی کی ۔
فرخ مرزا	بہادر شاہ ظفر کا پڑپوتا
فرشوری ، ایم ، ایم	شاعر ، ادیب
فروغ علوی کاکوروی ، یونس حسن	مصنف ، ماہر تعلیم

Marfat.com

فضل احمد کریم فضلی	شاعر ، فلمساز
فضل علی مجددی ، پیر	عالم ، شیخ طریقت
فہیم الدین ، حافظ قاری	عالم دین ، مصنف ؛ قرآن المبین
فیروز نانا ، جسٹس	ماہر قانون
قاضی ابرار	ممتاز صحافی
قدرت اللہ خان	موسیقار
قمر عباس ندیم	ناول نگار
قمقام حسین ، ڈاکٹر	ادیب ، ماہر تعلیم
قیسی رام پوری	ناول نگار
کامل القادری	شاعر ، ادیب ، محقق
کمال ایرانی	اداکار
کوثر ، اے ، ایس	ماہر اقتصادیات
لالہ رفیق	ہاکی کے کھلاڑی ، اولمپئین
مبارک مونگیری	بزرگ شاعر
مبین الحق	سپیکر مغربی پاکستان اسمبلی
مجاز لودھی اکبر آبادی	شاعر
مجاہد حسین	قائداعظم کے اعزازی پرنسپل سیکریٹری
مجید لاہوری	مزاحیہ شاعر، مدیر ہفت روزہ "نمکدان
محمد اسلام ، ڈاکٹر	جگر پر پی ایچ ڈی کی ، مصنف
محمد اشفاق انعام الٰہی ، حاجی	تاجر ، صدر جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ
محمد ایوب دہلوی ، مولانا	ماہر افکار شاہ ولی اللہ دہلوی
محمد بیگ مرزا	گجراتی زبان کے ادیب ، شاعر
محمد جمن ، استاد	سندھی موسیقی کے ماہر
محمد جمیل عارفی ، ابوالعلائی	شیخ طریقت

Marfat.com

محمد حبیب اللہ	استاد القرأ
محمد حسان ، پروفیسر	پرنسپل قائداعظم کالج سید پور ڈھاکہ
محمد شریف ، خواجہ	چیف جسٹس آزاد کشمیر ہائیکورٹ
محمد شفیع ، الحاج شیخ	خاکسار رہنما
محمد شوکت علی شاہ یوسفی تاجی	پیر طریقت
محمد طفیل امرتسری ، مولانا	استاد القراء
محمد طلحہ ، سید	عالم دین ، استاد اورینٹل کالج لاہور
محمد عبدالرحمٰن ، سر	وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی
محمد عبدالسلام قادری باندوی	مصنف ، شاعر ، خطیب
محمد عظیم پریم راگی	ماہر موسیقی
محمد علی شیخ	ممتاز قانون دان
محمد عمر فاروق	مدیر روزنامہ آغاز کراچی
محمد عمر نعیمی ، مولانا	عالم دین
محمد ہاشم گزدر	ماہر تعلیم ، سیاستدان
محمد یوسف بنوری مولانا	بانی جامعۃ العلوم اسلامیہ ، عالم دین
محمد یوسف دہلوی	ممتاز خطاط
محمود اللہ صدیقی	نامور خطاط
محمود ، ایم	پاکستان میں بینکاری کے بانی
محمود حسن واسطی ، ڈاکٹر	تحریک خلافت کے کارکن خان لیاقت علی خان کے ساتھی
محی الدین صوفی ، ڈاکٹر	مؤرخ ، مصنف : KASHIR
مخمور اکبر آبادی	ابن علامہ سیاب اکبر آبادی
مرغوب انصاری	ہاکی کے کھلاڑی ، اولمپئین
مظفر دہلوی ، مشتاق احمد چندنا	مصنف ، شاعر

Marfat.com

مسرت جہاں فاروق	شاعرہ ، کارکن تحریک پاکستان
مسرت علی ، حکیم قاضی	سماجی و سیاسی شخصیت
مسعود عالم ندوی ، مولانا	عربی زبان کے ماہر ، مصنف
مسعود میکش	شاعر
مسلم ضیائی ، عبدالوہاب	ماہر غالبیات
مصلح الدین صدیقی ، قاری	عالم ، خطیب ، مدرس
مضطر زیدی ، ریاض حسین	مرثیہ گو شاعر
مطلوب الرحمٰن عثمانی ، مولانا	مرید شیخ الہند ؛ برادر مولانا شبیر احمد عثمانی
مظفر حسین شمیم رائے پوری	ادیب، برادر اختر حسین رائے پوری
مظہر الحق خیری	صحافی
مظہر کامل ، محمد مظہر الدین	شاعر
معین الدین دردوائی	مصنف: بہار میں اردو شاعری کا ارتقا
ملک نورانی	مشہور ناشر کتب
مناظر صدیقی	ممتاز صحافی
منصور علی خان	صحافی ، نبیرہ مولانا ظفر علی خان
منظور الحق ، شیخ	سالار اعلیٰ دہلی مسلم لیگ نیشنل گارڈ
مہدی ظہیر	موسیقار
میر جعفر خان جمالی	سیاستدان
نازش حیدر ، محمد خورشید حسن	شاعر
ناصر جلالی ، مولانا	صوفی شاعر
ناصر جہاں	مرثیہ خواں ، سوز خواں
نجم آفندی	شاعر
نجی اللہ ید اللہی	مہدوی رہنما

Marfat.com

نجیب احمد	طالب علم رہنما
نرالا ، منظور احمد	اداکار
نسیم الظفر	شاعر
نسیم امروہوی	ماہر لسانیات ، مصنف : نسیم اللغات
نسیم چغتائی	زوجہ قسیم بیگ چغتائی ، ڈرامہ نویس
نصیر الاجتہادی	شیعہ عالم دین
نظر جعفری	ممتاز شاعر
نور احمد	ڈائریکٹر مؤتمر عالم اسلامی
نیر مدنی ، سید محمد	شاعر ، تلمیذ اصغر گونڈوی
واصل دہلوی ، بشیر احمد	شاعر
وحید الدین حسن عثمانی ، ڈاکٹر	بانی حزب اللہ ، توحید کے علمبردار
ہدایت چوہدری	مشرق زبانوں کے ماہر
ہمدم علیگ ، محمد احمد صدیقی	شاعر

Marfat.com

اشاریہ

الف

آرزو لکھنوی ، ۶۸
آغا لکھنوی ، مختار حسین ، ۸۸
آغا مہدی ، مولانا ، ۶۶
آفاق احمد ، ڈاکٹر ، ۲۲۱
آفتاب اقبال ، ۳۰۸
آفتاب عالم ، ۱۶
آل رضا ، سید ، ۲۷
ابراہیم احمد باوانی ، ۱۰۳
ابراہیم جلیس ، ۱۲۶
ابصار عالم ، پروفیسر ، ۲۸۱
ابن انشاء ، ۱۷۰
ابن حسن جارچوی ، ۳۳۱
ابن حسن ، سید ، ۲۶۳
ابن حسن شاد ، ۲۷۷
ابن صفی ، ۱۵۱
ابوالحسن کاشف ، ۱۳۲
ابوبکر احمد حلیم ، پروفیسر ، ۲۳۲
ابوالفضل صدیقی ، ۱۷۳
ابو ظفر ، عبدالواحد ، ۲۸۰
ابو محمد جائسی ، ۱۱۷
ابو مسلم صحافی ، ۱۸۸
اثر ، اے ایم چشتی ، ۲۶۱
اثر ملیح آبادی ، ۳۱۵
احمد ابراہیم باوانی ، ۱۰۲
احمد ابراہیم ہارون جعفر ، ۲۳۳
احمد اشرف ، سید ، ۳۸
احمد الدین اظہر ، ۲۱
احمد پیلی بھیتی ، قاضی، ۲۸۶
احمد ضمیر ، وائس ایڈمرل ، ۱۲
احمد عبداللہ ، ۲۳۳
احمد وحشی ، پروفیسر سید ، ۲۳۶
اختر حسین ، گورنر ، ۱۰۵
اختر حسین ، سفیر ۲۱۵
اختر سلیمان ، بیگم ، ۱۲۵
اخگر مراد آبادی ، ۲۵۸
ارشاد حسین شار ، ۱۹۹
ارقام چغتائی ، مرزا ، ۲۲۰
ارمان اکبرآبادی ، ۱۳۳
اسحاق احمد مینائی ، ۲۱۶
اسلام احمد سیفی شعلہ ، ۱۹۳
اسمٰعیل ابراہیم چندریگر ، ۲۲۸
اسمٰعیل مینائی ، ۲۱۶
اشتیاق حسین قریشی ، ڈاکٹر، ۱۳۱
اشرف صبوحی ، ۱۸۳
اصغر علی شاہ ، جسٹس ، ۱۷۷

Marfat.com

(stamp)

اصغر علی شاہ ، سید ، ۲۵۵
اصغر علی غافل ، ۳۴۳
اصفہانی ، ابوالحسن ، ۱۹
اطہر نفیس ، ۵۰
اعتماد الحق تھانوی ، ۲۲۶
اعجاز الحق قدوسی ، ۱۵۵
اعجاز علی ، الحاج ، ۱۴۹
افسر امروہوی ، ۲۷۶
افسون عظیم آبادی ، ۳۱۱
افضل الرحمٰن ، وائس ایڈمرل ، ۲۳
اکبر جعفر بھائی ، ۴۵
اکبر مسعود ، سید ، ۲۶
الطاف حسین ، مدیر ڈان ، ۱۵۵
الطاف علی بریلوی ، ۳۰۰
اللہ بخش یوسفی ، ۱۲۰
الٰہی بخش ، پیر ، ۳۳۲
امان اللہ مکی ، پروفیسر ، ۱۹۹
امانت اللہ خاں ، پروفیسر ، ۳۳۳
امانت علی قریشی ، قاضی ، ۲۹۶
امتہ اللہ ، والدہ رشید ترابی ، ۲۷
امراؤ بندو خان ، استاد ، ۱۱۲
امیر حسن صدیقی ، ڈاکٹر ، ۶۱
امیر حسنین جلیسی ، ۲۸۷
امیر گلاؤٹھوی ، ۱۵۸
امین الدین قریشی دہلوی ، ۲۹۳
انتظام اللہ شہابی ، مفتی ، ۱۴۳
انصاری لکھنوی ، ایم آر ، ۳۰۸
انعام محمد وارثی ، ۱۳
انوار احمد ندوی ، ۱۳۳
انوار اللہ ، پروفیسر شیخ ، ۲۵۰
انور علی بیگ ، میجر جنرل، ۱۴

ب

بادشاہ بیگم ، ۱۴
بانک در بی بی ، ۲۷۰
بخاری ، ذوالفقار علی ، ۲۱۱
بدر الحسن عثمانی ، ۱۸۲
بدر الدین اللہ دیا ، استاد ، ۲۰۸
بدر النساء بیگم ، ڈاکٹر ، ۲۲
برق دہلوی ، فیض الحسن ، ۲۳۸
بروہی ، اے ، کے ، ۱۷
بزمی انصاری ، ۲۸۳
بشیر احمد غازی آبادی ، ۲۶۹
بندو خان ، الحاج ، ۲۴۵
بہزاد لکھنوی ، ۳۳۰
بیکس مراد آبادی ، ۲۲۲
بیگم شوکت سبزواری ، ۱۷۵

ت

تجمل حسین ، سید ، ۱۹۰
تقدس علی ، سید ، ۱۰۹
تہور علی نقوی ، پروفیسر ، ۸۷

ٹ

ٹلی ، بیگم سلیم الزمان صدیقی ، ۶۳

ث

ثاقب جالندھری ، ۱۷۸
ثمر ہوشنگ آبادی ، ۷۷
ثناء اللہ حسامی ، ۲۵۹

ج

جاوید اختر صدیقی ، ۱۲۹

Marfat.com

جسیم بیگ چغتائی ، ۱۰۰
جمیل احمد انصاری ، ۳۲
جمیل احمد ، پروفیسر سید ، ۲۳۵
جمیل النساء ، بیگم ہادی مچھلی شہری ، ۴۵
جمیل سیوہاروی ، ۱۱۵
جمیل واسطی ، پروفیسر ، ۲۳۴
جواہر خان ، خانصاحب ، ۱۰۸

چ

چندریگر ، دیکھیے اسمٰعیل ابراہیم

ح

حاتم ، اے علوی ، ۱۰۴
حامد حسن فاروق ، ۲۱۳
حامد حسن قادری بچھرایونی ، ۱۵۹
حبیب احمد صدیقی بدایونی ، ۱۹۴
حبیب احمد ندوی ، ۱۲۴
حبیب اللہ غضنفر ، پروفیسر ، ۸۱
حبیب بلقیس بیگم ، ۲۹
حسن شاہد سہروردی ، ۲۱۳
حسین نظامی ، خواجہ ، ۲۸
حضور احمد خان ، کرنل ، ۱۵
حفصہ مسلم ، بیگم ، ۱۵٦
حفیظ ہوشیارپوری ، ۲۴۲
حیدر مچھلی شہری ، ۱۱۳
حیرت وارثی ، ۱۴۰

خ

خالدہ شعیب قریشی ، ۲۰٦
خان ، جے ، اے ، ۱۷٦
خان محمد نیاز ، ۵۹
خریف لکھنوی ، ۱٦۴
خلیق الزمان ، پروفیسر ، ۲۷۲
خلیق الزمان ، چوہدری ، ۸۴
خلیل آذری ، ۲۷۷
خورشید آراء بیگم ، ۳۴٦
خورشید احمد چشتی ، ۲۲۴
خورشید جاہ ، پرنس ، ۸۸

ذ

ذاکر حسین بریلوی ، ۲۵۱
ذاکر علی مجددی ، مولانا ، ۱٦۱
ذہین شاہ تاجی ، بابا ، ۸۲

ر

راحت سعید چھتاری ، ۲۱۴
راحیل بیگم شروانیہ ، ۲۲۳
راز مراد آبادی ، ۱٦٦
رازق الخیری ۱٦۵
راشد منہاس ، ۲۱
راغب احسن ، علامہ ، ۲۸۳
رسوا میرٹھی ، ۲۵۹
رشید احمد ارشد ، پروفیسر ، ۲۹۲
رشید تبسم ، ۲۵۴
رشید ترابی ، علامہ ، ۳۴۱
رشیدہ گلنار بنت مولانا جوہر ، ۲۰٦
رضا علی ، سر ، ٦۷
رضیہ بنت وحشت کلکتوی ، ۱۲۲
رعنا اکبر آبادی ، ۲۴۵
رعنا لیاقت علی خان ، بیگم ، ۷
رفعت حسین صدیقی ، ڈاکٹر ، ٦۲

Marfat.com

رفعت سلطانہ ، ۱۴۴
رفیع الدین حیرت ، ۱۶۹
رفیق علی خان ، پروفیسر ، ۲۵۴
روان واسطی ، ۱۸۹
رئیس احمد جعفری ، ۲۵۳
رئیس امروہوی ، ۲۶۸
رئیس فاطمہ مینائی ، ۲۱۷
ریاض فرشوری ، ۱۸۶

ز

زاہد حسین ، گورنر سٹیٹ بنک ، ۳۸
زاہد علی خان ، نوابزادہ ، ۳۱۹
زاہدہ خلیق الزمان ، بیگم ، ۸۵
زبیدہ بیگم، بیگم محمد فریدالحق، ۱۳۰
زبیدہ خاتون، بیگم شفیع داؤدی، ۱۲۵
زلف آراء ، بیگم ، ۱۵
زوار حسین شاہ ، حضرت ، ۱۵۱
زہرہ بانو بنت مولانا جوہر ، ۲۲۱
زیڈ اے بخاری ، دیکھیے :
ذوالفقار علی بخاری

س

ساجد علی اسدی ، ۲۹۷
سبط حسن ، ۲۹۱
سجاد حسین ، مرزا ، ۹۰
سراج الدین احمد ، ۵۸
سراج الدین ظفر ، ۲۰
سردار علی صابری ، ۲۳۱
سرور بارہ بنکوی ، ۲۴۰
سعید احمد اکبر آبادی ، ۵۰
سعید الدین احمد ، مفتی ، ۲۱۹
سعید ہارون ، ۷۵
سلامت علی خان ، مولانا ، ۱۶۴
سلیم احمد ، ۱۷۲
سلیمان ندوی ، علامہ ، ۳۶
سلیمہ خاتون، بیگم سلیمان ندوی، ۱۲۴
سمیع احمد صادق دہلوی ، ۲۷۶
سمیع الزمان سراب ، ۱۴۷
سیدہ خاتون پیلی بھیتی ، ۳۲۴
سیفی ندوی ، مولانا ، ۳۴
سیماب اکبر آبادی ، علامہ ، ۸

ش

شارب بہرائچی ، شوکت علی ، ۲۳۱
شاعر لکھنوی ، ۱۹۳
شاہ بانو، بیگم خواجہ ناظم الدین، ۲۸
شاہد احمد دہلوی ، ۱۳۲
شایان بریلوی ، ۱۸۰
شبیر احمد ، پروفیسر سید ، ۱۳۹
شبیر احمد عثمانی، شیخ الاسلام ، ۳۷
شریف احمد منور چشتی ، ۱۸۹
شعلہ وارثی لکھنوی ، ۱۱۹
شفیع الدین خان ، پروفیسر ، ۱۵۷
شفیق بریلوی ، ۱۲۶
شمس الدین حنفی ، ۳۱۶
شمیم الدین احمد ، پروفیسر ، ۱۸۷
شوکت علی سبزواری ، ۱۶۳
شہاب الدین ، خواجہ ، ۲۲۰
شہاب الدین محمد مغنی ، ۲۷۹
شہاب ملیح آبادی ، ۲۴۸
شہید اللہ فریدی ، حضرت ، ۲۷۸
شیدا لکھنوی ، محمد نظیر ، ۹۲

Marfat.com

ص

صادق الخیری ، ۳۱۰

صادقین ، ۲۶۸

صالحہ بیگم ، صاحبزادی ، ۲۳۶

صبا حیدر آبادی ، کریم خان ، ۳۲۱

صبا متھراوی ، ۳۱۷

صدیق علی خان ، نواب ، ۳۴۴

صدیقی، ایم، اے، ایچ، پروفیسر ، ۲۴۹

صفیہ بیگم، اہلیہ ن، م ، راشد ، ۲۲۷

صمد بنگلوری ، ۱۵۱

ض

ضیاء الحسن موسوی ، ۶۹

ضیاء الدین احمد برنی ، ۱۶۸

ضیاء الدین کرمانی ، ۳۳

ط

طفیل حسن رضوی ، ابو النظر، ۲۴۲

طفیل احمد فاروق ، مولانا ، ۳۳۵

طفیل احمد ، قاضی ، ۱۷۱

ظ

ظفر احمد ، ۲۷۰

ظفر احمد تھانوی ، ۳۱۹

ظفر احمد عثمانی تھانوی ، ۱۳۶

ظفر الحسن ، مرزا ، ۳۲۵

ظفر الٰہی ، قاضی ، ۱۳۸

ظفر حسن نقوی ، ۱۸۵

ظہور الحسن بھوپالی ، ۳۳۱

ظہور الحق تھانوی ، مولانا ، ۲۲۵

ظہیر الدین احمد جامعی ، ۱۴۵

ظہیر الدین صدیقی اکبر آبادی، ۱۶۷

ع

عابدہ معین ، بیگم ، ۲۴

عابدی مچھلی شہری ، ۲۶۰

عاجز بدایونی ، اشفاق حسین ، ۳۱۲

عارف حفیظ ، مرزا ، ۲۷۴

عاشق علی ذبیحی ، ۲۹۲

عاصم جے پوری ، ۱۳۸

عائشہ باوانی ، بیگم ، ۱۰۲

عائشہ بنت وحشت کلکتوی ، ۱۲۰

عباد الرحمٰن خان ، ڈاکٹر ، ۶۲

عبرت الہ آبادی ، ۲۱۲

عبدالباقی خان شروانی ، ۱۷۴

عبدالجبار خان ، عطے میاں ، ۱۲۸

عبدالحامد بدایونی ، مولانا ۳۳۹

عبدالحق ، بابائے اردو ، ۳۳۲

عبدالحکیم ، مفتی ، ۵۵

عبدالحمید ، بابائے ہومیوپیتھی، ۱۹۸

عبدالحی عارفی ، حضرت ، ۴۹

عبدالحی ، ماسٹر ، ۳۲۸

عبدالرب نشتر ، سردار ، ۳

عبدالرحیم خان ، سردار ، ۱۰۱

عبدالرحیم محمد صالح کھرل ، ۴۴

عبدالرزاق خان شور ، ۱۶۷

عبدالرشید ، شاہ ، ۲۰۹

عبدالستار اسحاق سیٹھ ، الحاج، ۳۳۶

عبدالشکور بیدل ، ۳۰۶

عبدالشکور ، میجر ، ۲۸۲

عبدالعزیز میمن ، علامہ ، ۲۴۷

عبدالغنی پھولپوری، حضرت شاہ، ۱۳۷

عبداللہ شاہ غازی ، ۲۰۱ ، ۳۲

Marfat.com

عبداللہ ہارون ، سر ، ۳۳۴
عبدالمتین ، چوہدری ، ۱۰۳
عبدالمجید خان وحشی ، ۳۲۱
عبدالمجید منہاس ، ۱۸
عبدالمصطفیٰ ازہری ، مولانا ، ۳۳۰
عبدالواحد معینی ، ۴۲
عبدالوحید ، خواجہ ، ۲۴٦
عبدالوحید ، سید ، ۲۱۰
عبدالہادی ، سید ، ۳۴۷
عبیداللہ ، حافظ ، ۲۹۰
عتیق احمد ندوی ، ۳۰٦
عتیق الرحمٰن ، حافظ ، ۳۰۱
عزیز احمد ، وزیر خارجہ ، ۳۰
عزیز علی ، سید ، ۲۵٦
عطیہ فیضی ، بیگم ، ۹۴
عظمت علی ، سید ، ۱۱۵
عقیلہ بیگم ، پروفیسر ، ۱۷۲
علاء الدین احمد ، پروفیسر ، ۲۸۹
علی احمد ، ڈاکٹر ، ۲۵۲
علی اصغر شاہ رسولنہائی ، ۱٦۲
علی اطہر عابدی ، پروفیسر ، ۱۴۸
علی اظہر برلاس ، مرزا ، ۳۰۰
علی جعفر ہاشمی ، ۳۱٦
علی محمد جعفری پہرسری ، ۸۹
علی محمد خان قادری ، پروفیسر ، ۲۵۳
علی محمد راشدی ، پیر ، ۸۷
علی محمد عباس ، ۱۳۰
علی مقصود حمیدی ، ۳۴
علی ناصر تبسم ، ۹۰
عیش بدایونی ، ۲۰۰
عیش ٹونکی ، ۳۰۷

غ

غفور احمد مدنی ، ڈاکٹر ، ۳۳
غلام احمد خان ، چوہدری ، ۲۳۷
غلام حسین ہدایت اللہ ، ۳۲۹
غلام عباس ، ۲۲۹
غلام محمد ، چوہدری ، ۱۷۰
غلام محمد ، ملک ، ۱۳
غلام نبی خاکسار ، حاجی ، ۱۹۲
غلام نبی منصوری ، ۳۱

ف

فاطمہ جناح ، محترمہ ، ۵
فخر ماتری ، سید ، ۲۱۲
فرید الدین احمد خان ، ۳۲۰
فضل احمد صدیقی ، ۱۴۲
فضل احمد کشمیر والا ، ۲۴۷
فطرت واسطی ، ۱۹۲
فیاض الدین اکبر آبادی ، ۱۱۸
فیضی رحمین ، ۹۵

ق

قائداعظم ، ۲
قریشی ، اے ، ایم ، ۳۹
قمر جلالوی ، ۴۷
قیس سہارنپوری ، ۱۲۱
قیصر حسن بختیاری ، پروفیسر ، ۱۷۱

ک

کمال افضل فاروق ، ۱٦
کرار جونپوری ، ۷٦

Marfat.com

کریم دہلوی ، ۳۲۰
کنیز زینب ، بیگم رشید ترابی ، ۱۷

گ

گل رعنا بنت عظیم پریم راگی ، ۳۱۲

ل

لیاقت علی خان ، نوابزادہ ، ۶
لئیق اعظم ، پروفیسر ، ۳۰۱

م

مجتبیٰ حسین ، پروفیسر سید ، ۲۸۸
مجنوں گورکھپوری ، ۲۷۳
مجید ، ایم ، اے ، پروفیسر ، ۲۴۹
مجید ملک ، ۱۸
محبت خان جی ، نواب ، ۲۰۷
محبوب الحسن ہاشمی ، ۲۸۵
محفوظ علی قادری ، ۲۸۰
محمد ابراہیم ، پروفیسر ، ۲۰۷
محمد ابراہیم مضطر ، ۱۹۱
محمد ابو النصر گیلانی ، ۱۳۴
محمد اجمل ابن عبدالرب نشتر ، ۲۲۶
محمد احمد اشرف ، میجر جنرل ، ۳۰
محمد احمد بدایونی ، مولانا ، ۳۳۷
محمد احمد تھانوی ، مولانا ، ۱۷۷
محمد اختر صادق ، حکیم ، ۲۶۰
محمد ادریس میرٹھی ، ۵۲
محمد اسلام ، حافظ ، ۲۹۶
محمد افضال حسین قادری ، ۵۹
محمد اقبال ، ڈاکٹر ، ۶۰
محمد اقبال سلیم گاہندری ، ۲۷۵
محمد اکبر خان رنگروٹ ، ۱۹
محمد اکرام اللہ ، ۴۳
محمد الیاس حسین جعفری ، ۱۴۴
محمد ایوب قادری ، ۲۹۳
محمد بشیر علی کاکوروی ، ۹۸
محمد بیدری ، سید ، ۲۸۸
محمد جعفر پھلواروی ، شاہ ، ۱۲۷
محمد حامی الدین خان ، ۲۷۵
محمد حبیب اللہ رشدی ، ۱۱۲
محمد حسن امروہوی ، قاری ، ۳۳۵
محمد حسن عسکری ، ۵۰
محمد حسن ، مفتی ، ۲۲۴
محمد حفیظ زیدی ، پروفیسر ، ۲۹۸
محمد حنیف برق دہلوی ، ۱۴۱
محمد خلیل الزمان صدیقی ، ۲۳۵
محمد دلاور خانجی ، نواب ، ۲۰۸
محمد رضاء اللہ ، ۱۱۱
محمد رضا رضوی ، ۲۹۷
محمد رضی عثمانی ، ۵۶
محمد زبیر اعظم ، ۳۰۲
محمد زبیر پرواز ، ۲۷
محمد زبیر ، حضرت مولانا ۱۴۹
محمد سرفراز خان ماہر ، ۱۵۳
محمد سلیم خان ، نوابزادہ ، ۲۲۸
محمد شعیب قریشی ، ۲۰۵
محمد شفیع ، مولانا مفتی، ۴۸
محمد شمس الاسلام حقی ، ۲۲۹
محمد صادق ، ڈاکٹر ، ۳۱
محمد صدیق حسن خان اثر ، ۳۳۸
محمد ضیاء الحق ، سید ، ۸۳
محمد ظہیر الحسن رحمانی ، ۲۸۴

Marfat.com

محمد عاقل خان ، ۱۲
محمد عباس زیدی ، ڈاکٹر ، ۳۴۳
محمد عبدالمجید ، ۲۴۸
محمد عبدالمجید خان ، ۲۵۰
محمد عبدالغنی ، مولانا ، ۱۱۰
محمد عبداللہ خان خویشگی ، ۱۴۸
محمد عثمان دہلوی ، حکیم ، ۱۴۲
محمد عثمان ، سید ، ۳۴۸
محمد علی جناح ، دیکھیے قائداعظم
محمد علی ، چوہدری ، ۲۲۷
محمد علی حبیب ، ۹۳
محمد علی علوی ، پروفیسر ، ۱۳۹
محمد علی لطفی ، مفتی ، ۱۹۲
محمد فاتح فرخ ، ۱۲۲
محمد فرید ، پروفیسر قاضی ، ۴۴
محمد کاظم رضا ، پروفیسر ، ۱۸۸
محمد مبین الخطیب ، ۵۳
محمد متین ، خطیب ، ۵۱
محمد محسن صدیقی ، ۲۱۸
محمد محمود انصاری ، ۴۶
محمد مسعود عالم ، حکیم ، ۱۱۶
محمد مسلم عظیم آبادی ، ۱۸۲
محمد مکرم مائل تھانوی ، ۱۶۹
محمد نبی میاں ، حضرت ، ۳۴۰
محمد نجم احسن نگرامی ، ۳۲۳
محمد نسیم فاضلی ، ۳۱۸
محمد وجیہہ الدین فضلی ساحر ، ۳۰۴
محمد وسیم ، ۸۵
محمد وکیل کفیلی ، شاہ ، ۱۹۷
محمد ولی اللہ ، ڈاکٹر ، ۶۱
محمد ہادی حسن نعیمی ، ۲۶۲
محمد ہادی نقوی ، مولانا ، ۷۰
محمد ہدایت اللہ حیدری ، ۱۷۶
محمد یامین خان ، نواب سر ، ۱۴۶
محمد یحییٰ تنہا ، ۱۵۴
محمد یسین علی خان ملیح آبادی، ۱۲۷
محمد یعقوب ، قاری ، ۱۵
محمد یوسف ، قاری ، ۵۳
محمود احمد عباسی ، علامہ ، ۲۷۴
محمود الحسن ، ۲۷
محمود الحسن بہار کوٹی ، ۱۵۷
محمود حسین خان حیدر آبادی ، ۲۱۹
محمود حسین خان ، ڈاکٹر ، ۳۲۸
محمودہ خاتون ، ۲۰۴
محی الدین علی خان تصور ، ۱۳۲
مختار حسن نقشبندی جاعتی ، ۲۹۵
مسرت حسین زبیری ، ۴۶
مسعود علی قادری ، مفتی ، ۲۷۹

Marfat.com

مشتاق احمد ابن وقار الملک ، ۳۰۲
مشکور حسین خان قیس ، ۱۳۷
مصطفی زیدی ، ۹۴
مطلوب الحسن ، سید ، ۳۰۳
مظفر الدین ندوی ، پروفیسر ، ۲۹۴
مظہر علی خان ، ۶۴
مظہر علی خان ، ڈاکٹر ، ۱۷
معین الحق ، ڈاکٹر سید ، ۲۴۰
معین الدین خان عشرت ، ۱۸۶
معین الدین ، خواجہ ، ۲۷۱
مغموم ، محمد حسن نقوی ، ۱۶۶
مقبول مصطفی خان ، بخشی ، ۱۵
ملا واحدی ، محمد ارتضیٰ ، ۱۵۲
ممتاز حسین قریشی ، پروفیسر ۲۵۱
منتخب الحق قادری ، سید ، ۶۳
منصرم ، حیدر رضوی ، ۹۱
منظر عباس عظیمی ، ۲۹۹
منظر عالم ، ۱۷۳
منظور الزمان ، حکیم ، ۱۰۹
منظور حسین یگا نوالہ ، میاں ، ۲۳۴
ممتاز مانیوی ، سید ، ۲۶۳
مہر بانو بیگم ، ممدوٹ ، ۲۲

ن

نادرہ بنت سر راس مسعود ، ۲۱۴
نازاں لطیف دہلوی ، ۳۳۳
نازلی بیگم ، ۹۵
نبی احمد سندیلوی ، ۹۶
نثار احمد علوی کاکوروی ۹۷
نثار اکبرآبادی ، ۳۴۳
نثار لکھنوی ، ۶۰
نجم الدین عزیز ، پروفیسر ، ۲۲۲
نذیر احمد خاں ، حافظ ، ۵۵
نذیر احمد ، شیخ ، ۱۰۰
نسیم حیدر ، سید ، ۱۱۴
نشاط امروہوی ، ۱۷۹
نصرت خانم ، لیڈی ، ۴۷
نظام الدین سروری ، سید ، ۲۹۴
نظر سلطانی ، ۱۸۱
نعمت سعید ، بیگم ، ۲۰۴
نعیم حیدر نقوی امروہوی ، ۱۵۶
نور احمد ، مولانا ، ۵۴
نور الامین ، ۴
نور اللہ عیاض ، ۳۳۷
نور علی خان ، حاجی ، ۲۳۹
نور محمد چارلی ، ۲۴۴
نوشاد علی خان حشر ، ۲۹۰
نیاز فتحپوری ، ۱۴۵

و

والدہ قدرت اللہ شہاب ، ۲۱۱

Marfat.com

والدہ مفتی محمد رضا فرنگی محلی ، ۳۰
وحید حسن قیسی ، ۳۱۳
وحیدہ روش ، ۳۱۰
وزیر کانپوری ، ۱۳۰
وصی اکبر آبادی ، ۳۱۳
وقار اقبال ، ۳۰۹
ولی محمد خان ، ۳۸۵

ہ

ہادی مچھلی شہری ، ۱۱۹

ی

یحییٰ محمد سلام اللہ خان ، ۱۲۸
یعسوب الحسن عثمانی ۲۶۹
یکتا جودھپوری ، ۱۵۰
یوسف ، ایس ، ایم ، ۳۲
یوسف شاہ تاجی ، بابا ، ۸۳

☆ ☆ ☆

ضروری تصحیح

صفحہ ۳۳۸ پر دسویں سطر میں کلمۂ طیبہ کے بعد
"محمد صدیق حسن خان اثر"
پڑھا جائے ۔

Marfat.com

Marfat.com

مطبوعات ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان
پنجاب یونیورسٹی لاہور

	روپے
۱ - پاکستان کا پس منظر اور پیش منظر از میاں عبدالرشید	۳۰/۰۰
۲ - گفتار اقبال مرتبہ محمد رفیق افضل	۵۰/۰۰
۳ - حیات اقبال کے چند مخفی گوشے مرتبہ محمد حمزہ فاروق	۱۵۰/۰۰
۴ - کاروان شوق تالیف حکیم آفتاب احمد قرشی	۱۰۲/۰۰
۵ - پاکستانی ادب مرتبہ ڈاکٹر عبدالشکور احسن	۸۰/۰۰
۶ - جدو جہد آزادی میں بلوچستان کا کردار از ڈاکٹر انعام الحق کوثر	۲۰۰/۰۰
۷ - مولانا آزاد سبحانی ، تحریک آزادی کے ایک مقتدر رہنما از ڈاکٹر نبی بخش بلوچ	۸۰/۰۰
۸ - پاکستان میں فارسی ادب جلد سوم از ڈاکٹر ظہور الدین احمد	۱۱۰/۰۰
۹ - پاکستان میں فارسی ادب جلد چہارم از ڈاکٹر ظہور الدین احمد	۱۲۰/۰۰
۱۰ - پاکستان میں فارسی ادب جلد پنجم از ڈاکٹر ظہور الدین احمد	۲۵۰/۰۰
۱۱ - زندگی نامہ از ڈاکٹر عبدالشکور احسن	۵۱/۰۰
۱۲ - انجمن اسلامیہ امرتسر از احمد سعید	۹۰/۰۰
۱۳ - ابوالفضل از ڈاکٹر ظہور الدین احمد	۲۸/۰۰
۱۴ - تاریخ حسن ابدال از پروفیسر منظور الحق صدیقی	۵۶/۰۰
۱۵ - برصغیر میں موسیقی کے فارسی مآخذ - ترتیب و تدوین رشید ملک	۸۰/۰۰
۱۶ - فتاوای جہانداری بتصحیح و مقدمہ و حواشی ڈاکٹر مسز اے سلیم	۳۰/۰۰
۱۷ - نجات الرشید بتصحیح ڈاکٹر سید معین الحق	۳۰/۰۰
۱۸ - کلیات فیضی جلد اول بتصحیح ڈاکٹر اے - ڈی - ارشد	۴۰/۰۰
۱۹ - رقعات حکیم ابو الفتح گیلانی بتصحیح ڈاکٹر محمد بشیر حسین	۲۰/۰۰
۲۰ - مکتوبات سعد اللہ خان بتصحیح ڈاکٹر ناظر حسن زیدی	~~۱۵/۰۰~~
۲۱ - ۲۲ - آداب عالمگیری جلد اول و دوم بتصحیح و تہذیب عبدالغفور چودھری فی سیٹ	۹۰/۰۰
۲۳-۲۴ - مرأۃ العالم جلد اول و دوم بتصحیح ڈاکٹر ساجدہ ص علوی فی سیٹ	۱۰۰/۰۰
۲۵ - دیوان دارا شکوہ بتصحیح احمد نبی خان	۲۰/۰۰
۲۶ - تاریخ ارادت خان بتصحیح مولانا غلام رسول مہر	۳۰/۰۰
۲۷ - عبرت نامہ بتصحیح ڈاکٹر ظہور الدین احمد	۵۵/۰۰
۲۸ - بیان واقع بتصحیح ڈاکٹر کے - بی - نسیم	۳۰/۰۰
۲۹ - تاریخ کنجپورہ بتصحیح ڈاکٹر محمد باقر	~~۱۵/۰۰~~
۳۰ - گل رعنا بتصحیح سید وزیر الحسن عابدی	۳۰/۰۰
۳۱ - فہرست مخطوطات شیرانی جلد اول مرتبہ ڈاکٹر محمد بشیر حسین	۲۰/۰۰
۳۲ - فہرست مخطوطات شیرانی جلد دوم مرتبہ ڈاکٹر محمد بشیر حسین	۳۰/۰۰
۳۳ - فہرست مخطوطات شیرانی جلد سوم مرتبہ ڈاکٹر محمد بشیر حسین	۳۰/۰۰

Marfat.com